ولا تتبعوا السبل فتفرق بكم عن سبيله

تحقیق المرام

فی وجوب

تعیین تقلید الامام

مع رسالہ

التوثیق المحکم

فی افضلیۃ

الامام الاعظم

وان تطع اکثر من فی الارض یضلوک عن سبیل اللہ

اس کتاب ثبات انتصاب مین تقلید شخصی کی واجب ہونے پر تیس دلیلین

تحقیق المرام

آیات اور احادیث اور اقوال محققین حنفیہ مالکیہ شافعیہ حنابلہ سے مسطور ہین جن سے یہہ امر بخوبی ثابت ہے
کہ ترک تقلید مذکور بدعت فسق ضلالت الحاد ردت ناجائز منکر بالاتفاق ہی اور چھوڑنے والا تقلید شخصی کا
مخالف خدا تعالیٰ مخالف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مخالف اہل سنت و جماعت بدعتی پورا فاسق
ضال و مضل خود گمراہ دوسرونکو گمراہ کرنیوالا قابل اشد تعزیر مردود الشہادۃ اہل سنت و جماعت سے
خارج از دین ملحد مرتد او سکی خاتمہ بالخیر ہونی مین کلام ہی ناری دوزخی بحکم حدیث خیر الانام ہی اور نیز
اسمین غنیہ کی اوس عبارت کا جس سے حنفیہ کی مرجیہ ہونی کا شبہہ ہوتا ہی بعینہ جواب مدلل بدلائل
واضحہ و براہین لائحہ اور امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ممدوح حق تعالیٰ اور ممدوح حضرت ختم رسالت
صلی اللہ علیہ وسلم اور ممدوح ائمہ ثلثہ ہونا اور آپکی تابعی ہونیکا اثبات باتفاق جمہور اہل سیر تواریخ اور
جو آپکا محب وہ اہل سنت جماعت سے جو آپکا مبغض وہ اہل بدعت ۔

تصنیف شریف محقق علوم عقلیہ مدقق فنون نقلیہ امام العلماء المحققین مقتدا ام الفضلاء المدققین
عالم باعمل کامل اکمل جامع علوم صوری و معنوی جناب مولانا و مرشدنا شاہ محمد سلامت اللہ صاحب رحمۃ
بسعی و کوشش سید حافظ محمد امداد علی خادم اہل سنت غفر اللہ ذنوبہ

حسب فرمائش شیخ

بمطبع شمس المطابع مرادآباد چوک مین چھپا

کاتبہ محمد عبد العزیز خان رامپوری

مناجات

الٰہی عاصیم استغفر اللہ
تو ہی فریاد رس الحمد للہ

الٰہی نفس شیطان نے ستایا
نہ جانا تہا جہان رستہ تبایا

الٰہی در بدر مارا پہرا مین
نہ آسودہ ہوا ہرگز ذرا مین

الٰہی سب جہان مین پہر پہرا کر
پڑا اب تیری دروازہ پہ آکر

الٰہی تو غنی مین ناتوان ہون
الٰہی شاہ تو ہی مین گدا ہون

الٰہی ہین سبہی محتاج تیرے
الٰہی بخشش دے مان باپ میرے

الٰہی عشق مین احمد کے رکہ چور
ہون بیمارے محبت اوسکا مخمور

الٰہی عشق در زیب مصطفیٰ دے
اور اوسکے وصل کی مجہکو دوا دے

الٰہی مجہکو کر خاک مدینہ
لگا دے گہاٹ سے میرا سفینہ

الٰہی نام سے بہنے دے اپنے الفت
الٰہی غیر کی صورت سے نفرت

الٰہی ترک دنیا جب کرون مین
ترے ہی نام پر آخر مرون مین

الٰہی بخشدی اپنے کرم سے
کہ چہوٹون دین اور دنیا کے غم سے

الٰہی جب مین ہون یہان سے نرالا
تو میرے گور مین کیجو اوجالا

الٰہی آگ سے اسکو امان دے
الٰہی جنت الاعلیٰ مکان دے

صحت نامہ کتاب تحقیق المرام فی وجوب تعیین تقلید الامام

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۴	یُعلم	یعلم	۱۹	۴	تشترون	یشترون	۳۵	۱	ثالمہ	ثالثہ
۳	۱۸	النصاص	نصوص	۲۰	۱۱	کونوا	وکونوا	۳۵	۱	ہین	بین
۴	۱۲	منجملہ	جملہ	۲۱	۱۵	معافق	موافق	۳۵	۲۰	حقیقت	حقیت
۴	۲۰	لمات	مارت	۲۲	۱	فرمابرداری	فرمان برداری	۳۶	۶	اس تقدیر	اس تقدیر پر
۵	۱۴	عنہما	غیرہما	۲۲	۴	اِس قول	اُس قول	۳۷	۱۳	لقلتہ	لقلۃ
۵	۱۵	کفایۃ	کفایۃ	۲۳	۱۷	خبط	حبط	۳۷	۱۳	الاعتقا	الاعتقاد
۶	۱۰	اولولولا	اذلولا	۲۴	۹	مقتضای	مقتضائے	۳۷	۱۴	الغرض	لغرض
۶	۱۳	آئی	الیٰ	۲۴	۱۱	محصول جلاً	محصول یعنی خلاصہ	۳۸	۷	ان رجل	ان رجلاً
۷	۱	سیروا	سبروا	۲۴	۱۳	اما آتاکم	ما آتاکم	۳۹	۴	ہندوستان	ہندوستان میں
۷	۱۶	ابیاعہا	اتباعہا	۲۵	۱۰	لے دین	بے دین	۳۹	۱۳	بالعرض	یا بالعرض
۷	۱۸	ستہ	ستۃ	۲۶	۳	یعزز	یعزر	۳۹	۱۵	متفوع	متفرع
۷	۱۹	ستہ	ستۃ	۲۶	۷	الکبا	الکیا	۴۰	۶	سہی	سے
۱۲	۴	فے مسئلا مذہب	فی مسئلۃ مذہب	۲۶	۱۸	علار	علامۃ	۴۰	۱۱	تفضلیہ	تفصیلیہ
۱۵	۱	نوافضل	توافضل	۲۷	۱۹	مالکیہ میں ہے	مالکیہ میں ہے	۴۰	۱۹	لغلت	لغات
۱۶	۲	مہین کے	انہیں کے	۳۰	۲۰	ابجماعۃ	الجماعۃ	۴۱	۱	ہوالمطوب	ہوالمطلوب
۱۶	۲۱	الاعت	اطاعت	۳۳	۱	موفی	موفق	۴۱	۲	غیر مجتہد	غیر مجتہد کو
۱۸	۱۹	ینقصوان	ینقضون	۳۴	۱۰	کابالذات	بالذات کا	۴۱	۴	عدل	علل
۱۸	۷	مسبلع	مباح	۳۴	۱۵	مخالف	مخالف ہو	۴۲	۵	کارنہ	کانہ

قد تمت ترجمة [illegible]
[illegible]
الی یوم الدین آمین —
حررہ العبد المسکین الراجی
الی رحمۃ ربہ المتین [illegible]
[illegible]
مورخہ ۱۶ رمضان المبارک
[illegible]
در رامپور مصطفیٰ آباد

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۲	۱۶	من	من اللہ	۵۵	۴	نبی	شئی	۶۳	۱۷	نشاب التجر برہو	نشاب الشجر برجوتی
۴۲	۱۸	یتول	یتوک	۵۵	۷	آخذ	آخذاً	۶۴	۲	برہوتی	برہوتی
۴۳	۲	ال	اول	۵۷	۳	الحافی	الحافی	۶۴	۹	رعموا	زعموا
۴۳	۱۲	فاجتہد واصحاب	فاجتہد اصحاب	۵۷	۱۳	البرہوتی	البرہوتی	۶۴	۱۱	حنفیہ	حنفیہ کا
۴۳	۱۷	ہل	بل	۵۷	۱۵	متبدعیان	متبدعان	۶۴	۱۲	اسکو	اُسکو
۴۴	۱۵	حملہ	جملہ	۵۸	۱۳	کلام کابر	کلام اکابر	۶۵	۱۶	المخالصۃ	المخالفۃ
۴۵	۱۸	لتسئلن	لتسکن	۵۸	۱۵	بل	بلکہ	۶۵	۲۱	یحد	یحد
۴۷	۲	برکہ	برکۃ	۵۸	۱۷	زند یقون نی	زند یقون نے	۶۶	۱	رکیع	وکیع
۴۷	۳	بہ	یہ	۵۹	۲	خیاط فی	خیاط نے	۶۶	۱	فعال الحسن ابن	مکرر لکھ گیا ہے
۴۸	۸	نبین	مبین	۵۹	۹	زالفۃ	زالغۃ	۶۶	۲	فالیشا	فانشاء
۴۸	۲۱	لایبافیہ	ولاینافیہ	۵۹	۱۶	بنسبحہ	بنسخۃ	۶۶	۳	قدام	فدام
۵۰	۱۷	یحکم	بحکم	۵۹	۲۰	امانی	فی	۶۶	۳	بالی	مالی
۵۰	۲۰	یحکم	بحکم	۵۹	۲۱	الزالفۃ	الزائغۃ	۶۶	۹	مخالفت کو	مخالف کو
۵۲	۵	خیا	خیار	۶۰	۴	شہرستانی	شہرستانی	۶۶	۱۸	مرحبا	مرحبا
۵۱	۱۷	اخرجتہ	اخرجتہ	۶۰	۴	سالمی فی	سالمی نے	۶۷	۱۱	یعنی امام اعظم صاحب	سطر [illegible]
۵۴	۱	صیحح	صحیح	۶۱	۱	تہانا	تہانا	۶۷	۱۴	مثل	مثل مذہبہ
۵۴	۱	المتقدسی	القدسی	۶۱	۲۰	الاادمین	المامونین	۶۸	۱۰	شہود لہم	مشہود لہم
۵۴	۵	سیحح	صحیح	۶۲	۱۹	بغیر	تغییر	۶۸	۲۱	عمدو بن	عمرو بن
۵۴	۹	سبع عشر	فی سبع عشر	۶۳	۱۵	اس تقدیر	اس تقدیر پر	۶۹	۲	بجکوا	یجکوا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۹	۳	یہانتک کسی	یہانتک کہ	۷۲	۱۶	نہ مانہ	زمانہ	۷۷	۱	دقیقہ	دقیقۃ
۶۹	۵	اِن	اُن	۷۳	۱	تواتہ	تواتر	۷۷	۳	یلیہ	علیہا
۶۹	۹	معفرت	مغفرت	۷۳	۲	انگناہی	مانگناہی	۷۷	۱۳	غزبہ	غربہا
۶۹	۱۳	ناجیہ	مرجیہ	۷۳	۳	الاخیا	الاخیار	۷۷	۱۶	مخالف	مخالفت
۷۰	۴	ولاغیر منہم	ولاتبر منہم	۷۳	۵	حیفنفۃ	حنیفۃ	۷۸	۳	رم	رسم
۷۰	۱۸	فظاہرہ	فظاہر	۷۳	۱۰	فاشتہر	فاشتہا	۷۸	۱۰	کما سیاتی	کما سیاتی وقد مر ایضاً
۷۱	۳	ایان	ابان	۷۳	۱۳	خسہ	خمسہ	۷۹	۱۶	رآری	برآری
۷۱	۵	ابن الکعبۃ	این الکعبۃ	۷۳	۱۴	الفضا۲	الفضائل	۷۹	۱۸	لاتصدر	لاتقدر
۷۱	۹	لایغرب	لایعزب	۷۳	۱۷	احزبہ	احزابہ	۸۱	۴	نحاوی	طحاوی
۷۱	۱۴	مرجبہ	مرجیہ	۷۳	۱۸	جماسیر	جماہیر	۸۲	۲	زیردفاتر	زیرادردفاتر
۷۲	۵	انیجگہہ	انجگہ	۷۳	۱۹	گرودون	گرورون	۸۲	۵	توجہات	توجیہات
۷۲	۶	حوالہ قسلم	حوالۂ قلم	۷۵	۴	مرغیان	مرغینان	۸۲	۶	تنبیہ	نبیہ
۷۲	۷	المرجبۃ	المرجیۃ	۷۵	۸	کثیرۃ	کثرۃ	۸۲	۸	صیحیح	صحیح اور
۷۲	۷	مرحومہ	مرحومۃ	۷۵	۹	قابلہ	قابلۃ	۸۲	۱۱	قائل	قال قائل
۷۲	۸	ملعونہ	ملعونۃ	۷۶	۱	سپلے	سچلے	۸۲	۱۲	اعلیۃ	حلیۃ
۷۲	۱۰	رحمۃ اللہ تعالی	رحمہ اللہ تعالی	۷۶	۶	الاحکام	الاحکام	۸۲	۱۶	بعض	کما ظن بعض
۷۲	۱۳	واصح	واضح	۷۶	۷	ترجمہ	ترجمۃ	۸۴	۱	سیر	وسیر
۷۲	۱۷	کماسنیاتی	کما سیاتی	۷۶	۱۳	حاشاہ	حاشا	۸۴	۹	متفق	متفق علیہ
۷۲	۱۹	اپکی	آپکی طرف	۷۶	۱۴	سے	فی	۸۵	۱	شیرازی	والشیرازی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۵	۲	طبرانی	والطبرانی	۴	۲۷	اجماع جاوی	اجماع حجت
۸۵	۹	رجلا	رجل	۱۶	۷	خدا کی تعالی	خدای تعالی
۸۵	۹	المعرفۃ	المعروفۃ	۲۶	سطر عکس	مفتی	مفتی بہ
۸۵	۱۵	لاخکک	لاشک	۴۱	۱۰	اجا	اجتماع
۸۶	۲	تلامذہ	تلامذۃ	۴۴	۱۲	تقریر	تقدیر
۸۶	۱۱	فی شرح	فی شرحہ	۵۸	۲۷	حاسد	فاسد
۸۷	۱۶	مالشام	بالشام	۵۸	۳۷	مرقہ	فرقہ
۸۹	۱۷	بشارت ہے	بشارت دی ہے	۶۲	۱۴	بلاگیا	بلایا گیا
۹۱	۸	اصفا	اصغا	۶۳	۴۰	تغنیہ	تغییر
۹۲	۸	مرضیہ	مرجیہ	۶۹	۵	دفرخ	دوزخ میں
۹۲	۱۳	ہدایت	بدایت	۶۹	۱۳	ام	امر
[illegible]	۴	ذی	الہادی	۷۰	۳۸	قولوی	قونوی نے
″	۵	یری	میرے	۷۰	۴۴	تاخیر کرنیکے کے	تاخیر کرینگے
″	۱۵	عام	عالم	۷۵	۱۱	مرغیان	مرغینان
″	۱۶	حاشد	فاسد	۷۵	۳۹	لولون	لوگون
سہو کاتب ترجمہ تحقیق المرام بر حاشیہ کتاب مذکور ہے				۸۰	۴۰	زیادتے	زیادتی
۳	۲۰	قدر معدیہ علم	قدر معتدبہ علم	۸۲	۳۱	شافعی	شافی
۳	۲۱	کر دربلہ	کہ درجہ	۸۲	۴۵	محدون	محدثون
۳	سطر عکس	مگر	نہین مگر	۰	۰	۰	۰

اغلاط فہرست تحقیق المرام

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۴	چاپخ	پانچ
۱۰	۱۸	سے	سبب ہے
۲	۷	پورا خاص ہے	پورا فاسق ہے
۲	۹	اسبات ہی	اسباب ہے
۳	۱	مسکہ	سکہ
۳	۳	واضع	واضح
۳	۸	ٹرا جانگر	ٹرا جانگر
۳	۹	بعض	بغض
۳	۱۰	تیری تقریر	تیسری تقریر
۳	۱۱	قنای حنفیہ	فتادی حنفیہ
۳	۱۹	سحصر ہین	منحصر ہے
۳	۲۰	ہین	مین
۴	۱۳	دی	دی

قطعہ تاریخ نتیجہ طبع جناب ...

این کتاب بیمثال و بے بدیل
شد مفید اہل ایمان لا کلام
سال طبع وے رقم کاوش نمود
عام نافع جملہ تحقیق المرام
۱۳۲۰ھ

[illegible]

فہرست مطالب کتاب تحقیق المرام فی وجوب تعیین تقلید الامام مع قول المحکم فی براءۃ الامام الاعظم

صفحہ	مطالب
۳	غیر مجتہد کو تقلید مجتہد سے چارہ نہیں خواہ عالم ہو یا جاہل اس پر دلیل آیت قرآن ہے۔
۳	اجماع حجت شرعی ہے آیات و احادیث سے۔
۳	محدث و مفسر جو مجتہد نہو تو اس لائق نہیں کہ اوسکی تقلید کیجاوے اوسکی امر و نہی کی موافق عمل کیا جاوے۔
۴ و ۵	حجیت اجماع پر دلیل چار آیتیں اور چار پانچ حدیثیں۔
۶	اجماع اور نقل اجماع جب اوسکی اہل سے پایا جاوے تو حجت کیواسطے کافی ہے اس تفحص کی ضرورت نہیں کہ کہاں ہوا مکہ میں یا مدینہ میں کب ہوا اور کس سے ہوا۔
۶ و ۷	اس زمانہ میں سواے ائمہ اربعہ کی اور کسی کی تقلید جائز نہیں اور جو مذاہب ائمہ اربعہ سے خارج ہے وہ اہل بدعت و ناری ہے۔
۸	تقلید شخصی کی واجب ہونے پر باون بلکہ ترپین دلیلیں پندرہ بلکہ سولہ آیتوں اور سات حدیثوں اور تیس اقوال محققین حنفیہ اور مالکیہ اور شافعیہ اور حنابلہ سے۔
۸	دلیل اول آیہ فاسئلوا اہل الذکر سے اور تقریر استدلال مجمل اور مفصل۔
۹	بطلان تلفیق کی دو مثالیں۔
۱۱	تقریر ثالث مفصل ایضا
۱۲	غیر مقلدین کی اس بات کا جواب کہ ہم باری باری سے چاروں اماموں کی تقلید کرینگے اوقات مختلفہ میں تا کہ بالتحقیق فراغ ذمہ ہمکو وجوب تقلید ائمہ سے حاصل ہو۔
۱۶ و ۱۷	دلیل ثانی و ثالث و رابع و خامس نیز آیات سے اور تقریر مدعا۔
۱۴	بطلان تلفیق کی مثال ثالث۔
۱۵	افضل کی ہوتے مفضول کی تقلید خلاف عقل و نقل سے۔

دلیل سادس و سابع نیز آیات سے	١٦
دلیل ثامن و تاسع و عاشر و حادی عشر نیز آیات سے اور توضیح مدعا۔	١٧
دلیل ثانی عشر اور ثالث عشر نیز آیات سے اور تلویح استدلال	١٩
دلیل رابع عشر نیز آیت سے اور تقریر استدلال	٢٠
دلیل خامس عشر نیز آیت سے اور تقریر مدعا	٢٢
دلیل سادس عشر حدیث سے اور وجہ تمسک	٢٤
اقوال حنفیہ جو دلیل ہیں اوپر وجوب تقلید شخصی کی اسی پر فتوی ہے اہل سنت کا یہی مذہب ہے تارک مذہب بُرا فاسق ظالم ہے	٢٥
اگر اپنا مذہب چھوڑے تو مردود الشہادۃ ہو جاوے حنفی ہو کر اگر مذہب شافعی کو اختیار کرے تو تعزیر کا سزاوار ہے یہی مختار ہے کہ تقلید امام معین واجب ہے تصریح حضرت امام ربانی رضی اللہ عنہ کی اسبات پر کہ انتقال مذہب سے کفر و الحاد ظاہر ہوتا ہے مذہب سے اپنی مطلب کی موافق مسئلہ اختیار کرنا مانند شتر بے مہار ہونا معتزلہ کا مذہب ہے اہل سنت جماعت کا تقلید شخصی کا تارک سب اہل سنت وجماعت کے نزدیک پورا فاسق ہے۔	٢٦
اقوال شافعیہ اس مدعا پر کہ تقلید شخصی واجب ہے مخالفت اپنے امام کی بالاتفاق حرام و منکر ہے۔	٢٦
اقوال مالکیہ و حنابلہ اس مطلب پر اپنے مذہب سے پھر جانا بالاجماع جائز نہیں امام صاحب و امام ابو یوسف و امام محمد رحمہم اللہ تعالے جب کسی قول پر متفق ہوں تو انکی مخالفت مجتہدین میں کسیکو جائز نہیں۔	٢٧ و ٢٨
ترک تقلید شخصی سے خود گمراہ ہونا اور دوسروں کو گمراہ کرنا ہے۔	٢٨
دلیل سابع عشر حدیث سے اور تقریر مطلوب۔	٢٩
ہمارے امام صاحب اور انکی تلامذہ تابعین اور اتباع تابعین سے ہیں جنکی تعظیم و توقیر سب مخلوق پر بحکم رسول اللہ واجب ہے اور وہ بہترین امت ہیں بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی۔	٣٠
مقلدین جنتی اور غیر مقلدین دوزخی ہیں موافق فرمانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔	٣٠ و ٣١
غیر مقلدین بحکم فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیطان کی پنجہ میں گرفتار ہیں۔	٣١
دلیل ثامن عشر حدیث سے	؍؍

″	تقلید شخصی کا مسئلہ گیارہ سو برس سے رائج ہے۔
۳۲	دلیل تاسع عشر نیز حدیث سے اس حدیث سے ثابت ہے کہ غیر مقلدین جو جماعت اہل سنت سے خارج ہین انکی موت کلی فرنگی کی موت ہے۔
۳۳	دلیل عشرون نیز حدیث سے اس حدیث سے واضح ہے کہ غیر مقلدین بے دین ہین اور مقلدین دیندار ہین۔
″	تقلید شخصی کے وجوب پر باؤن دلیلین بلکہ زیادہ ہین۔
″	جواب سوال دوم کہ عمل بالحدیث اور قول شافعی وغیرہ پر عمل کرنے سے حنفیت اور اہل سنت سے خارج ہوجاتا ہے یا نہین۔
۳۴	غیر مقلدین جو حدیث پر عمل کرتے ہین اس عمل سے صرف حنفیت ہی سے خارج نہین ہوجاتے بلکہ جماعت اہل سنت سے نکلجاتے ہین اور بیدین ہوجاتے ہین۔ عمل بالحدیث کی وجہ سے جو خروج اہل سنت سے لازم آتا ہے اسکی تقریر مدلل۔
۳۵	دوسری تقریر غیر مقلدین جو مذہب امام اعظم کو برا جانکر ترک کرتے ہین اور اپنے جانکو شافعی کہلواتے ہین ایسے ہین یہ لوگ شیعہ کی مثل ہین جو اپنے جانکو محب علی کہتے ہین اور اصحاب ثلثہ سے بغض رکھتے ہین۔
۳۷	تیسری تقریر غیر مقلدین عاملین بالحدیث فی زماننا المحمد مرتد مستحق ہاشد تعزیر مردود الشہادۃ بدعتی ضال مضل شہر بدر کرنے کے لائق منہ کالا کیجانیکی سزا اور انکی خاتمہ بالخیر ہونے مین کلام ان سب پر دلائل سات کتب معتبرہ فقہای حنفیہ سے۔
۳۹	چوتھی تقریر بطلان عمل بالحدیث کی بطور اہل منطق جو مناسب افہام طلبا ذکیا کی ہے۔
۴۰	پانچوین تقریر بطلان عمل بالحدیث کی مناسب علمای محققین کے۔
۴۲	چھٹی تقریر ایضا منطقی گویا آنکھون کی ٹھنڈک ہے واسطے طلبا اور علما کے۔
۴۲	ساتوین تقریر ایضاً منطقی۔
۴۴	جواب سوال سوم کہ اگر چارون فرقہ اہل سنت کا جنتی ہے تو حدیث کی خلاف ہے کہ حدیث مین ایک ہی کو جنتی فرمایا ہے اور اگر سب جنتی ہین تو پھر ایک کو اختیار کرتے اور تین کو چھوڑنے کی کیا وجہ
۵۱	اور کیسے حکم ہے۔
۴۶	حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی مکتوبات سے اسکی تصریح کہ فرقہ ناجیہ منحصر ہین فرقہ اہل سنت وجماعت ہین اور نیز اور کتب سے اسپر سند۔
۵۱	جواب سوال چہارم جو مشتمل ہے اوپر چار استفسار و نکی جواب استفسار اول۔

۵۱	امام اعظم صاحب کی تصانیف کا ذکر اور جو مشاہیر تصانیف ہین۔
۵۳	جواب استفسار ثانی کہ امام اعظم صاحب کا فرمودہ افضل ہی یا امام کی شاگردونکا۔
۵۴	جواب استفسار ثالث کہ جب امام کی شاگردونکا قول مخالف امام ہو تو عمل کسپر چاہئے۔
۵۵	جواب استفسار رابع کہ حضرت غوث الثقلین قدس سرہ نے حنفیہ کو مرجیہ لکھا ہی اسکی پچیس جواب مدلل بدلائل واضحہ لامعہ اور مبرہن ببراہین لائحہ ساطعہ دئی ہین اور اثنائی تقریر جوابات مین ذہبی تحقیقات انیقہ رائقہ اور تدقیقات لطیفہ شائقہ مندرج ہین جنکی ملاحظہ سی منصفین اذکیا مست و مسرور ہون گے
۷۸	بائیسوان جواب ہماری امام صاحب ممدوح ہین ائمہ ثلثہ کی۔
۸۰	تئیسوان جواب ہماری امام صاحب ممدوح ہین متبعین مقلدین ائمہ ثلثہ کی۔
۸۱	سوا نام اون کتابونکی جو مقلدین ائمہ اربعہ نی مناقب امام اعظم صاحب مین تالیف و تصنیف فرمائی ہین
۸۳	چبیسوین جواب مین اثبات اس امر کا کہ ہماری امام صاحب ممدوح حق تعالی اور ممدوح حضرت ختم رسالت صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور اثبات تابعیت امام بسند کثیر۔
۹۲	ہماری امام صاحب سی جسکو محبت ہو وہ سنی ہی اور جو اونکی محبت سی خالی ہی وہ بدعتی ہی اس سی معلوم ہوا کہ امام صاحب کی محبت اہل سنت ہونیکی علامت ہی اور امام سے بغض اہل بدعت ہونیکی نشانی

ولا تتبعوا السبل فتفرق بكم عن سبيله

تحقیق المرام
فی وجوب تعیین تقلید الامام

معہ رسالہ

التوثیق المحکم
فی افضلیۃ الامام الاعظم

وان تطع اکثر من فی الارض یضلوک عن سبیل اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

سوال اول

تقلید شخصی کی واجب ہونے پر کیا دلیل ہے اسپر اجماع کب ہوا اور کہان ہوا مکہ معظمہ مین یا مدینہ منورہ مین عرب مین یا عجم مین اسکے اجماع کرنیوالے کون لوگ ہین صحابہ کرام یا تابعین یا مجتہدین یا مقلدین اور اجماع کن لوگون کا معتبر ہے بینوا توجروا۔

جواب سوال اول

تقلید شخصی کی واجب ہونے پر بہت سے ادلہ آیات قرآنی اور احادیث نبویہ اور اقوال و افعال صحابہ و تابعین و اتباع تابعین اور اجماع محققین اور تصریحات فقہاء معتبرین متقدمین و متاخرین سے ثابت ہین راقم الحروف نے رسالہ جوابات مفصلہ مین اسکی تفصیل کی ہے یہان چند دلیلون پر اکتفا کرتا ہون اور دلیلون سے پہلے تین مقدمے لکھتا ہون مقدمہ اولی غیر مجتہد کو مسائل اجتہادیہ مین سوا ے تقلید مجتہد کے چارہ نہین ہے اور دلیل اسپر واجب ہونے

تقلید مجتہد کی اللہ تعالی کا یہہ کلام مبارک ہے فاسئلوا اھل الذکر ان
کنتم لا تعلمون مسلم الثبوت میں ہے غیر المجتہد المطلق ولو عالما یلزمہ
التقلید واستدل فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون وہی تعم فی من لم
یعلم و فیما لا یعلم نہایۃ الوصول میں ہے المختار ان المحصل لعلم معتبر اذا لم یبلغ
رتبۃ الاجتہاد یلزمہ التقلید لنا فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون
یعنی فتوی اسپر ہے کہ جو شخص مرتبہ اجتہاد کو نہ پہونچا ہو اگرچہ عالم ہو قدر معتدبہ
علم کا اسپر تقلید مجتہد کی واجب ہی بدلیل آیت مذکورہ مقدمہ ثانیہ
اجماع حجت شرعی ہے بعد کتاب و سنت کے اور منکر اسکا کافر ہے اور ثبوت
اجماع کی حجیت کا قرآن شریف سے ہے امام رازی تفسیر کبیر میں تحت آیۃ
کریمہ اطیعوا اللہ الخ کے لکھتے ہیں اصول الشرع اربع الکتاب والسنۃ
والاجماع والقیاس و ہذہ الآیۃ مشتملۃ علی تقریر ہذہ الاصول الاربعۃ
بہذا الترتیب الی قولہ (المسئلۃ الثانیۃ) ان قولہ تعالی و اولی الامر منکم
یدل علی ان اجماع الامۃ حجۃ والدلیل علی ذلک ان اللہ تعالی امر بطاعۃ
اولی الامر علی سبیل الجزم فی ہذہ الآیۃ والمراد باولی الامر اہل الحل والعقد من
الامۃ وذلک یوجب القطع بان اجماع الامۃ حجۃ اور بعد چند سطروں کے
لکھتے ہیں و عندنا ان طاعۃ اہل الاجماع واجبۃ قطعا لانہ تعالی اوجب طاعۃ
اولی الامر والذین لہم الامر والنہی فی الشرع لیس الا ہذا الصنف من العلماء
یعنی الذین یمکنہم استنباط احکام اللہ من النصوص الکتاب والسنۃ وہولاء ہم ا
المسمون باہل الحل والعقد لان المتکلم الذی لا معرفۃ لہ بکیفیۃ استنباط الاحکام
من النصوص لا اعتبار لہ بامرہ ونہیہ وکذلک المفسر والمحدث الذی لا قدرۃ
لہ علی استنباط الاحکام من القرآن والحدیث لکھتے ہیں اور مشکوۃ شریف کی

اور یہہ واجب کرتا ہے یقین کو کہ اجماع امت حجت ہی ہے اور ہمارے نزدیک اطاعت اہل اجماع کی یقینی واجب

الآیۃ کی تفسیر مین لکھتے ہین ان الشافعی رح سئل عن آیۃ فی کتاب اللہ تعالی
تدل علی ان الاجماع حجۃ فقرأ القرآن ثلث مائۃ مرۃ حتی وجد ہذہ الآیۃ وتقریر
الاستدلال ان اتباع غیر سبیل المؤمنین حرام فوجب ان یکون اتباع
سبیل المؤمنین واجبا تفسیر ابو سعید مین ہے فیہ دلالۃ علی حجیۃ الاجماع
وحرمۃ مخالفتہ مولانا شاہ عبد العزیز صاحب تفسیر فتح العزیز مین تحت
آیۃ لتکونوا شہداء علی الناس کے فرماتے ہین اجماع این امت حجت
لازم القبول درحق کافہ خلائق اور ایک جگہ فرماتے ہین اجماع این امت
حجت ست ومطابق آن عمل واجب تاقیام قیامت انتہی تفسیر مدارک مین
تحت آیۃ مذکورہ کے مسطور ہے استدل الشیخ ابو منصور رضی اللہ
تعالی عنہ بالآیۃ علی ان الاجماع حجۃ لان اللہ تعالی وصف ہذہ الامۃ بالعدل
والعدل ہو المستحق للشہادۃ وقبولہا فاذا اجتمعوا علی شئ وشہدوا
بہ لزم قبولہ انتہی اور منجملہ آیات حجیت اجماع سے کنتم خیر امۃ الآیۃ و
غیرہا ہے اور منجملہ احادیث متمسکہ درباب حجیت اجماع سے جو مشاہیر اور
مستندہ ائمہ محدثین اور علمائے محققین اہل اصول وغیرہم ہین ایک یہ حدیث
ہے لا یجتمع امتی علی الضلالۃ اور ایک روایت مین علی ضلالۃ
دوسری حدیث ما راٰہ المسلمون حسنا فہو عند اللہ حسن
اور ایک روایت مین ما راٰہ المؤمنون حسنا فہو عند اللہ
حسن تیسری حدیث بعض کے نزدیک لا یزال طائفۃ من امتی
ظاہرین علی الحق حتی تقوم الساعۃ چوتھی حدیث من خالف
الجماعۃ قید شبر فمات لمات میتۃ جاہلیۃ پانچوین
حدیث علیکم بالسواد الاعظم اور سوائے انکے اور بھی ہین جو بہت

تعدد طرق وغیرہ کے تواتر معنوی کی حد کو پہونچی ہوئی ہیں جن سے علم الیقین
حاصل ہوتا ہے توضیح میں ہے حکمہ ان یثبت الحکم یقینا حتی یکفر جاحدہ
لقولہ تعالی وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ فیکون الواجب اتباع سبیل
المومنین وقولہ تعالی کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ الآیہ والخیریۃ توجب الحقیۃ فیما اجتمعوا
وقولہ تعالی وَکَذٰلِکَ جَعَلْنٰکُمْ اُمَّۃً وَّسَطًا وقولہ علیہ السلام۔
لَا یَجْتَمِعُ اُمَّتِیْ عَلَی الضَّلَالَۃِ وقولہ علیہ السلام مَا رَاٰہُ الْمُؤْمِنُوْنَ
حَسَنًا فَھُوَ عِنْدَ اللّٰہِ حَسَنٌ ہذہ ہی الادلۃ المشہورۃ علی ان الاجماع
حجۃ والاحادیث کثیرۃ فی ہذا المطلوب کقولہ علیہ الصلوۃ والسلام
یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ وقولہ علیہ السلام من خالف الجماعۃ قدر شبر
فقد مات میتۃ جاہلیۃ وقولہ علیہ السلام عَلَیْکُمْ بِالسَّوَادِ
الاعظم فالغرض من ہذا الادلۃ الدالۃ علی انہ حجۃ قد وصلت الی
العلماء بحیث یوجب العلم الیقینی انتہے ملخصا نور الانوار میں ہے حکمہ فی
الاصل ان یثبت المراد بہ شرعیا علی سبیل الیقین یعنی ان الاجماع فی
الامور الشرعیۃ یفید الیقین القطعیۃ فیکفر جاحدہ وہکذا فی غیرہما من کتب
الاصول درمختار...... کتاب الجنائز میں ہے والصلوۃ علیہ فرض کفایۃ
بالاجماع فیکفر منکرہا لانہ انکر الاجماع انتہے اور یہ اجماع جو حجت شرعی
اور معتبر ہے مخصوص ساتھ اجماع صحابہ یا تابعین یا عترۃ الرسول صلی
اللہ علیہ وسلم یا اہل مدینہ عرب ہی یا اہل عجم کے ساتھ نہیں ہے بلکہ عام ہے
جو اسکے اہل سے پایا جاوے کہ وہ مجتہدین اہل حل وعقد ہیں خواہ کہیں کے
ہوں قیامت تک جیسا کہ کلام امام رازی اور کلام شاہ صاحب
میں اسپر دلالت موجود ہے اور علم اصول میں اسکی تفصیل وتصریح مسطور

اہل الاجماع من کان مجتہدا صالحًا وکونہ من الصحابۃ او من العترۃ لایشترط وکذا اہل المدینۃ کذا فی المنار قال فی شرحہ نور الانوار وعند نا شئ من ذلک لیس بشرط بل یکفی المجتہدون الصالحون انتہے اور نیز جب نقل اجماع ثقات ناقلین سے پایا جائے تو یہی نقل حجیت کیواسطے کافی ہے اسپر موقوف نہین ہے کہ تفحص کیا جاوے کہ یہہ اجماع کہان اور کب ہوا جیسا کہ کتب محققین ایسی حجیت اجماع سے مملو اور مشحون ہین اسیواسطے صاحب توضیح فرماتے ہین العلماء اذا قالوا ان الاجماع حجۃ قطعیۃ مع اتفاقہم علی ان الحکم لایکون قطعیا الا وان یکون الدلیل الدال علیہ قطعیا فاخبارہم بان الاجماع حجۃ قطعیۃ اخبار بان قد وصلوا الی دلیل دال علی انہ حجۃ قطعیۃ اذ لولا ذلک لایکون کلامہم الا کاذبا والقائلون بہذا القول العلماء العاملون المجتہدون الکثیرون غایۃ الکثرۃ بحیث لایمکن تواطؤہم علی الکذب فی ذلک الدلیل لایکون قیاسا لانہ لایفید القطعیۃ عندہم ولا الاجماع للدور فبقی الدلیل الذی ہو الوحی فصار کان کل واحد قال انہ وصل الی من الکتاب والسنۃ ما یدل علی انہ حجۃ واذا قالوا ہذا القول کان الدلیل علی انہ حجۃ وحیا متواترا انتہے قال فی التلویح استدلال جید مقدمۂ ثالثہ اس زمانہ مین سوائے ائمۂ اربعہ یعنی امام اعظم ابو حنیفہ رح اور امام مالک رح اور امام شافعی رح اور احمد حنبل رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دوسرے کی تقلید جائز نہین ہے اس لئے کہ اجماع منعقد ہوچکا ہے محققین کا اسبات پر کہ ائمۂ اربعہ کی مخالفت مخالفت ہے اجماع کی اور مخالفت اجماع کی حرام ہے اور منکر اجماع کا فر کہا امام ابن الہمام تحریر الاصول مین لکھتے ہین۔ انعقد الاجماع علی عدم العمل بالمذاہب المخالفۃ للائمۃ الاربعۃ مسلم الثبوت مین ہے اجمع المحققون علی منع العوام

من التقليد للصحابة بل عليهم اتباع الذين سبروا وبوبوا ونقحوا وجمعوا وفرقوا
وعللوا وفصلوا وعليه ابتنى ابن الصلاح منع تقليد غير الاربعة لان ذلك لم
يدر في غيرهم اشباہ والنظائر میں ہے من خالف الائمة الاربعة فهو مخالف
للاجماع علامہ طحطاوی لکھتے ہیں فعليكم يا معشر المؤمنين باتباع الفرقة
الناجية المسماة باهل السنة والجماعة فان نصرة الله تعالى وتوفيقه في موافقتهم
وخذلانه وسخطه ومقته في مخالفتهم وهذه الطائفة الناجية قد اجتمعت اليوم
في المذاهب الاربعة هم الحنفيون والمالكيون والشافعيون والحنبليون و
من كان خارجا من هذه المذاهب الاربعة في هذا الزمان فهو من اهل البدعة
والنار قاضی ثناء اللہ صاحب تفسیر مظہری میں لکھتے ہیں فان اهل السنة
والجماعة قد افترق بعد قرون الثلاثة او الاربعة على اربعة مذاهب ولم يبق
في فروع المسائل سوى هذه المذاهب الاربعة فقد انعقد الاجماع المركب
على بطلان قول يخالف كلهم وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم -
لَا يَجْتَمِعُ اُمَّتِيْ عَلٰى ضَلَالَةٍ وقال الله تعالى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ
الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيْرًا
شاہ ولی اللہ صاحب انصاف و در عقد الجید میں فرماتے ہیں ولما اندرست
المذاهب الحقة الا هذه الاربعة كان اتباعها اتباعا للسواد الاعظم والخروج
عنها خروجا عن السواد الاعظم اور خارج سواد اعظم سے اور مخالف جماعت
کیلئے وعید شدید وارد ہے اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّهٗ مَنْ شَذَّ
شُذَّ فِي النَّارِ ابن ماجه وَمَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ
رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ عَنْ عُنُقِهٖ مُسْلِم ابو داؤد وجوب تقلید شخصی کی
دلیل اول آیہ کریمہ فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

تقریر استدلال مجمل سابقاً گذر چکا ہے کہ یہہ آیت عام ہے اور شامل
ہر مسئلہ غیر معلومہ اور ہر شخص غیر عالم کو اور معلوم ہے کہ تحقق اور وجود عام
اور مطلق کا نہین ہوگا مگر ضمن خاص اور فرد معین مین اور جسوقت کوئی مکلف
جاہل کسی مسئلہ مین عالم سے پوچھنا چاہے تو عالم کی تمام عالمون اور مجتہدون
سے سوال کرنا محال ہے اور جب ایک افضل سے پوچھکر عمل کر چکا۔
مثلاً تو اب دوسرے کے ساتھ مکلف نرہا **تقریر ثانی مفصل** اگرچہ یہہ
آیت جواب شبہہ مشرکین قریش مین نازل ہوئی کہ وہ کہتے تھے ان اللہ اعلی
و اجل ان یکون رسولہ بشرا حق تعالی نے اسکے جواب مین فرمایا مَآ اَرْسَلْنَا
مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ
لَا تَعْلَمُوْنَ لیکن چونکہ نزدیک محققین علماء اصول وغیرہم کے اعتبار واسطے
عموم لفظ کے ہے نہ واسطے خصوص سبب اور مورد کے لہذا بمقتضائے
عموم لفظ اور داعیہ سوال کے کہ وہ نجاننا ہے امر محتاج الیہ فی الدین کا
اور سوال اور تحقیق کرنا علما اور واقفین اُس امر سے اِس نجاننے پر مترتب
ہے احکام متعددہ اِس آیت سے استنباط کرتے ہین منجملہ اُسکے ایک
یہہ ہے کہ جسوقت مسلمان کو کوئی امر محتاج الیہ دین کا نہ معلوم ہو تو عالمین
اور ماہرین اُس امر کیطرف رجوع کرے اور سیکھے اور سیکھنا عامی کا مسائل
مستنبطہ کو مجتہدین سے بطور تقلید کے ہوگا اِسلئے کہ عامی کو قدرت تامہ
اوپر معرفت دلیل اور سلامت اسکی کے معارض اور مناقض اور ناسخ وغیرہ
سے نہین ہے بلکہ یہہ کام مجتہد کا ہے نہ وصف غیر مجتہد کا اگرچہ عالم ہو
بسبب علوم درسیہ کا اور جبکہ بحکم اَطِيْعُوا اللّٰهَ اور اَطِيْعُوا
الرَّسُوْلَ اللہ اور اللہ کے رسول کی اطاعت فرض ہوئی اور سوال کرنا

امر دین کا وقت لاعلمی کے علم والون سے واجب ہوا موافق امر فاسئلوا اہل الذکر
کے تو اب جسوقت کسی شخص کو بوجہ نہ معلوم ہونے مسئلہ دینی کے
سوال کرنیکی ضرورت پڑیگی تو لامحالہ کسی ایک سے ائمہ اربعہ مین سے سوال
کریگا اسواسطے کہ جب اجماع امت ہوگیا اسبات پر کہ نہ باقی رہے
مجتہدین لائق اتباع سوائے ائمہ اربعہ کے اور انکی مخالفت مخالفت
ہے اجماع کی اور مخالفت اجماع کی مخالفت ہی قرآن و حدیث کی اور
اتباع ہے غیر سبیل المومنین اور سواد اعظم کا تو بالضرور مصداق
اہل الذکر کے اور مرجع واسطے تقلید کے نہونگے مگر ائمہ اربعہ اور یہہ جو
ہم نے کہا کہ لامحالہ کسی ایک سے ان ائمہ اربعہ مین سے سوال کریگا اس لئے
کہا کہ جسوقت عامی ناواقف نے کسی مجتہد کا ان چارین سے اتباع کر لیا
باین طور کہ ایک سے مسئلہ غیر معلومہ دریافت کیا اور اسکی تقلید کر کے
عمل کر لیا تو اب تینوں مجتہدین باقین سے سوال کرنا نہ محتاج الیہ فی الدین رہا
اور نہ مامور بہ بالنص اور نہ باجماع امت کچھہ ضروری اسواسطے کہ مکلف پر
جو واجب تہا سوال کرنا اور اطاعت اللہ و رسول اللہ کی وہ ادا
کر چکا اور اگر بعض مسائل مین ایک سے سوال کیا اور بعض آخر مین دوسرے
سے تو اس صورت مین وہ تلفیق مین مبتلا ہوگا والحکم الملفق باطل بالاجماع کما
فی الدر المختار وغیرہ پس یہہ شخص اس صورت سے عمل کرنے مین تکلیف
شرع سے فارغ الذمہ نہوگا بجہت عدم تحقق عمل کے اور بوجہ باطل ہونے
اوس عمل کے حقیقۃ اسکی مثال یون سمجھنی چاہئے کہ ایک شخص غیر مقلد
منکر تقلید شخصی نے وضو کے بعد فصد کہلوائی اور اسی وضو سے کہ بنا بر
مذہب امام شافعی کی قائم ہے امام کے پیچھے نماز پڑہی بلا قرات سورۃ

فاتحہ موافق مذہب امام اعظم صاحب کی اب یہہ نماز اسکی کسی مذہب کے
موافق نہوئی اور سب کے نزدیک باطل ہوگئی اسواسطے کہ وضو موافق مذہب
امام اعظم صاحب کے غصہ سے جاتا رہا اور نماز بنا بر مذہب امام شافعی رحمہ کے
جاتی رہی کہ فرض ترک ہوا **دوسری مثال** وضو کی شرائط سے ہے
آب طاہر اور اُسکے ارکان سے ہے مسح ربع سر موافق مذہب امام اعظم صاحب رحمہ
کے اور پانی کمتر عشر فی عشر سے جسمین نجاست پڑی ہو طاہر نہین اور امام
شافعی رحمہ کے اجتہاد مین مسح تین بالون کا سر کے مثلاً رکن وضو ہے اور پانی بقدر
قلتین کے اگرچہ اسمین کچھہ نجاست پڑی ہو طاہر ہے اور مس عورت ناقض ہی
وضو کا پس جب کسی منکر وجوب تقلید شخصی نے مسح سر اور آب قلتین مین اتباع
کیا امام شافعی رحمہ کا تو موافق مذہب امام ابو حنیفہ رحمہ کے وضو منتفی ہوا بجہت
انتفاء رکن اور انتفاء شرط کے اور پھر عورت کو مس کر نمین اقتدا کیا امام
ابو حنیفہ رحمہ کا تو مذہب امام شافعی رحمہ کے موافق وضو منتفی ہوا بسبب تحقق ناقض
کے پس دونون مذہب کے موافق اسجگہ عمل مکلف جو وضو تہا موجود نہوا
پس یہہ شخص اپنے مجموعہ احوال و اعمال مین مخالف ہوگا ائمہ اربعہ کا اور جو
مخالف ہوا ائمہ اربعہ کا وہ مخالف ہی اجماع کا اور جو مخالف ہی اجماع کا وہ
مخالف ہی اللہ اور اللہ کے رسول کا **دوسرے** یہہ کہ یہہ ملت مقررہ
ملفقہ اُسکا مخالف ہوگا سبیل المؤمنین اور سواد اعظم کا کیونکہ اکثر دیار و
امصار اسلام مین شرقاً و غرباً تقلید ائمہ اربعہ کا طریقہ یہہ نہین ہی جیسے
یہہ کہ طریقہ اتباع ائمہ اربعہ کا منحصر ہے اسی مین کہ جمیع مسائل اور واقعات
مین ایک ہی امام کا اتباع کرے اور اُسکی مخالفت مین مخالفت ہی اجماع کی
پس یہہ اجماع کہ سواے ائمہ اربعہ کے کسیکا اتباع جائز نہین گویا اجماع ہی

اس امر پر کہ سوائے ایک کے ہر حادثہ اور واقعہ مین اتباع جائز نہین اسی واسطے
محققین لکھتے ہین لیس له ان ینتقل من مذہب الشافعی فی بعض ما یہواہ ومذہب
ابی حنیفة فی الباقی ما یرضاہ لانا لو جوزنا ذلک لادی الی الخبط والخروج
عن الضبط وحاصله یرجع الی نفی التکالیف لان مذہب الشافعی اذا اقتضی
تحریم شئ ومذہب ابی حنیفة اباحة ذلک الشئ بعینه او علی العکس فہو ان شاء
مال الی الحلال وان شاء مال الی الحرام فلا یتحقق الحلال والحرام وفی ذلک اعدام
التکلیف وابطال فائدته واستیصال قاعدته وذلک باطل کذا فی رسالة
تشنیع الفقہاء لعلی القاری وفی موضع آخر منہا قلنا لا یجوز للقاضی ما قلتموہ
بل یجب علیه حتما ان یعین مذہبا من ہذہ المذاہب اما مذہب الشافعی فی جمیع
الوقائع والفروع واما مذہب مالک واما مذہب ابی حنیفة رح او غیرہم آہ اور رسالہ
جواز الاقتداء بالمخالف مذہبا مین افادہ فرماتے ہین الواجب علی المقلد
المطلق اتباع مجتہد فی جمیع المسائل فلا یجوز له ان یعمل فی واقعة الا بتقلید
مجتہد ای مجتہد کان انتہی **تقریر ثالث مفصل** جب بحکم امر فاسئلوا
اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون ناواقف پر واجب ہوا کہ علم والون سے
دریافت کرے اور بحکم اجماع لائق اتباع اور تقلید سوائے ائمہ اربعہ کے
کوئی مذہب اور کوئی مجتہد نرہا تو جس مسئلہ قابل تقلید مین مقلد تقلید کرنا چاہیگا
بالضرور ائمہ اربعہ کے ہی اقوال اور مذاہب تلاش کریگا اب مذاہب ائمہ
اربعہ کے باہم اس مسئلہ مین مخالف ہونگے یا موافق اگر مخالف ہین تو
عمل مذاہب مخالفہ پر حادثہ واحدہ میں بیک حالت واحدہ کے محال ہے تو بالضرور
ایک کو مذاہب اربعہ میں سے واسطے تقلید کے اختیار کریگا۔ اور ایک حادثہ
معینہ میں ایک وقت عمل مذہب امام ابو حنیفہ رح پر مثلا کیا اور دوسرے

وقت مذہب امام شافعیؒ پر مثلاً تو جب بھی تقلید ایک ہی امام کی ہوئی
اسلئے کہ تقلید عبارت ہے قبول کرنی قول غیر سے بلا معرفت دلیل کما
قال العلامۃ السید السمہودی فی عقد الفرید التقلید قبول قول الغیر بان یعتقد
من غیر معرفۃ دلیلہ تو جب عامل غیر مذہب امام ابو حنیفہؒ پر عمل کیا تو اُسوقت مین
قبول انہین کا قول کیا اور جب عمل موافق مذہب شافعیؒ کے کیا تو اس صورت
مین قبول ہوا قول شافعیؒ کا بہرحال ہر مسئلہ مختلف فیہا مین تقلید ایک امام کی
زیادہ کی نہین ہو سکتی اور اگر مسئلہ مطلوبہ مین آراء مجتہدین کی متفق ہین تو اس
صورت مین سب کا مقلد کہو یا ایک کا بہر تقدیر تقلید ایک کی لازم ہے اور
اور اگر کوئی کہے کہ درصورت مختلف ہونے آراء کے ہم مختلفات مین
اُن سب کا اتباع اور تقلید کرینگے باری باری سے اور بالتحقیق بری الذمہ ہو
جائینگے تکلیف شرعی سے اور یہہ تقلید لا علی التعیین ہے تو تقلید شخصی واجب
نہین ہوئی اور فراغ ذمہ بھی ہو گیا اسکا جواب یہہ ہے کہ اس صورت
مین عمل اور تقلید موجب ہی بہت سی آیات اور احادیث کیساتھ مخالفت کی
اور موجب ہی تنقیص شان مجتہدین اور انکی تحقیر کی اور باعث ہی تباغض
بین المسلمین اور تفرقہ جماعت مومنین کا اور سبب ہی مخالفت سواد اعظم کا اور
اور یہہ سب حرام ہے اور مفضی الی الحرام حرام ہے پس تقلید لا علی التعیین حرام
ہوئی اور نیز تقلید لا علی التعیین باطل ہے جمہور محققین کے نزدیک اور نیز
ایسی تقلید موجب ہی رفع تکلیف کی کما سبق اور باعث ہے تلعب اور
لہو فی الدین کی وہو مردود وسیاتی تفصیل کل ذلک فی موضعہ انشاء اللہ
تعالی فانتظرہ مفتشا دلیل ثانی آیۃ کریمہ واتبع سبیل من اناب الی
دلیل ثالث ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الہدی

وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ
مَصِیْرًا دلیل رابع وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَیْرِ هُدًی
مِّنَ اللّٰهِ دلیل خامس وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِکُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ
تقریر مدعا ساتھہ ضم کرنے حجیت اجماع کے واضح ہے یعنی جب بحکم اجماع
یہہ بات ثابت ہوچکی کہ مخالفت ائمہ اربعہ کی جائز نہیں اور سوائے انکے
اور کوئی مذہب لائق تقلید نہیں اور جو کوئی عمل کرے مخالف انکے وہ عمل باطل
اور مردود ہے اور انکی تقلید کا طریقہ اور انکی مخالفت سی بچنے کا سوائے اسکی
نہیں کہ ان چار مین سے ایک امام معین کا مقلد ہو تو اس سے معلوم ہوا کہ نہین
الی اللہ جنکی راہ کی اتباع کو حق تعالے نے ہمپر واجب کیا ساتھہ امر اتبع
کے اور وہ مومنین کاملین جنسے مسئلہ پوچہنے اور انکے طریقہ پر چلنے کا اللہ
تعالی نے امر فرمایا ہے یہی ائمہ اربعہ ہین اور یہی اللہ کیطرف سی ہمارے
لئے موجب ہدایت ہین کہ جو کوئی ان کو چہوڑکر اپنی ہوا کا متبع ہوگا اُس سے
بڑہکر کوئی گمراہ نہین اور اگرچہ یہہ چارون مذہب باعث ہدایت ہین اور چارون
اللہ کے رستے ہین مگر چلنے والیکو ایک راہ انمین سے اختیار کرنی ضرور ہے
اور جو دو تین راہون کو اختیار کریگا مقصود سے دور پڑیگا اور ہمیشہ پریشانی
اور تفرقہ مین رہیگا اور اللہ کا رستہ اُسکو نہ ملیگا۔ پس جو شخص کہ اُسکو مرتبہ
اجتہاد تام حاصل ہو اور نہ لیاقت ترجیح اقوال اور معرفت قوت وضعف ادلہ
کی رکہتا ہو اور نہ کوئی ضرورت شرعیہ ملجیہ معتبرہ اُس کو عارض ہو بلکہ مجرد
اپنی خواہش نفسانی سے بعض مسائل حنفیہ پر عمل کرے اور بعض مسائل
شافعیہ پر تو بالضرور مجموعہ احوال و اعمال اُسکے ایسے ہونگے کہ چارون مذہب
مین سے کسی پر منطبق نہونگے پس ہیئت مقررہ مخترعہ اُسکا مخالف ہوگا

تقلید الی الحد اور سب مومنین اہل سنت وجماعت کے پس یہ شخص ہی
مخالف ہوا لیکن طریقہ میں ائمہ اربعہ کے اور اتباع کیا غیر سبیل المومنین کا
اور سب سے زیادہ گمراہ ہوا اور اللہ کے رستے سے دور جا پڑا اسکی مثال
اگرچہ سابق اور لکھ چکا ہوں لیکن ایک دوسری ذکر کرتا ہوں جو عمل مجتہد فیہ مثلاً ایسا
ہو کہ اُسکی شرائط وارکان نہ ثابت ہوں مگر ساتھ قیاس مجتہدین کے اور ہر مجتہد نے
اپنی قوت اجتہادی صرف کر کے شرائط وارکان اُسکے عمل کے معلوم اور متعین
کئے مثلاً امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ نکاح بغیر شہود کے تراضی طرفین
کے منعقد ہو جاتا ہے لیکن مہر کا ذکر کرنا اُسمیں ضروری ہے اور امام شافعیؒ
نے کہا کہ نکاح میں ذکر کرنا مہر کا شرائط سے نہیں شہود کا ہونا ضروری ہے
تو دیکھو کہ امام مالکؒ کے نزدیک ماہیت نکاح کی بغیر شہود کے متحقق ہوگی اور
بغیر ذکر مہر کے نہ ہوگی اور نزدیک امام شافعی رح کے بغیر ذکر مہر کے متحقق ہوگی
اور بغیر شہود کے نہ ہوگی پس جسوقت مقلد نے شہود میں اتباع کیا امام
مالکؒ کا نہ مہر میں اور مہر میں اتباع کیا امام شافعی رح کا نہ شہود میں تو دونوں
اماموں کے نزدیک ماہیت نکاح کی کہ وہ ایک عمل شرعی ہے متحقق نہوئی پس
ماہیت عمل مذکور جو ثابت تھا ساتھ قیاس مجتہدین کے موجود نہوا اور مخالفت
مجتہدین کی موجب ہوئی بطلان عمل کی پس یہ حکم مذکور سوا قیاس مجتہدین
کے اور دلیل سے ثابت نہ تھا اور جس حکم کی دلیل باطل ہو ملت ظاہر البطلان ہوا اور
ماہیت اسوجہ سے لازم آئی کہ مقلد نے ایک امام معین کا اتباع چھوڑا یعنی
تلفیق کی اور اس سبب سے اس تفرقہ اور گمراہی میں جا پڑا اور مقصود سے
دور پڑا اور [illegible] محروم ہوا اور ہر ایک الزام اور الزام ہوگا وہ یہ کہ
ہر امام کی تقلید کا اس سے الزام کیا [illegible] اسکے اعتقاد میں اصل ہی

افضل کے ہوتے ہوئے مفضول کو اختیار کرنا خلاف عقل و نقل اور خلاف حکم
خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور سراسر جہالت بلکہ ایسا شخص
خائن ہے اللہ اور اللہ کے رسول کا اور نیز یہہ خلاف اجماع ہے کیونکہ
مذہب مفضول مرجوح ہے اب اسپر دلیل سنیے اخرج الطبرانی عن ابن عباس
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تولی امر المسلمین شیئا
فاستعمل علیہم رجلا وهو یعلم ان فیہم من هو اولی بذلک واعلم
منہ بکتاب اللہ وسنۃ رسولہ فقد خان اللہ ورسولہ و
جماعۃ المسلمین. اور درمختار میں ہے ان الحکم والفتیا بالقول المرجوح
جہل وخرق للاجماع اور بخاری شریف میں ہے لا تسئلونی ما
دام هذا الحبر فیکم اور معلوم ہے کہ صحابہ کرام خلفاء راشدین جو بعد
فتح بلاد وقری وامصار میں حاکم کرکے واسطے تبلیغ وتعلیم احکام شرع
کے بہیجے تہے تو اسی حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موافق
جو اعلم اور اولی ہوتے تہے انکو روانہ کرتے تہے پہر انکا اتباع اس قریہ اور
شہر والوں پر واجب ہوتا تہا پہر اگر ان حکام میں یا حاکم ورعایا میں کوئی
اختلاف ہوتا تہا تو خلیفہ وقت کیطرف رجوع کرتے اور یہہ بھی لازم
تہا پہر اور تقلید شخصی کسکا نام ہے اور اگر سب ائمہ اسکے اعتقاد میں مساوی
ہیں فاضل ومفضول نہیں تو ترجیح بلا مرجح ہوگی اور نیز اگر ایک نے کسی حادثہ میں موافق
مذہب امام مالک رح کے کیا اور دوسرا انکاح امام شافعی رح کا مقلد ہو گیا تو
اس تقدیر پر بہی حادثہ واحدہ اور واقعہ واحدہ میں ایک ہی امام معین کی
تقلید ہوگی نہ غیر معین کی مگر عدم التزام سے تو ایک مذہب کا ... اور لا
قرار پائیگا۔ کما مر وسیأتی ایضا ...

کا علم ہے کہ جو لوگ ہماری طرف جھکنے والے ہین اُنکا رستہ اختیار کرو
اور اُن کی تقلید اور تابعداری کرو جو حاصل ہے وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ
أَنَابَ إِلَيَّ کا اور مومنین کاملین اور جماعت کثیر مومنین کا اتباع کرو اور انہین
رستہ پر چلو یہہ حاصل مطلب ہے آیۃ کریمہ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ
الخ کا اور جو لوگ انکے متبع نہین ہین اور اپنی خواہش نفسانی سے اُن کی
مخالفت کرتے ہین اُن سے زیادہ کوئی گمراہ نہین کہ وہ غیر مقلدین اور منکرین
تقلید شخصی ہین یہہ مودی ہے وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ
هُدًى مِنَ اللهِ کا اور نہی فرمائی ہمکو حق تعالی نے کہ چند راہون پر
مت چلو ورنہ اللہ کی راہ سے گمراہ ہو جاؤ گے اسمین مندرج ہے دو
تین امامون کا اتباع کرنا یعنی تقلید شخصی امام معین کو چھوڑ کر تقلید لاعلی
التعیین اختیار کرنا یہہ مضمون ہی آیۃ کریمہ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ
عَنْ سَبِيلِهِ کا اور جماعت کثیر مومنین کاملین اور منیبین الی اللہ اور ہداۃ
اللہ کی اور رستہ اللہ کا آجکے دن منحصر ہے ائمہ اربعہ اور اُن کے متبعین
اور اُنہین کے تقلید اور اُنہین کے اتباع ہین بالاجماع اُس طریق کے ساتھ
جو طریقہ مقررہ ہے اُنکی اتباع کا کہ وہ تقلید شخصی ہے امام معین کی اور
جو رستہ اُنکی اتباع کے سوا ہے وہ رستہ اللہ کا نہین بلکہ شیطان کا
رستہ ہی اور اپنی خواہش نفسانی کا اتباع جسپر بوجہ ترک امر و نہی الہی کے
جو ان آیات مین مصرح مذکور ہین غضب الہی کا خوف ہی دلیل سادس
وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا دلیل
سابع وَمَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ فطن ذکی پر تنقیح مدعا
مخفی نہین کہ موافق حکم آیت ششم امر و نہی مین طاعت رسول اللہ صلعم

صلی اللہ علیہ وسلم کی واجب اور فرض ہے اور موافق حکم آیت ہفتم
کے جو حکم ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ بعینہ حکم ہے اللہ تعالیٰ
کا اور جو طاعت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ بعینہا طاعت
ہے اللہ تعالیٰ کی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اتباع
جم غفیر و مجمع کثیر مومنین صالحین کو ساتھ حکم اپنے اتبعوا السواد
الاعظم کی واجب کیا ہے اور تقلید شخصی ایک امام معین کی واسطے
غیر مجتہد کے وقت نہ واقع ہونے ضرورت ملجیہ معتبرہ شرعیہ کے
طریق مختار ہے جمیع کثیر مومنین صالحین کا گیارہ سو برس سے شرقاً و غرباً
جنوباً و شمالاً پس اختیار کرنا اسکا واجب اور ترک اسکا حرام ہے
شاہ ولی اللہ صاحب انصاف میں اسطرح داد تحقیق دیتے ہیں اعلم ان
الناس کانوا فی المائۃ الاولیٰ والثانیۃ غیر مجتمعین علی التقلید لمذہب واحد
بعینہ و بعد المائتین ظہر فیہم التمذہب للمجتہدین باعیانہم وکان ہذا ہو الواجب
فی ذلک الزمان انتہیٰ انصاف شرط ہے کہ جب اس زمانہ میں جو زمانہ
تھا خیر و برکت اور قرب عہد نبوت اور عدم غلبہ تشہی علی النفوس کا تقلید
شخصی واجب تھی تو اب اس زمانہ میں کہ زمانہ ہے فتنہ و فساد اور غلبہ اتباع
اہوا کا غالباً نفوس پر کسطرح تقلید شخصی واجب نہوگی دلیل ثامن
یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ دلیل تاسع وَاَوْفُوْا بِالْعَہْدِ
اِنَّ الْعَہْدَ کَانَ مَسْئُوْلًا دلیل عاشر وَالْمُوْفُوْنَ بِعَہْدِہِمْ
اِذَا عَاہَدُوْا دلیل حادی عشر وَالَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ عَہْدَ اللّٰہِ
مِنْ بَعْدِ مِیْثَاقِہٖ وَیَقْطَعُوْنَ مَا اَمَرَ اللّٰہُ بِہٖ اَنْ یُّوْصَلَ
وَیُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ اُولٰٓئِکَ لَہُمُ اللَّعْنَۃُ وَلَہُمْ

وَلَهُمْ سُوْءُ الدَّار۔ توضیح مدعا بہت واضح ہے کہ ان آیات میں
حق تعالیٰ امر فرماتا ہے عہدوں کے پورا کرنے کا اور مدح فرماتا ہے
اُن لوگوں کی جو اپنے عہد کو پورا کرتے ہیں اور مذمت اور وعید فرمائی
ساتھ ملعون اور دوزخی ہونے کے اُن لوگوں کے لئے جو عہد کو توڑتے ہیں
بعد مضبوطی اسکے کے اور التزام کر لینا تقلید مجتہد معین کا عہد و میثاق ہے
اوپر اتباع مجتہد معین کے اور اگرچہ تسلیم کریں ہم تبرعاً و تنزلاً کہ بالذات
تقلید مجتہد معین کی واجب نہ تھی جائز تھی لیکن جب مقلد نے اس امر مباح
پر عہد کر لیا اور اپنے اوپر اسکو لازم کر لیا تو پورا کرنا عہد کا واجب ہے
موافق ان آیات کے اور ہونا اس التزام کا عہد ظاہر ہے کلام نیشاپوری
سے بیچ تفسیر آیہ کریمہ وَالْمُوْفُوْنَ الخ ویندرج فیہ ما یلتزم المکلف بہ
من تلقاء نفسہ مما یکون بینہ وبین اللہ تعالی کالنذر والایمان اور صاحب
قاموس فرماتے ہیں العہد الوجہۃ والتقدم الی المرء فی الشیء والموثق پس یہہ
التزام تقلید امام معین بنا بر بیان علمائے تفسیر و لغت کی وعدہ مضبوط
جسکو عہد و پیمان کہتے ہیں ہوا یعنی یہہ التزام کرنا مکلف کا ایک وعدہ
مضبوط اور میثاق ہے درمیان بندے کے اور اللہ تعالی کے ساتھ ادا
کرنے طاعت اسکی کے موافق ایک مذہب معین کے پس بمقتضائے
اوفوا بالعہد اور بفحوائے لا ایمان لمن لا امانۃ لہ ولا دین لمن
لا عہد لہ اور مثال اسکی بہت سی آیات و احادیث کی پورا کرنا اسکا اور
بجا لانا واجب ہوا چنانچہ امام رازی تفسیر کبیر میں تحت اس آیت کے
بعد نقل کرنے بہت سی آیات و احادیث کے فرماتے ہیں فمجموع ہذہ الآیات
والاحادیث دالۃ علی ان الاصل فی البیاعات والعہود والعقود الصحۃ و وجو

الالتزام اور تحت آیۂ کریمہ اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ وَ
اَیْمَانِھِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰئِکَ لَاخَلَاقَ لَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ وَلَا
یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا یُزَکِّیْھِمْ وَلَھُمْ عَذَابٌ
اَلِیْمٌ کے لکھتے ہین فقولہ تعالیٰ اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ ۔
یدخل فیہ جمیع ما امر اللہ بہ ویدخل فیہ ما نصب علیہ الادلۃ ویدخل فیہ المواثیق
الماخوذۃ من جہۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ویدخل فیہ ما یلزم الرجل نفسہ
لان کل ذلک من عہد اللہ الذی یلزم الوفاء بہ انتہی اس تحقیق سے صاف
ظاہر اور واضح ہوا کہ تقلید شخصی ہر ملتزم پر واجب ہی کیونکہ عہد ہے اور
ایفاء عہد واجب ہی اور ترک و انکار اسکا حرام بلکہ موجب لعنت
اور گنہگار اور باعث دخول نار اور ہر شخص غیر مجتہد پر التزام تقلید شخصی کا
بھی لازم ہے اسواسطے کہ سواے اسکے کوئی طریقہ اتباع شرع کا نہین
کما سبق فیما سلف دلیل ثانی عشر وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ
بَعْدَ اِصْلَاحِھَا دلیل ثالث عشر وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِی
الْاَرْضِ قَالُوْا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ اَلَا اِنَّھُمْ ھُمُ الْمُفْسِدُوْنَ
وَلٰکِنْ لَّا یَشْعُرُوْنَ تلویح مدعا خوب لائح ہے کہ بارھوین آیت مین
حق تعالیٰ عموما نہی فرماتا ہے افساد فی الارض سے اور تیرھوین آیت
مین خاص منافقین کا حال بیان فرماتا ہے کہ وہ ایسے جہلاے مفسدین ہین کہ
اپنے فساد سے جاہل ہین پس جہل انکا جہل مرکب ہی کہ جب اُن سے
کہا جاتا ہے کہ تم زمین مین فساد مت کرو تو وہ کہتے ہین جواب مین کہ ہم
تو سراسر اصلاح کرنیوالے ہین یعنی اپنے افساد کو افساد سمجھنا تو درکنار
افساد کو عین اصلاح جانتے ہین اور اُسکو اپنی ذات مین منحصر مانتے ہین

یہہ حال پورا پورا منطبق ہے اوپر غیر مقلدین منکرین تقلید شخصی کی کہ انکار تقلید شخصی اور انتقال مذہب حنفی سے طرف مذہب ارباب حدیث کے جسکا نام یہہ مذہب شافعی رکہتے ہین کسقدر اہل اسلام مین فتنہ و فساد پیدا اور تباغض و تحاسد بین المسلمین ہویدا ہے جسکا انسداد سخت دشوار چنانچہ ہندوستان کے قری و امصار مین یہہ امر ایسا مشاہد اور روشن ہی کالشمس فی نصف النہار اور فتنہ اور افساد اور تباغض حرام ہے بنصوص قطعیہ مسطورہ اور قولہ الذین ینقضون عہد اللہ من بعد میثاقہ ویقطعون ما امر اللہ بہ ان یوصل ویفسدون فی الارض اولئک لھم اللعنۃ ولھم سوء الدار اور احادیث نبویہ سے علی صاحبہا افضل الصلوات والتحیۃ جیسے لاتحاسدوا ولا تباغضوا ولاتدابروا وکونوا عباد اللہ اخوانا۔ اور امثال اسکی سے اور جب ترک تقلید شخصی موجب ہوا افساد اور تحاسد اور تباغض کا بین المسلمین اور افساد و تحاسد و تباغض حرام ہوا بنا بر حکم آیات و حدیث کے پس ترک اس ترک کا واجب ہوا اور التزام تقلید شخصی کا لازم دلیل رابع عشر اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم وجہ استدلال بعد ملاحظہ مقدمات سابقہ و تحقیقات متقدمہ بخوبی منکشف ہے یعنی اس آیت مین اللہ تعالی حکم فرماتا ہے اپنی اطاعت کا اور اپنے رسول کی اطاعت کا اور اولی الامر کی اطاعت کا اور مراد اولی الامر سے یا تو علماء دین ہین مطلقا تو اس صورت مین ائمہ مجتہدین اور انکے متبعین علماء متدینین اولا داخل ہونگے اسواسطے کہ وہی عمدہ قسم ہین اور علی ضعفہ ہین علماء کے اور اسی قول کو صاحب درمختار وغیرہ

آپس مین حسد و بغض نکرو بلکہ آپس مین بہائی بہائی بنجاؤ اللہ تعالی کے بندہ ہوجاؤ ۱۲

اللہ تعالے کی تابعداری کرو اور رسول کی تابعداری کرو اور اولی الامر کی تابعداری کرو یعنی مجتہدین کی تابعداری کرو اور اسلام کے بادشاہ کی تابعداری کرو جو تم مین سے ہو ۱۲

نے اصح کہاہے وعبارتہ ہٰذا اولیٰ للشاب العالم ان یتقدم علی الشیخ الجاہل
ولو قرشیًا. قال اللہ تعالیٰ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ فالرافع
ہو اللہ فمن یضعہ یضعہ اللہ فی جہنم وہم اولی الامر علی الاصح وورثۃ الانبیا
بلا خلاف انتہی یعنی نوجوان عالم کو جو سید نہو جائز ہے کہ امام ہو اور
خود آگے کو بڑہ جاوے بڈہی جاہل کے ہوتے ہو تو اگرچہ سید سند نبی
ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے عالمون کے درجے بہت بلند کیے ہین
پس جب بلند کرنیوالا انکا اللہ تعالیٰ ہے تو جو کوئی انکی حقارت اور بے
تعظیمی کریگا اللہ تعالیٰ اسکو ذلیل خوار کریگا دوزخ مین اور وہی اولی الامر
ہین بنابر اصح اقوال کے اور وہی وارث انبیا ہین اس مین کسیکا خلاف
نہین سب کا اتفاق ہے یا مراد اولی الامر سے خاص مجتہدین کاملین ہین
جو ارباب حل وعقد ہین جیسا کہ تفسیر کبیر مین امام رازی نے اسکی تصریح فرمائی ہے
والمراد باولی الامر اہل الحل والعقد الذین لہم الامر والنہی فی الشرع یمکنہم
استنباط احکام اللہ من نصوص الکتاب والسنۃ لا المتکلم والمفسر والمحدث الذی
لا قدرۃ لہ علی الاستنباط وقدمناہ اور جسطرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طاعت
بعینہا طاعت ہے اللہ تعالیٰ کی موافق فرمان محکم مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ
اَطَاعَ اللّٰہَ اور وَمَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ کے اسیطرح اطاعت اولی الامر
کی بعینہا اطاعت ہے اللہ کی موافق مقتضای اس آیت کے اسواسطے کہ
اولی الامر کا عطف اگر کلمہ مبارکہ اللہ پر ہو تو ظاہر ہے اور اگر الرَّسُوْل
پر ہو تو علی ہذا القیاس کہ حکم اَطِیْعُوْا کے نیچے بہرحال مندرج ہوگا اور نکتہ
لفظ اطیعوا نہ لانیکا اولی الامر پر یہہ ہے کہ اولی الامر رسول کے رسول
ہین اور رسول کے رسول کا حکم بعینہ رسول کا حکم ہے اور رسول کے

یعنی نوجوان عالم کو بوڑہے جاہل پر تقدم کرنا جائز ہے ... اللہ تعالیٰ نے ... اور وہ لوگ ... درجے ہین ... پس بلند کرنیوالا ... اللہ تعالیٰ ہے

یعنی جو شخص اولی الامر کی اہانت کریگا اللہ تعالیٰ اسکو ذلیل کریگا دوزخ مین اور وہ لوگ اولی الامر ہین بموجب صحیح کے موافق اور انبیا کے وارث ہین بلا اختلاف ۱۲

رسول کی طاعت وفرمان برداری بعینہٖ رسول کی طاعت وفرمان برداری ہے
اور وہ اولی الامر جنکی طاعت بعینہا اللہ اور اللہ کے رسول کی طاعت ہے
منحصر ہین اس زمانہ میں ائمہ اربعہ اور اُنکے متبعین علماء دین مین بوجہ اجماع ہونے
امت کے اوپر عدم اعتماد اس قول و مذہب کے جو سوائے ہین ان چار
کے اب اس تقدیر پر اَطِیْعُوا اولی الامر کے امر کا امتثال جو واجب ہی ہر
مکلف پر سوائے اسکے ممکن نہین کہ ائمہ اربعہ کیطرف رجوع کرین اور انکی تقلید
کرکے اللہ تعالیٰ اور اللہ کے رسول کی مطیع بنین اسواسطے کہ امت کو
محال ہے اللہ کی اطاعت بالذات بلاواسطہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی
اسیطرح غیر اولی الامر کو محال ہے اطاعت رسول اللہ کی حاصل ہونی
بغیر اطاعت اولی الامر کے کہ وہ ائمہ اربعہ ہین اور طریقہ اُنکی اطاعت کا منحصر ہے
تقلید شخصی مین کما اسلفنا تحقیقہ غیر مرۃ اس سے ثابت اور مبرہن ہوا کہ اللہ
اور اللہ کے رسول کی اطاعت اس زمانہ مین بغیر تقلید شخصی کی ممکن نہین
وہو المدعی دلیل خامس عشر اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمَاءُ
شاہد مدعا کرسی نشین تحقیق و تقریر اسطرح ہے کہ التزام کر لینا ایک مذہب
کا علامت ہے اعتقاد حقیت اُس مذہب کی اور جلالت شان مجتہد کی
اور لیاقت قبولیت مذہب اُسکے کی آور بعد التزام کی بلاضرورت ملجیہ شرعیہ
اور بغیر حصول ملکہ اور قوت اجتہاد کی چھوڑ دینا اُسکا جیساکہ غیر مقلدین
زمانہ کا دستور نقد رائج الوقت ہی) موجب ہے تنقیص شان امام
کا اور باعث ہی ازدرا اپنے پیشوا کا اور سبب ہی مظنۂ عدم حقیت مذہب
کا اور قرینۂ واضحہ اعراض کا آور علامت بینہ ہے ظہور نقصان مجتہد کی
خصوصاً نظر عوام الناس مین اور جو امر کہ موجب ہو تنقیص علمائے دین کا

اور باعث طعنون کا اوپر ائمہ مجتہدین کے وہ حرام ہے ساتھہ اُن
نصوص اور احادیث کے جو دال ہین اوپر تعظیم علما کے جیسے یہہ آیت
اوپر قراءت رفع لفظ اللہ اور نصب لفظ العلماء کے کہ اِس روایت
کی تقدیر پر معنی خشیت کی تعظیم کے ہین یعنی نہین تعظیم فرماتا ہے اللہ
تعالی اپنے بندون مین مگر علما کی قال الزمخشری فی الکشاف فان قلت
ما وجہ قراءۃ من قرأ انما یخشی اللہُ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمَآءَ وہو عمر بن
عبد العزیز ویحکی عن ابی حنیفۃ قلت الخشیۃ فی ہذہ القراءۃ استعارۃ والمعنی
انما یجلہم ویعظمہم کما یجل المہیب المخشی من الرجال بین الناس من بین جمیع عبادہ
انتہی اور تفسیر مدارک مین ہے وقرء ابو حنیفۃ وعمر بن عبد العزیز وابن سیرین
رضی اللہ تعالی عنہم انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء والخشیۃ فی ہذہ
القراءۃ استعارۃ والمعنی انما یعظم اللہ من عبادہ العلما پس جب
اللہ تعالی اپنے عباد مین سے علما کی تعظیم فرماتا ہے اور علما عبارت ہے
فقہا فی الدین سے اور عمدہ اُسمین مجتہدین ہین تو بندون کو تنقیص اور توہین انکی اور
جو امور موجبات اسکی ہین جیسے ترک تقلید شخصی اور انتقال اپنے مذہب سے
بعد التزام طرف مذہب دوسرے امام کے اور انکار وجوب تقلید شخصی
جسپر جواز انتقال اور عدم التزام متفرع ہے اور بیباکی دین مین جسکا نتیجہ
اور بے پروائی اور آزادی تکالیف شرعیہ سے اور بطلان وحبط اعمال
جسکا ادنی ثمرہ سب حرام ہونگے اسلئے کہ مفضی الی الحرام حرام ہے
حاصل کلام یہہ ہے کہ جب التزام کرلیا مقلد نے تقلید امام واحد معین
کو اور اسی کا نام تقلید شخصی ہے تو اسپر جمارہنا اُسپر واجب اور ترک کرنا اُسکے
مذہب کا حرام ہوگا بسبب افضا کے طرف تنقیص اور توہین اور تعییب

اور تشنیع علمائے دین خصوصاً مجتہدین کی علی الخصوص نظر جہال مین اس سے کہ وہ لوگ اس انتقال سے جو بلا ضرورت شرعیہ اور بلا برہان ہو یہہ سمجھتے ہین کہ مذہب مین اس مجتہد کے اور مجتہدین ایسے نقصان ہین کہ مقلد نے باوصف التزام کے اسکو چھوڑ دیا بلکہ اس زمانہ کے غیر مقلدین چھوڑنے والے مذہب امام کو خود امام صاحب پر اور اُنکے مذہب حق پر اور اُن کے متبعین پر عیب لگاتے ہین اور طعنہ کرتے ہین اور تشنیعات گھڑتے ہین اور لوگون کو بہکاتے ہین اور اُنکی تقلید سے ہٹاتے ہین الی غیر ذالک سو یہ سب امور بالیقین قطعاً اُنپر حرام ہے چھوڑ دینا تقلید شخصی کا اور حتماً واجب ہے اختیار اور التزام تقلید شخصی کا موافق مقتضائے آیت مسطورہ کے دلیل سادس عشر حدیث ابن ماجہ اتبعوا السواد الاعظم ومن شذ شذ فی النار وجہ تمسک اسکے ساتھہ سابقاً گذر چکی ہے جسکا محصول خلاصہ یہہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت بعینہا اطاعت ہے اللہ تعالی کی جو فرض ہے موافق فرمان وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ اور مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰہ کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امر فرماتے ہین اس حدیث مین اتباع جماعتِ عظیمہ کا اور اس جماعتِ عظیم کا مصداق گروہ اہل سنت وجماعت کا ہے فقط جو منحصر ہے ائمہ اربعہ اور اُنکے متبعین مین جو قائل ہین وجوب تقلید شخصی کی ہزار گیارہ سو برس سے آجتک اور طائفہ غیر مقلدین اور منکرین تقلید شخصی بہت ہی قلیل اور شاذ ہین اُنکی نسبت جیسے سفید کپڑے مین سیاہی کا دہبہ اور جب سواد اعظم کی مصداق ائمہ اربعہ کے مقلدین ٹھہرے نہ غیر مقلدین تو موافق فرمان قرآن اور اس حدیث رسول انس وجان صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع اُنکا

ف بڑی جماعت کی پیروی کرو اور جو شخص الگ ہوگا اُن سے الگ جائیگا دوزخ مین

ف جو کچھ تم کو رسول علیہ السلام دیوین فرماوین اسکو بلا تامل قبول کرو اور جس نے رسول کی اطاعت کی اُس نے اللہ کی اطاعت کی

لازم اور واجب ہوا اور جب طریقہ مقلدین ائمہ اربعہ کا تقلید شخصی جو با قرار پایا بالاتفاق وبالاجماع تو اس سے ثابت ہوا بدلیل واضح کہ تقلید شخصی کا اختیار موجب ہے طاعت غفار کا اور باعث ہے رضائے احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ترک تقلید شخصی سبب ہے نافرمانی جبار اور ناراضی رسول سید ابرار اور دخول نار کا اور اللہ اور اللہ کے رسول کی پھٹکار کا وہذا ہو معنی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم من شذ شذ فی النار حضرت شیخ فریدالدین عطار رضی اللہ تعالیٰ عنہ تذکرۃ الاولیا میں نقل فرماتے ہیں کہ ابن حبان نے جب حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کی فرمایا وصیت من آنست کہ کتاب خدای تعالےٰ و راہ اہل صلاح پیش گیری و نصیحت از خلق خدائی باز نہ گیری و یکقدم از موافقت جماعت امت کشیدہ نداری تا ناگاہ بے دین نشوی و ندانی و در دوزخ افتی انتہی اس جگہ چند نقل میں اسپر پیش کر دینا چاہتا ہوں کہ طریقہ مقلدین ائمہ اربعہ کا تقلید شخصی وجوباً ہے حنفیہ کے اقوال اسباب میں سابقاً متعدد گذر چکی اور بہی در مختار میں ہے و یاخذ القاضی کالمفتی بقول ابی حنیفۃ علی الاطلاق ثم بقول ابی یوسف ثم بقول محمد و ہو الاصح ولا یخیر الا اذا کان مجتہدا بل المقلد متی خالف معتمد مذہبہ لا ینفذ حکمہ وینقض و ہو المختار للفتوی نیز در مختار میں ہے عن شرح الوہبانیۃ للشرنبلالی قضی من لیس مجتہدا کحنفیۃ زماننا بخلاف مذہبہ عامدا لا ینفذ اتفاقا وکذا ناسیا عندہما جامع الرموز میں ہے نقلا عن الکشف وشرح الطحاوی اعلم ان من جعل الحق متعددا کالمعتزلۃ اثبت للعامی الخیار من کل مذہب ما یہواہ ومن جعل واحدا کعلمائنا الزم للعامی اماما واحدا فلو اخذ من کل مذہب مباحہ صار فاسقا تاما فیجب فی المذہب الصلابۃ فتاوی حمادیہ میں ہے ان العامی

یعمل برای امام واحد وقع عنده انه علم ولا یخالفه فی شئ بهوی نفسه عندنا
فتاوی جواہر مین ہی لو انتقل الی مذہب الشافعی رح لم تقبل شہادتہ وان کان
عالما فتاوی عالمگیری مین ہی حنفی ارتحل الی مذہب الشافعی یعزر فتاوی
تاتارخانیہ مین ہی ان لم یجد لعمل اجماع من بعدہم وکان فیہ اتفاق بین صحابنا
ابی حنیفہ رح وابی یوسف ومحمد رحمہم اللہ تعالی یاخذ بقولہم ولا یسعہ ان یخالفہم
برایہ لان الحق لا یعدوہم عقد الجید مین مولانا شاہ ولی اللہ صاحب لکھتے
ہین وقطع الکبار الہوا لیکی بانہ یجب علی العامی ان یلزم مذہبا معینا دوسری
جگہ اسی کتاب مین ہے واختار فی جمع الجوامع انہ یجب ذلک ولا یفعلہ لمجرد
التشہی بل یختار مذہبا یقلدہ فی کل شئ ایضا فیہ والمرجح عند الفقہاء ان العامی
المنتسب لا یجوز مخالفتہ مبدؤ ومعاد مین حضرت قیوم رحمانی امام ربانی مجدد
ومنور الف ثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ اپنے امام کے مذہب کو چھوڑ کر
دوسرے امام کے مذہب کو اختیار کرنا ملحد بننا ہے یعنی جو شخص بدون شرائط
انتقال کے اپنے مذہب کو چھوڑ دے وہ ملحد اور بے دین ہی مدتے آرزوی
آن داشت کہ وجہی پیدا شود در مذہب حنفی تا در خلف امام قرأت فاتحہ نمودہ
آید اما بواسطہ رعایت مذہب بے اختیار ترک قرأت میکرد واین ترک را از قبیل ریاضت
مے شمرد آخر الامر اللہ تعالی ببرکت رعایت مذہب کہ نقل از مذہب الحاد است
حقیقت مذہب حنفی در ترک قراءۃ ماموم ظاہر ساخت وقراءۃ حکمی از قراءۃ
حقیقی در نظر بصیرت زیباتر نمود انتہی شافعیہ مین بھی علامہ عبد الدائم برماوی
جو شاگرد رشید ہین علامہ بدر الدین زرکشی کے اور شارح صحیح بخاری
کے جنکی مدح اور انکی الفیہ کی مدح مولانا شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ
نے بستان المحدثین مین بہت کچھ کی ہے ایک جملہ اسمین کا یہہ ہے والفیہ

دارد در اصول فقہ کہ در نہایت جودت و خوبی واقع شدہ و مثل متقدین
بہم رسیدہ اُس الفیہ مین علامہ برماوی فرماتے ہین سہ ومن یکن من العوام
کان عملا * بماله مجتهد قد حصلا * لیس له عنه رجوع ویجب * للعاجز التزام مذہب
نصب * معینا یعتقد الرجحانا فیه کذا مساویا اکانا * ولیس جائز تتبع الرخص *
فانه کلعب ذلم یخص * احیاء العلوم مین امام غزالی رح فرماتے ہین سلم
یذهب احد من المحصلین الی ان المجتهد یجوز له ان یعمل بموجب اجتهاد غیره ولا
الی ان الذی ادی اجتهاده فی التقلید الی شخص راه افضل العلماء ان له
ان یاخذ بمذهب غیره فینتقد من المذاهب اطیبها عنده بل علی کل مقلد اتباع
مقلده فی کل تفصیل فاذا مخالفة المقلد متفق علی کونه منکرا بین المحصلین و هو
عاص بالمخالفة کیمیای سعادت مین فرماتے ہین باتفاق محصلان است
کہ ہر کہ بخلاف اجتہاد خود یا بخلاف اجتہاد صاحب مذہب خود کاری کند
او عاصی ست پس این بحقیقت حرام ست و ہر کہ در قبلہ اجتہاد نوبجہتی
کند و پشت بآن جانب کند و نماز گذارد عاصی بود اگرچہ دیگران پندارند
کہ او مصیب ست و آنکہ میگویند روا باشد کہ ہر کسے مذہب ہر کہ خواہد
فراگیرد سخن بیہودہ است اعتماد را نشاید بلکہ ہر کسے مکلف ست آنکہ بظن
خود کار کند و چون ظن وے این باشد کہ مثلا شافعی فاضل تر ست او را در
مخالفت وی ہیچ عذرے نبود جز مجرد شہوت انتہی نیز شافعیہ مین سے
امام الحرمین و ابن سمعانی اور امام کیا الہراسی وغیرہم کا اسپر اتفاق
ہے و سیأتی تصریحاتہم مالکیہ مین سے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے
ایک بڑے شاگرد رشید مخصوص جنکا نام یحیی بن یحیی ہے اور وہی
جامع ہین موطا امام مالک کے اور سب شاگردون مین ممتاز رہا تھ

کثرت ورع اور قوت اجتہادی کے باوجود اسکے کہ اُس زمانہ مین تقلید معین کا رواج کثرت سے نہ تہا مگر وہ ہرگز مخالفت امام مالک رحمہ اللہ کی نہین کرتے تھے صرف چار مسئلون مین اُنکی مخالفت کی تہی تو اُسپر تمامی علماے مغرب اُنپر طعنہ کرتے تھے اور اُس اونکی خلاف عمل کرنے کو عیب سمجھتے تہے جیسا کہ شاہ عبدالعزیز صاحب بستان المحدثین مین لکھتے ہین یحیی بن یحیی در ہر مسئلہ اتباع اجتہاد امام مالک رح لازم گرفتہ بود مگر در چہار مسئلہ کہ مذہب ابن سعد مصری را اختیار میکرد ومردم آن دیار بسبب کمال اعتقاد حضرت امام مالک رح درین مخالفت قلیلہ ہم بروی گرفت میکردند و انکار مے نمودند انتہے آمدی اور ابن حاجب مالکی اجماع نقل کرتے ہین اسبات پر کہ جب ایک شخص حنفی ہو مثلاً تو اپنے مذہب کو چہوڑ کر دوسرے امام کے مذہب پر عمل نہین کر سکتا اور اُسکو رجوع کرنا اپنے اُس مذہب سے جسکی تقلید کر چکا ہرگز جائز نہین جیسا کہ شرح تحریر مین ہے لا یرجع المقلد عما قلد فیہ اتفاقا نقل الآمدی وابن الحاجب الاجماع علی عدم جواز رجوع المقلد عما قلد فیہ انتہے حنابلہ کے پیشوا خود امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ جسوقت علماے ثلثہ یعنی امام ابو حنیفہ اور صاحبین کسی مسئلہ مین متفق ہون تو کسیکو مخالفت اسکی جائز نہین ہے جیسا کہ صاحب جامع الرموز کتاب القضا مین انساب سے ناقل ہین وینبغی انہ لا یقضی مما یخالف قول اصحابنا وفی الانساب عن احمد بن حنبل رح اذا کان فی المسئلۃ قول العلماء الثلثۃ لم یسع لاحد ان یخالفہم انتہے میزان کبری مین عارف شعرانی لکھتے ہین فان قلت فہل یجب علی المحجوب عن الاطلاع علی العین الاولی للشریعۃ التقیید بمذہب معین فالجواب نعم یجب علیہ ذلک لئلا یضل فی

نفسه ویضل غیره اس سے معلوم ہوا کہ تقلید شخصی واجب ہے اور غیر مقلد
خود بھی گمراہ ہے اور دوسرونکو گمراہ کرنے والا ایضا وکان سیدی
علی الخواص رحمه الله تعالی اذا سأله انسان عن التقید بمذهب معین الآن هل
هو واجب ام لا یقول له یجب علیک التقید بمذهب ما دمت لم تصل الی
عین الشریعة الاولی خوفا من الوقوع فی الضلالة وعلیه عمل الناس الیوم ایضا
فیه وقد قدمنا ان وجوب اعتقاد الترجیح علی کل من لم یصل الی الاشراف
علی العین الاولی من الشریعة وبه صرح امام الحرمین وابن السمعانی والغزالی
والکیا الهراسی وغیرهم وقالوا للتلامذتهم یجب علیکم التقلید بمذهب امامکم الشافعی
ولا عذر لکم عند الله فی العدول عنه انتهی ولا خصوصیة للامام الشافعی فی
ذلک عند کل امین سلم من التعصب بل کل مقلد من مقلدی الائمة یجب علیه
اعتقاد ذلک فی امامه انتهی دلیل سابع عشر حدیث نسائی واحمد
وغیرہما من المخرجین اس حدیث کی روایات مختلف ہیں ایک روایت میں ہے
علیکم بالعامة فانما یاخذ الذئب القاصیة ایک روایت میں ہے عن عمر قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم اکرموا اصحابی فانهم خیارکم ثم
الذین یلونهم ثم الذین یلونهم ثم یظهر الکذب حتی ان الرجل
لیحلف ولا یستحلف ویشهد ولا یستشهد الا من سره بحبوحة
الجنة فلیلزم الجماعة فان الشیطان مع الفذ رواه النسائی و
اسناده صحیح اور ایک روایت میں اسطرح وارد ہے عن معاذ بن جبل قال
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الشیطان ذئب الانسان
کذئب الغنم یاخذ الشاذة والقاصیة والناحیة وایاکم والشعاب
وعلیکم بالجماعة والعامة رواه احمد تقریر مطلوب

بعینه وہی ہے جو حدیث ابن ماجہ دلیل سادس عشر مین گذر چکی اسواسطے کہ جس
طرح اتبعوا صیغہ امر کا ہے اسیطرح علیکم اسم فعل بمعنی الزموا کی اور لیلزم
خود صیغہ امر ہے اور جو معنی پہلی حدیث مین سواد اعظم کے تھے وہی معنی
یہان لفظ جماعت اور عامہ کے ہین یعنی جم غفیر اور مجمع کثیر علما اور مومنین
صالحین کا کہ وہ شرقا و غربا و جنوبا و شمالا انہین ہین مگر مقلدین ائمہ اربعہ کے
اور جب انکا طریق تقلید شخصی ہے بالاتفاق تو اس سے معلوم ہوا کہ غیر
مقلدین اور منکرین وجوب تقلید شخصی تارک ہین اللہ اور اللہ کے رسول کے
حکم کے جو واجب تہا موافق اس حدیث کے اور مقلدین ممتثل اور فرمانبردار
ہین اللہ اور اللہ کے رسول کے اور بجا لانیوالے امر اتبعوا السواد
الاعظم اور علیکم بالعامۃ اور لیلزم الجماعۃ وغیرہ کے
ھـان اس حدیث مین چند فائدے جدید ہین اول یہہ کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان واجب الاذعان اکرموا اور فانہم
خیارکم اور ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم سے واضح
ولائح ہوا کہ بہترین امت جنکی تعظیم و توقیر تمام مخلوق پر واجب ہے
بعد صحابہ کرام کے تابعین عظام اور اتباع تابعین ہمام ہین اور ہمارے
امام صاحب تابعین مین سے اور آپکے تلامذہ اتباع تابعین مین سے ہین
پس انکا بہترین امت ہونا بعد صحابہ کے اور انکی تعظیم و توقیر کا واجب
ہونا سب پر حضرت رسالت کی تصریح سے ثابت ہوا پس آپکا اور آپ
کے تلامذہ کا حق سب اماموں اور اُن کے تلامذہ کے حق سے زیادہ ہوا
دوسرا فائدہ جملہ مبارکہ من سرہ بحبوحۃ الجنۃ فلیلزم الجماعۃ
سے ظاہر باہر ہوا کہ مقلدین ائمہ اربعہ کے وسط جنت مین ہونگے

اور غیر مقلدین موافق حکم من شذ کے دوزخ مین تیسرا فائدہ اس حدیث کے اخیر مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بھیڑیا اُس بکری کو پکڑ لیتا ہے جو ریوڑ یعنی بکریون کے گلے سے دور جا پڑتی ہے اور مراد بھیڑیے سے یہان شیطان ہے کہ الشیطان ذئب الانسان اسمین ایک اشارہ لطیف نکلا یعنی غیر مقلدین اور منکرین وجوب تقلید شخصی جو علیحدہ اور دور جا پڑے ہین جماعت ناجیہ اہل سنت سے جو ائمہ اربعہ ہین اور اُنکے متبعین اس ترک تقلید اور انکار وجوب تقلید شخصی مین یہہ لوگ شیطان کے پنجہ مین گرفتار اور شیطان کے مطیع اور فرمانبردار ہین اور جو شیطان کا فرمانبردار ہو بمضمون حدیث نبوی اُسکے اعمال کی صحت و خوبی معلوم چاہین اپنی منہ سے یہہ کتنی ہی بڑے میان مٹھو بنے رہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان اُن کے حق مین ایسا ہے ولیس وراء العبادان قریۃ سہ اذا قالت حزام فصدقوہا ٭ فان القول ما قالت حزام ٭ دلیل تامن عشر ما راٰہ المسلمون حسنا فھو عند اللہ حسن رواہ اصحاب الصحاح تقلید شخصی کو ہزار بلکہ گیارہ سو برس سے آجتک جم غفیر مومنین صالحین اور جماعت کثیر علمای محققین جو قابل اعتبار اور اعتماد اور لائق اتباع اور تقلید ہین موافق فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم اتبعوا السواد الاعظم اور موافق آیت قرآن وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّہٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِہٖ جَھَنَّمَ مستحسن جان رہے ہین بلکہ واجب مان رہے ہین جیسا کہ سند اسکی محققین کے نصوص سے ہم نے سابقاً پیش کر دی اس سے ثابت ہوا کہ یہی طریقہ اتباع یعنی بطور تقلید شخصی ائمہ اربعہ کا اللہ تعالے کے نزدیک حسن یعنی خیر اور بہتر ہے اور جو اس کے

سو لئے ہیں وہ اللہ تعالی کے نزدیک برا اور شر ہے اور نیز جسطرح اس حدیث سی تقلید شخصی کا حسن وخوبی اور ترک تقلید اور انکار کی برائی ثابت ہوئی اسیطرح اس اجماع واقعی سے جو جماعت عظیمہ مسلمین کی ہر بلاد وامصار مین اس تقلید شخصی پر قائم ہین تقلید شخصی کے حسن و خوبی اور وجوب کا متفق علیہ ہونا ثابت ہے اور ترک تقلید شخصی اور اسکے انکار کی برائی پر اتفاق علی ہذا القیاس دلیل تاسع عشر لا یجمع امتی علی الضلالۃ یعنی میری امت گمراہی پر اتفاق نکریگی اور ایک روایت مین ہے ان اللہ لا یجمع امتی علی ضلالۃ یعنی اللہ تعالی میری امت کو گمراہی پر جمع نکریگا یہہ بیان مخبر صادق مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کا دلیل واضح ہے اس امر کی کہ تقلید شخصی کا وجوب جسپر اکثر امت کا اتفاق ہے راہ ہدایت ہی اور ترک تقلید شخصی اور اسکا انکار جو اقل قلیل طائفہ شاذہ قاصیہ فاذہ کا مسلک ہی ضلالت اور گمراہی ہے اور صحیح مسلم مین ہے کہ جو شخص جماعت سے علیحدہ اور جدا ہو کر مرا اسکی موت کافرون کی سی موت ہوگی. عن ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من خرج من الطاعۃ وفارق الجماعۃ فمات مات میتۃ جاهلیۃ اور ظاہر ہے کہ جماعت سے مراد جماعت عامہ اور کثیرہ ہے جیسا کہ حدیثین سابقین مین گذر چکا اس سی مبرہن ہوا کہ غیر مقلدین جماعت سی مفارق ہین اور ایک روایت مین ہے لیس احد یفارق الجماعۃ شبرا فیموت الامات میتۃ جاهلیۃ اور ایک روایت مین ہے عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فارق الجماعۃ شبرا فقد خلع ربقۃ الاسلام من عنقہ

تقلید شخصی کے وجوب میں باون دلیلیں

دلیل ہو فی عشرون لا ایمان لمن لا امانة له ولا دین لمن لا عهد
له کما فی المشکوٰة وغیرہ اسکی تقریر وہ ہے جو آیۂ کریمہ اوفوا بالعهد
دلیل تاسع وعاشر وحادی عشر مین گذر چکی اُسکو غور کرکے مدعا کی موافق
سمجھ لینا چاہیے اور ایک فائدہ نیا اس حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ تارک
تقلید شخصی کے اور منکرین وجوب جو اپنے امام کے مذہب سے انتقال کرکے
دوسرے مذہب کو اختیار کرنے والے ہین بیدین ہین ویندار نہین کیونکہ
عہد التزام کو توڑنیوالے ہین اور تقلید شخصی پر جمنیوالے موافق فرمانے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ویندار ہین کیونکہ عہد کو پورا کرنیوالے
ہین یہہ ہیں دلیلین ہندرہ آیات قرآنی اور پانچ حدیثون سے جو نہایت
اختصار کے ساتھہ ہین لکھی اس سے جملہ سوالات بلکہ سولہ مسائل کے جوابات ہوگئے مگر
واسطے زیادت توضیح کے ہین باقی سوالون کے متعلق مختصر تنقیح لکھتا ہون
کہ عام فہم ہوجاوے اور فطین کو کیواسطے یہی دلائل ہر سوال کے جواب
کے استخراج کیلیئے کافی اور وافی ہین اور یہہ ادلہ ظاہرا بیس اور فی الواقع
باون ہین اسلیئے کہ اثنائی بیان ادلہ مین دو حدیثین اور تیس اقوال محققین حنفیہ
اور مالکیہ اور شافعیہ اور حنابلہ کے مذکور ہین جو ہر ایک براسہ وجوب تقلید
شخصی کی دلیل مستقل ہے اس لحاظ سے کل باون دلیلیں ہوئین واللہ
سبحانہ الموفق

سوال دوم

کوئی شخص کسی مسئلہ مین حدیث پر عمل کرے یا امام شافعی وغیرہ کے
قول پر عمل کرے ثواب کی نیت سے وہ حنفیت سے نکل جاتا ہے یا نہین اگر
نکل جاتا ہے تو سنت والجماعت مین رہتا ہے یا نہین

جواب سوال دوم

شخص مذکور فی السوال اگر کسی قسم کا سرمایہ اجتہاد رکھتا ہے تو اسکو
عمل بالحدیث جائز ہے اور اگر اسکو کسی قسم کے اجتہاد کی قوت حاصل
نہین ہے تو وہ مقلد صرف اور عامی محض ہے اگرچہ عالم ہو کسی قدر علم کا علوم
دین سے اور اسپر تقلید شخصی یعنی اتباع ایک امام معین کا واجب ہے کمامر غیر
المجتهد ولو عالما یلزمه التقلید وهو المختار والمفتی به وعلیه الاجماع
واتفاق المحققین من مذاهب الائمة الاربعة اس صورتمین اگر یہہ شخص حدیث
پر عمل کریگا تو دو حال سے خالی نہین باتباع کسی امام کی ائمہ اربعہ سے یا
بغیر اتباع و تقلید کے بر تقدیر اول حدیث پر عمل بالذات نہوا بلکہ بواسطہ
قول مجتہد کے ہوا تو یہہ شخص عامل بالحدیث نہ قرار پایا اور دعوی عمل بالحدیث
کا بالذات باطل ہوا اور بر تقدیر ثانی یہہ شخص غیر مقلد عامل بالحدیث مخالف
ہوا اپنے اس طریق عمل مین طریقہ ائمہ اربعہ کے پس ایسی عمل بالحدیث سے
یہہ شخص صرف حنفیت ہی سے خارج نہوا بلکہ اہل سنت وجماعت سے
نکلگیا کیونکہ تمام اہل سنت کے خلاف ہوا قولاً وفعلاً واعتقاداً پھر اہل
سنت وجماعت سے نکلجانیکے اور معنی ہی کیا ہین سوا اسکے کہ انکی
مخالف قول وفعل واعتقاد مین رہا امام شافعی وغیرہ کے قول پر عمل کرنا
حنفی ہوکر اسکے تین حال ہین حالت ضرورت ملجیہ شرعیہ مین قول غیر امام پر
عمل کرنا دوسرے بلا ضرورت باوصف التزام تیسرے بغیر التزام کے
صورت اولی مین شخص حنفیت سی خارج نہین ہوگا صورت ثانیہ مین یہہ
شخص خارج ہوگا حنفیت اور زمرہ اہل سنت وجماعت سی بعین ما قررنا آنفا
اور نیز مخالف ہوگا اللہ اور اللہ کے رسول کے امر کا اور محقر شان امام کا
ومستحق لعنت بوجہ نقض عہد اور بیدینی وغیرہا من القباحات کما

اسلفنا فی الادلۃ السابقۃ من الاحادیث والآیات صورت ثالثہ مین تارک
ہوگا واجب کا جو تقلید شخصی ہے اور مبتلا ہی تلفیق ہوگا جو مبطل ہے
عمل کی اور نیز لازم آئیگی رفع تکلیف شرعی اور آزادی مکلف کی اور
عدم فراغ ذمہ بوجہ عدم تحقق عمل مطلوب کی اور نیز در صورت مساوات
جملہ مجتہدین کی انکی نظر و اعتقاد مین اختیار بعض سے لزوم ترجیح بلا مرجح
اور در صورت افضلیت بعض مثلاً امام اعظم صاحب کے اختیار قول شافعی
وغیرہ سے خائن ہونا انکا اللہ اور اللہ کے رسول کے نزدیک متعین
نیا رنگ نیا ڈھنگ شخص مذکور باوجود حنفی ہونیکے جب حدیث پر عمل
کریگا مثلاً آمین بالجہر کہیگا یا رفع یدین کریگا یا سینہ پر ہاتھ باندھیگا
یا فاتحہ خلف امام پڑھیگا ان سب صورتون مین باوجود ارتکاب حرام کے
بوجہ ترک تقلید شخصی واجب کے مرتکب حرمت یا کراہت تحریمی کا ہو گیا
بعض مسائل مذکورہ مین موافق مذہب امام اعظم صاحب کے یا مذہب امام کو
چھوڑا اور انکی تقلید سے منہ موڑ جب قول امام شافعی وغیرہ پر عمل کیا
تو یہہ اعتقاد امام شافعی یا امام مالک رح پر ایسا ہے جیسا کہ رافضیون کا
اعتقاد امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ باوجود انکار اور
بغض کے اصحاب ثلثہ سے رضوان اللہ علیہم اجمعین شیعہ نے بسبب کم
فہمی کے یہہ نہ سمجھا کہ حضرت امیر المؤمنین نے غایت تعظیم و توقیر خلفاء
ثلثہ کی فرمائی ہے یہانتک کہ انکو لائق اقتدا جانکر انکے ہاتھ پر بیعت کی
ہے پس جب خلفای راشدین ثلثہ کو تمنی مطعون کیا اور ان سے
بغض و کینہ رکھا اور انکی حقیقت اور کمال کے معتقد اور مقر نہوئے تو
اس صورت مین دعوی اتباع حضرت امیر کا محض کذب ہوگا اسواسطے

ف دوسرے کی تقلید ہے
عمل بالحدیث نہیں

کہ طریق حضرت امیر کے تم جب مخالف ہوئے کہ وہ تعظیم و توقیر خلفای
ثلثہ کی ہے تو تم امیر کے تابع اور معتقد کہاں رہے بلکہ یہہ انکار و بغض
خلفای ثلثہ سے فی الحقیقت انکار و بغض ہے در پردہ حضرت امیر سے
تم سمجھو یا نہ سمجھو اسواسطے کہ اس مخالفت کو تمنے جب اپنا دین اور طاعت
قرار دیا اور حضرت امیر نے خلفای ثلثہ کی تعظیم و توقیر کو دین اور طاعت
جانا تھا تو اس تقدیر تم کیسے معتقد ہوئے گو اپنے منہ سے کچھ
کہا کرو اسی طرح غیر مقلدین اور منکرین وجوب تقلید شخصی جب امام صاحب
کے منکر ہوئے اور انکے اور انکے مذہب کی برائی کی اور اُنپر عیب
لگایا اور امام شافعی رح کے معتقد ہوئے تو یہہ اعتقاد اور دعوی اتباع
امام شافعی وغیرہ سراسر جھوٹ ہے اسواسطے کہ اگر امام شافعی کو لائق
اتباع اور اعتقاد اور بزرگ جانتے تو انکے طریق کی مخالفت کیون کرتے
تعظیم و توقیر امام کے باب مین جو مسلک ہی اور معتقد امام شافعی رحمۃ اللہ
علیہ کا بلکہ یہہ انکار و تعییب و تشنیع امام ابو حنیفہ کی فی الواقع انکار
اور تعییب و تشنیع ہے امام شافعی کی اور سب ائمہ اہل سنت کی
بلکہ انکار و تعییب ہے صاحب شریعت کے کما لایخفی علی من لہ ادنی فہم
بعد ما احاط ماذکرنا فیما مضی اسلئے کہ یہہ چارون امام گویا ارکان ہین فرقہ
ناجیہ اہل سنت و جماعت کے اور جب کسی شی کے ارکان مین سے
ایک رکن فوت ہو جاوے تو اُس شی کے فوت کا حکم دیا جاتا ہے جسطرح
وضو کے چار رکن ہین اعضای ثلثہ کا دھونا اور مسح سر آب اگر ان چار
مین سی ایک جاتا رہیگا تو وضو کے عدم تحقق کا حکم صادق ہوگا اور یہہ
کہنا صحیح کہ وضو نہ پایا گیا ایسا ہی ان ائمہ اربعہ مین سی اگر ایک کا منکر

ہوگا فرقہ اہل سنت سے خارج ہوگا اسواسطے کہ تمام فرقہ اہل سنت
کا یہی طریق ہے کہ ہر ایک کو مانتا ہے اور سب کو ہدایت پر جانتا
ہے اب جو شخص کہ اس طریق اہل سنت و جماعت کے مخالف ہوگا
قولاً و فعلاً و اعتقاداً وہ زمرۂ اہل سنت و جماعت سے بلا شبہ خارج
ہوگا اور فرق اہل ہوا اور اہل بدعت مین داخل اور وعید کلھم
فی النار مین شامل تنقیح و تفصیل توضیح و تکمیل جب شخص مذکور
باوجود حنفی ہونیکے عامل بالحدیث یا عامل بر قول شافعی وغیرہ ہوگا
تو اس صورت مین منتقل ہوگا مذہب امام اعظم سے طرف مذہب ارباب
حدیث یا مذہب امام شافعی کے مثلاً تو اس صورت مین وہ ملحد مرتد
مستحق اشد تعزیر و سزا اور مردود الشہادۃ اور مبتدع ضال و مضل
اور لائق شہر بدر کرنے اور خوف سوء خاتمہ وغیرہا من القبائح کا ہوگا
فتاوی عالمگیری سے سابقاً گذر چکا حنفی ارتحل الی مذہب الشافعی
یعزر رد المحتار مین ہے وان انتقل الیہ لقلۃ مبالاۃ فی الاعتقاد و الجرأۃ
علی الانتقال من مذہب الی مذہب کما یتفق لہ و یمیل طبعہ الیہ الغرض یحصل لہ
فانہ لا یقبل شہادتہ قہستانی مین فتاوی جواہر سے منقول ہے لو نقل
الی مذہب الشافعی رح لم تقبل شہادتہ وان کان عالما فتاوی تاتارخانیہ
مین ہے من ارتحل الی مذہب الشافعی یعزر و حکی ان اباحفص ابن عبد اللہ
ابن ابی حفص الکبیر البخاری ارتحل الی مذہب الشافعی رح لکثرۃ الشفعویۃ
فامر بالتعزیر و النفی عن البلدۃ فتاوی نسفیہ مین ہے سئل عن
شفعوی صار حنفیا ثم اراد ان ینتقل الی مذہب الشافعی ہل لہ ذلک
فقال الثبات علی مذہب ابی حنیفۃ رح خیر قال و ہذہ ارفق مما اجاب الامام

ابو الحسن الماتریدی عن ہذہ المسئلۃ انہ یعزر ہذا البایس المرتد اشد التعزیر
فتاوی حمادیہ میں ہے ان رجلا من اہل الاجتہاد بری من مذہبہ فی مسئلۃ
او فی اکثر باجتہاد لما وضح لہ من دلیل الکتاب والسنۃ او غیرہما من
الحجج لم یکن ملوما ولا مذموما بل کان محمودا ماجورا فاما الذی لم یکن من اہل الاجتہاد
فانتقل من قول الی قول من غیر دلیل لکن لما یرغب من غرض الدنیا وشہوتہا
فہو المذموم الآثم المستوجب للتادیب والتعزیر لارتکابہ المنکر فی الدین
واستخفافہ بدینہ ومذہبہ حتی ان رجلا فی عہد الشیخ ابی حفص الکبیر ترک
مذہبہ وکان یقرء خلف الامام ویرفع یدیہ عند الرکوع ونحو ذلک فاخبر
الشیخ بذلک فغضب الشیخ وعنفہ وامر السلطان حتی امر الحداد بان
یضربہ بالسیاط عند العیارفہ حتی دخل ناس علی الشیخ فشفعوا و
تاب وادخلوا علیہ فعرض علیہ ما یجب عرضہ من باب الدین ثم خلی سبیلہ
انتہے جواہر الفتاوی میں ہے حنفی انتقل الی مذہب الشافعی قال
فخر الدین محمود بن محمد اگر این مرد عامی ہست ساقط القول والشہادۃ
شود واگر اہل علم ہست مبتدع وضال گردد وواجب ہست منع و
زجر وے وحکی ان رجلا من اصحاب ابی حنیفۃ خطب الی رجل من اصحاب
الحدیث ابنتہ فی عہد ابی بکر الجوزجانی فابی الرجل ان یزوجہ الا ان یترک
مذہبہ لمذہب اصحاب الحدیث فیقرء خلف الامام ویرفع یدیہ عند
الانحطاط ونحو ذلک فاجابہ الی ذلک فزوجہ وقال فی مجلس العامۃ
بعد ما سئل عن ہذہ الحادثۃ وبعد ما اطرق راسہ وسکت النکاح
جائز ولکن اخاف علی ہذا الرجل ان یذہب ایمانہ وقت النزع فقیل لہ
ولم ذاک قال لانہ استخف بمذہبہ الذی ہو حق عندہ وترکہ لجیفۃ

منتنیۃ فاخذ مذہبا ہو لیس عندہ بحق افلا اخاف علی ایمانہ لا ستخفافہ
بدینہ و مذہبہ تقریر منطقی واسطے تمرین اذہان اہل معقول و میزان شخص
موصوف اگر مجتہد ہے تو اسکا حکم معلوم ہو چکا کہ مجتہد کو حدیث
پر عمل کرنا جائز ہے موافق اپنے اجتہاد کے مگر ہندوستان
آجکے دن کوئی شخص ایسا نہیں ہے جسکو کسی قسم کے اجتہاد کا
سرمایہ حاصل ہو خصوصاً غیر مقلدین مین کہ اکثر علوم و فنون سے
بے بہرہ ہوتے ہین فضلاً عن شرائط الاجتہاد اور اگر کسیکو
دعوے ہو فقیر راقم الحروف سے گفتگو کرے اور اپنے مجتہد ہونے
پر برہان پیش کرے اور ہمکو سمجھا دے کیونکہ مصرعہ دعوی بلا
دلیل قبول خرد نہین ہے اور امتحان بغیر تو یہہ آپکا غلام قائل نہین ہے
قبلہ کسی شیخ و شاب کا اور اگر مقلد ہے جیسا کہ اخیر سوال کی عبارت
اسی پر دال ہے تو مقلد کے عامل بالحدیث ہونیکے کیا معنی ہین بالذات
یا بالعرض شق ثانی بحث سے خارج ہے اسلئے کہ اِس معنی کر سب
مقلدین ائمہ اربعہ عامل بالحدیث ہین شق اول کی تقدیر پر ہم کہتے
ہین عمل متفرع ہے علم پر عمل بے علم کے محال ہے اب علم بالحدیث کے
معنی یہہ ہونگے کہ جو حکم حدیث کے سمجھا ہے وہ حکم شرعی ہے
اب یہہ سمجھنا حکم شرعی کا حدیث سے دو حال سے خالی نہین یہ
یا تبلع کسی مجتہد کے ہے یا بغیر اتباع شق اول منافی ہے بالذات
کی اسلئے کہ جب علم بالذات بلاواسطہ کسی مجتہد کے نہوا تو یہہ شخص
بالذات عامل بالحدیث کسطرح ہو گا شق ثانی کی تقدیر پر چند
قباحتین لازم آئینگی اجتماع نقیضین ۔ انقلاب ماہیت تحقق مشروط

بلا وجود شرط النقض تعریف اجتہاد و عدم مانعیت تعریف فقہا ہے اور یہہ
سب باطل اور مستلزم محال ہے پس مقلد کا عامل بالحدیث ہونا محال ہے
لان المستلزم للمحال محال و المستلزم للباطل باطل مثلا فقہ کی تعریف ہے
العلم بالاحکام الشرعیہ من الادلۃ التفصیلیۃ اس مین العلم بالاحکام الشرعیۃ
گویا بمنزلہ جنس اور مابہ الاشتراک ہے اور من الادلۃ التفصیلیۃ گویا بمنزلہ
فصل و مابہ الامتیاز اور فصل ممیز للنوع مشارکات جنسیہ سے ہی نوع مین وجودا
اور غیر نوع مین عدما ملحوظ ہوتی ہے دیکھو ناطق انسان کی فصل ہے تو ماہیت
انسان مین وجودا ماخوذ ہے اور غیر انسان مین عدما ملحوظ مثلا یہہ کہتے ہین
کہ انسان ناطق ہے اور غیر انسان غیر ناطق تو استدلال با دلہ اربعہ
مجتہد مین وجودا معتبر اور غیر مجتہد مین عدما معتبر ہوگا پس غیر مجتہد ادلہ
تفصیلیہ سے احکام مستنبط نہین کر سکتا جسطرح مجتہد استنباط احکام
شرعیہ ادلہ تفصیلیہ سے کر سکتا ہے اب اگر اسکا خلاف ہو کہ غیر
مجتہد جو مقلد ہو حکم شرعی کو ادلہ تفصیلیہ مثلا آیات و حدیث سے سمجھے
تو وہ قباحات خمس لازم آئینگے لا محالہ نوع آخر من تقریب الاستدلال
فاقد الاجتہاد یعنی مقلد صرف جسکو کسی نوع کے اجتہاد کا سرمایہ نصیب
نہین جب عامل بالقرآن یا عامل بالحدیث بالذات اسوجہ سے نہین ہو سکتا
کہ عمل قرآن یا حدیث پر موقوف اور یہہ علم حکم شرعی اسکا موقوف علیہ ہے
اور حکم شرعی کا نکالنا اور سمجھنا قرآن و حدیث سے موقوف ہے اوپر معرفت
سلامتی عن المعارض و المناقض اور معرفت ناسخ و منسوخ اور معرفت لغت
و محاورات مفردات و مرکبات وغیرہا من شرائط صحۃ الاستنباط کی تو
اب وہ حال سے خالی نہین علت تکرہ اسکی تسلیم احکام کی مذہب سے

مجتہد عام کا یا مجتہد خاص کا شق اول باطل اور شق ثانی ثابت وہو المطلوب
یعنی غیر مجتہد کے سوائے تقلید شخصی اور اتباع مذہب واحد امام معین کے
چارہ نہین تقریر بطلان شق اول یہہ ہے کہ اس تقدیر پر اجتماع
بین الحلال والحرام اور ارتفاع اُن دونونکا اور توارد علل مستقلہ کا
معلول واحد شخصی پر لازم آئیگا وکل ذلک باطل فالتقلید لا علی التعیین
باطل فوجوب التقلید الشخصی احق ثابت اسواسطے کہ نسبت کلی کی اپنی افراد
کیطرف علی السویہ ہوتی ہے جب مجتہد عام جو کلی ہے اُسکی تسلیم وقبول
کا منشا ہوا اور اختلاف مسائل مذاہب مین واقع ہین بالضرور کہ جو چیز
ایک امام کے نزدیک حلال ہے وہی چیز بعینہ دوسرے امام کے نزدیک
حرام ہے مثلاً اور جبکہ سب مذاہب اُسکے نزدیک باعتبار اُس منشا کے
مساوی اور برابر ہین تو کوئی شے اُسکے نزدیک نہ حلال ہے نہ حرام یا
اسطرح کہو کہ ہر شے اُسکے نزدیک حلال بھی ہے اور حرام بھی ہے فان
مطلق الحیوان مثلاً ناطق ایضاً وغیر ناطق او نقول لیس بناطق ولالا
ناطق فانہ فی مرتبۃ لابشرط شئ وہذہ المرتبۃ محل قابل لاجتماع النقیضین
وارتفاعہما ولا محذور فیہ اب اس شخص کے عندیہ کے موافق ہر ایک
مسئلہ پر جسمین اقوال مجتہدین مختلف ہین ادلہ مختلفہ کہ سب اسکے
نزدیک مسلم ہین وارد ہونگے اگر کوئی کہے ایک وقت مین حلال جانکر
اوسپر عمل کریگا اور مباشر ہوگا اور دوسرے وقت اُسکو حرام جانکر
ترک کریگا اس صورت مین اجتماع نقیضین اور ارتفاع نقیضین اور توارد
علتین کی قباحت لازم نہ آئیگی کیونکہ اجتماع نقیضین کا بطلان بر
تقدیر اتحاد زمانہ مسلم ہے نہ بر تقدیر اختلاف اسیطرح بطلان توارد

لفظ ثبت نسخہ
مطلق حیوان ناطق بھی ہے اور غیر ناطق بھی یا یون کہین کہ ناطق نہین ہے اور غیر ناطق بھی نہین ہے

مرتبہ لابشرط شی مین ہے یعنی یہ مرتبہ قابل ہے اجتماع نقیضین کے اور ارتفاع ان دونون کے اور اسمین کوئی خرابی و برائی نہین

توہم کہینگے اسکے جواب مین کہ جب اُسکو حلال جانکر عمل کیا اور اسکا
مباشر ہوا ہم پوچھتے ہین کہ اُسیوقت عمل اور مباشرت مین یہہ شخص اُس
چیز کی حرمت کا بہی اعتقاد رکھتا ہے یا نہین اگر یہ کہتا ہے تو اجماع
نقیضین فی الاعتقاد لازم آیا اگر نہین یہ کہتا تو خلف لازم آیا اسلیے
کہ منشا اسکا مذہب مجتہد عام تہا نہ خاص ایضاً تقریر آخر بکار نہ تقریر
للمعین وہ مسئلہ واحدہ جسمین آراے مجتہدین مختلف ہین در باب حلت
وحرمت مثلاً اور وہ جملہ آرا اُسکے نزدیک درجۂ تساوی مین ہین اب
اُن مین سے ایک جانب حلت یا مثلاً حرمت کو ترجیح دینے کا منشا اور
علت تامہ کیا اسلیے کہ بغیر ترجیح عمل محال ہے یہان تین احتمال ہین یا تو
ترجیح کا منشا اور باعث کوئی دلیل ہے ادلہ اربعہ سے یا تلہی و تشہی
یعنی خواہش نفسانی یا لحاظ اس امر کا کہ یہہ مذہب خاص ہے کسی مجتہد
خاص کا بر تقدیر احتمال ثالث مدعا حاصل علت تامہ تسلیم اور قبول احکام
شرعیہ کے مذہب مجتہد عام نہین بلکہ خاص ہے وہو التقلید الشخصی بر
تقدیر احتمال ثانی تلعب فی الدین اور آزادی تکالیف شرعیہ سے لازم
وہو باطل لقولہ تعالی و نہی النفس عن الھوی افرایت من اتخذ
الٰھہ ھواہ ومن اضل ممن اتبع ھواہ بغیر ھدی من
ولا تتبع الھوی فیضلک عن سبیل اللہ ایحسب الانسان
ان یترک سدی وغیرہا من الادلۃ النقلیۃ والعقلیۃ بر تقدیر احتمال اول
غیر مجتہد کا مجتہد ہونا لازم تعریف اجتہاد کا غیر مانع ہونا انقلاب ماہیت
وجود مشروط بدون تحقق شرط وغیرہا من المحذورات والمفاسد ایضاً
تقریر منطقی وجوب عمل بالحدیث کا موقوف علیہ علم بالوجوب ہے

اب یہہ علم بالوجوب اسی حدیث سے حاصل ہوا جسپر عمل واجب ہے یا دوسری سے بر تقدیر شق اول دور اور بر تقدیر ثانی تسلسل لازم وکلاہما باطلان والمستلزم للباطل باطل فالعمل بالحدیث لفاقد الاجتہاد باطل تقریر تسلسل ظاہر ہے اور تقریر دور یہہ ہے کہ عمل بالحدیث موقوف ہے علم بالوجوب پر اور علم بالوجوب موقوف ہے عمل بالحدیث پر پس عمل بالحدیث موقوف ہوا عمل بالحدیث پر الحاصل اسیواسطے محققین نے تصریح فرمائی ہے کہ غیر مجتہد اگر بغیر تقلید مجتہد کے کوئی کام کرے اگرچہ صواب ہو اسکی رائے جب بہی وہ خطاوار گنہگار سزاوار ہے جسطرح بے علم کوئی شخص اپنی عقل سے قرآن کے معنی کرے اگرچہ ترجمہ ٹہیک ہو جب بہی محنت برباد گناہ لازم ہے اس حدیث کی شرح مین عن عبد اللہ بن عمرو وابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا حکم الحاکم فاجتہد واصاب فلہ اجران واذا حکم فاجتہد واخطأ فلہ اجر واحد متفق علیہ امام نووی شارح صحیح مسلم لکہتے ہین قال العلماء اجمع المسلمون علی ان ہذا الحدیث فی حاکم عالم اہل للحکم فان اصاب فلہ اجران اجر باجتہادہ واجر باصابتہ وان اخطأ فلہ اجر باجتہادہ وفی الحدیث محذوف تقدیرہ اذا اراد الحاکم فاجتہد قالوا فامن لیس باہل للحکم فلا یحل لہ الحکم فان حکم فلا اجر لہ بل ہو آثم فلا ینفذ حکمہ سواء وافق الحق ام لا لان اصابتہ اتفاقیۃ لیست صادرۃ عن اصل شرعی فہو عاص فی جمیع احکامہ سواء وافق الصواب ام لا وہی مردودۃ کلہا ولا یعذر فی شیء من ذلک وقد جاء فی الحدیث فی السنن القضاۃ ثلثۃ قاض فی الجنۃ واثنان فی النار قاض عرف الحق فقضی بہ فہو فی الجنۃ

وقاض عرف الحق فقضى بخلافه فهو فى النار وقاض قضى على جہل فهو فى النار انتہی

سوال سوم

حدیث شریف مین آیا ہے کہ میری امت تہتر فرقے ہوجائیگی ایک فرقہ جنتی ہوگا باقی سب دوزخی ان چارومین جنتی کونسا ہے اگر چارون جنتی ہین تو حدیث شریف مین تو ذکر ایک ہی فرقے کا ہے اگر چارون مذہب حقیقت مین ایک فرقہ ہین اور وہی جنتی ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ فرقہ ناجیہ کے چارون حصون مین سے تین حصون کو ترک کردینا اور ایک کو اختیار کرنا یہہ حکم کس نے دیا ہے۔

جواب سوال سوم

اس سوال کا جواب موقوف ہے چند مقدمات پر لہذا پہلے مین انکو لکہتا ہون پھر تقریر جواب واضح ہوگی مقدمہ اولی چند چیزومین جو ایک حیثیت سے اتحاد ہو منافی اسبات کی نہین کہ انمین دوسری حیثیت سے اختلاف ہو ہزارون چیزین ایسی ہین کہ وہ ایک اعتبار سے متحد دوسرے اعتبار سے مختلف ہین کسی وصف خاص عرضی یا ذاتی مین اشتراک ہرگز مستلزم اس امر کا نہین ہے کہ جملہ اوصاف یا ذاتیات مین اشتراک ہو مثلاً انسان و فرس متنفس اور ماشے ہونیمین شریک ہین اس سے یہہ لازم نہین آتا کہ ضحک و قوائم اربعہ مین بھی شریک ہون یا انسان و فرس جوہر جسم نامی حساس متحرک بالارادہ یعنی حیوانیت مین متحد ہین اس سے یہہ لازم نہین کہ فصول مین بھی انکے اتحاد ہو بلکہ فصول مین اختلاف ضروری اور واجب ہے ورنہ انواع مختلف نہونگے مقدمہ ثانیہ کلی و جزئی اور کل و جز کا تفرقہ ایسا ہے جسکو ابجد خوانان معقول بھی جانتے ہین

انتفاء جزء مستلزم انتفاء کل ہے اور انتفاء جزئی مستلزم انتفاء کلی
نہین کل مین سے ایک جزء اگر جاتا ہے گا کل بماہو کل جاتا رہے گا اور
اگر کلی کی جزئیات مین سے ہزار جزئی منتفی ہوجاوے تو کلی بما ہو
کلی بدستور باقی رہیگی مثلاً جوہر جسم نامی حساس متحرک بالارادہ حیوان
کے اجزا ہین اور حیوان کل ہے ان چار جزء مین سے ایک ہی جاتا رہا
تو حیوان نرہیگا اور زید عمر بکر انسان کی جزئیات ہین اگر ہزار جزئی انسان
کا معدوم ہوجاوے تو حقیقت انسان جو کلی ہے اسمین کچھ نقصان نہین
مقدمۂ ثالثہ ہندوستان بجز عام اردو زبان مین حصہ کے معنی ایک
جزء کے ہین جملہ اجزا سے تمائل کے سوال مین جو لفظ حصہ واقع ہے اُسکی
مراد اُس سے یہی معنی ہین نہ اور مانند اصطلاح اہل معقول غیرہم کے کہ
اُنکے نزدیک حصہ نام کلی مقید بقید عرضی کا ہے جسمین تقیید داخل قید
خارج ہو اور مثل اسکے مقدمہ رابعہ کتب عقائد وغیرہا مین یہہ بحث
بہت تفصیل و تطویل کے ساتھ محرر ہے کہ فرقۂ ناجیہ اہل سنت
وجماعت ہین چنانچہ سابق مین تفسیر مظہری و طحطاوی سے یہہ مضمون
گذر چکا ہے کہ فرقۂ ناجیہ جو مسمی باہل سنت وجماعت ہین یہی چار
مذہب حنفی مالکی شافعی حنبلی ہین اور ما سوا انکی مخالفت بطلان پر اجماع
ہوچکا ہے حضرت غوث الاعظم قطب عالم رضی اللہ عنہ غنیۃ الطالبین
مین تحریر فرماتے ہین قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لتسلکن
سنن من قبلکم حذو النعل بالنعل الا ان بنی اسرائیل افترقت علی موسیٰ
باحدی وسبعین فرقۃ کلہا ضالۃ الا فرقۃ واحدۃ الاسلام وجماعتہم
ثم انہا افترقت علی عیسیٰ ابن مریم باثنین وسبعین فرقۃ کلہا ضالۃ

الا فرقة واحدة الاسلام وجماعتهم و عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بنی اسرائیل افترقوا علی احدی وسبعین فرقة کلہا فی النار الا واحدة وستفترق امتی ثلثة وسبعین فرقة کلہا فی النار الا واحدة قالوا وما تلک الواحدة قال صلی اللہ علیہ وسلم من کان علی مثل ما انا علیہ واصحابی وہذا الافتراق الذی ذکرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن فی زمانہ ولا فی زمان ابی بکر وعمر وعثمان وعلی رضوا انما کان ذلک بعد تقادم السنین والاعوام الی قولہ رضی اللہ عنہ وہم الفرقة الناجیة حفظ اللہ الذین ہم اور ایک جگہ اسی کتاب میں اس فصل کے بعد دوسری فصل میں فرماتے ہیں واما الفرقة الناجیة فہی اہل السنة والجماعة اور اس بحث کے اخیر میں بعد ذکر مقالات فرقۂ ضالہ کے لکھتے ہیں اعاذنا اللہ وایاکم من شر ہذہ المذاہب والہمنا واماتنا علی الاسلام والسنة فی الفرقة الناجیة برحمتہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ مکتوبات شریف میں فرماتے ہیں ہر فرقہ از ہفتاد وسہ گروہ مدعی اتباع شریعت است وجازم نجات خود کل حزب بما لدیہم فرحون - اما دلیل کہ پیغمبر صادق علیہ من الصلوة افضلہا ومن التسلیمات اکملہا بر تمیز فرقہ واحدہ ناجیہ از ان فرق متعددہ فرمودہ است آنست الذین ہم علی ما انا علیہ واصحابی وشک نیست فرقہ کہ ملتزم اتباع اصحاب آن سرور اند علیہ وعلیہم الصلوة والتسلیمات اہل سنت وجماعت اند شکر اللہ تعالی سعیہم فہم الفرقة الناجیة انتہی عقود الجواہر المنیفہ میں ہے والناس الآن مطبقون علی ان اصحاب السنة والجماعة ہم اہل المذاہب الاربعة مثل ابی حنیفة

ومالک والشافعی واحمد ومذہب ابی حنیفہ باق الی یوم القیامۃ وکلما ادام
ازداد نوراً وبرکۃ انتہی پہر یہہ فرقہ ناجیہ اہل سنت وجماعت جنمین یہہ چار
مذہب ہین ماتریدیہ اور اشاعرہ ہین اور یہہ دونون اصول اعتقادیات
مین متحد ہین پس یہہ چارون مذہب باعتبار اصول کے ایک ہین اور فروع
مسائل مین مختلف جیسا کہ سابقاً ہم نقل کر چکے ہین ان اہل السنۃ والجماعۃ
قد افترق علی اربعۃ مذاہب ولم یبق فی فروع المسائل سوی ہذہ الاربعۃ فقد
انعقد الاجماع علی بطلان قول یخالف کلہم اور مختلف بلاد مین شہرت انکی
باعتبار کثرت کے ہی مثلاً خراسان اور عراق اور شام وغیرہ مین اہل سنت
اشاعرہ کے نام سے مشہور ہین خواہ حنفی ہون یا شافعی یا غیر اور ماوراء
النہر وغیرہ مین ماتریدیہ کے نام سے کما فی حواشی شرح العقائد الجلالیۃ
ان المشہور فی دیار الخراسان والعراق والشام واکثر الاقطار ان اہل السنۃ
والجماعۃ ہم الاشاعرۃ وفی دیار ماوراء النہر ان اہل السنۃ والجماعۃ ہم الماتریدیۃ
اصحاب ابی منصور الماتریدی اور حاشیہ شرح عقائد جلالی مین مولانا
نظام الدین صاحب قاضی عضد اور محقق دوانی کے اس قول پر الفرقۃ
الناجیۃ ہم الاشاعرۃ تحریر فرماتے ہین لا اختلاف بین الماتریدیۃ
والاشاعرۃ فی اصول الاعتقادیات فنجاۃ احدہما توجب نجاۃ الاخری
یعنی اشاعرہ اور ماتریدیہ اصول مین ایک ہین اور یہہ دونون اہل سنت
وجماعت ہین پس یہہ دونون ناجی ہین تطہیر الجنان مین علامہ ابن حجر
لکہتے ہین المراد باہل السنۃ حیث اطلقوا اتباع ابی الحسن الاشعری وابی
منصور الماتریدی لان ہولاء ہم الذین علی ما کان علیہ صلی اللہ علیہ وسلم
واصحابہ وتابعوہم فمن بعدہم مع انہم السواد الاعظم اذ لا یعد فرقۃ من الفرق

غیرہم واشتہر واشہر تہم والاکثر واکثر تہم انتہی اور علامہ طحاوی لکہتے ہین
وہذہ الطائفۃ الناجیۃ قد اجتمعت الیوم فی المذاہب الاربعۃ ہم الحنفیون
والمالکیون والشافعیون والحنبلیون ومن کان خارجا من ہذہ المذاہب الاربعۃ
فہو من اہل البدعۃ والنار انتہی اس تحقیق سے واضح ہوا کہ فرقہ ناجیہ اہل سنت
وجماعت جو اشعری اور ماتریدی ہین یہی چار حنفی مالکی شافعی حنبلی ہین
اور یہہ سب اصول اعتقادیات مین متحد اور فروع مسائل مین مختلف ہین
اور یہہ چارون حق پر اور علی ہدی من ربہم ہین اور حق ان سے متجاوز نہین ہے
کما ہو مبین فی موضعہ اور جو انکے مخالف ہے مردود ہے بالاجماع
یہہ سب مقدمات بروقت مطالعہ جواب ملحوظ و محفوظ رکہنا چاہیے
تقریر جواب یہہ کہنا سائل کا کہ اگر چارون جنتی ہین تو حدیث شریف
مین فرقہ ایک ہی فرقہ کا ہی مبنی ہے اوپر غلط فہمی اختلاف ان چار کے
اصول مین حالانکہ اصول مین یہہ چارون ایک ہین اور فروع مین چار
پس چارون کا جنتی ہونا ایک ہی کا جنتی ہونا ہوا تہہ مین سے نہ چار
کا تاکہ حدیث سے مخالفت لازم آوے اور کہین کہ حدیث مین ایک کے
جنتی کی خبر ہے اور تم چارون کو جنتی کہتے ہو وہذا الحکم ثابت و مبرہن
بحکم المقدمۃ الرابعۃ اور اسمین کوئی منافاۃ نہین کہ اہل سنت وجماعت
فرقہ ناجیہ ایک اور متحد ہون باعتبار اصول کے اور متعدد و مختلف ہون باعتبار
فروع کے اسلیئے کہ چار کا ایک ہونا جب ممتنع ہے کہ ایک حیثیت اور
ایک اعتبار سے ہو اور اگر حیثیات واعتبارات متغائر ہون تو ایک کا
چار اور چار کا ایک ہونا کچہہ متناقض نہین اذ لا یستلزم احدہما الآخر
لانیا فیہ وہذا بحکم المقدمۃ الاولی دیکہو یہی چار باعتبار نسبت کے طرف

ائمہ مذہب الیہم کے چار ہین حنفی شافعی مالکی حنبلی آور باعتبار انتساب
کے طرف امام ابوالحسن اشعری اور امام ابو المنصور ماتریدی کے دو ہین
اشاعرہ اور ماتریدیہ اور اس وقت کے چار ہونے مین اور چار کے دو
ہونے مین کچھہ قباحت نہین اسیطرح ان چار کے ایک ہونے مین
اور اس ایک کے چار ہونے مین باعتبار مذکور کوئی حرج نہین ایسا
ہی شیعہ مین سے غلاۃ کے چوبیس فرقے ہین اور صالحیہ کے
اڑتالیس آور موافق تحقیق شارح مواقف کے شیعہ کے
اٹھارہ فرقے ہین اور اصل تین غلاۃ زیدیہ امامیہ اور بنابر تفحص اور تحقیق
کے بہتر اور یہہ بہتر ایک ہین اور ایک بہتر اسمین کوئی منافاۃ نہین
اور جب ان بہتر کو اور فرق ضالہ کے فروعی فرقون قدریہ جبریہ مشبہ
معتزلہ مجسمہ وغیرہم کے ساتھہ لین تو سیکڑون ہزارون نکلین گے اس سے
یہہ نہین کہہ سکتی کہ حدیث مین صرف بہتر کے ناری ہونیکی خبر دی ہے
اور یہان ہزارون فرقے ناری ہوگئے اسلئے کہ ان فرقون کا باعتبار
شاخ در شاخ کے ہزارون بلکہ لاکھون ہونا ان کے بہتر ہونے کی
منافی نہین باعتبار اصل کے تو یون ہے اسکو سمجھہ لینا چاہیے کہ تہتر مین
ایک ہی ناجی ہے اور اس ایک کا چار ہونا کسی حیثیت سے منافی ایک
ہونیکی تہتر مین سے نہین ہے اور یہہ کہنا سائل کا کہ اگر چارون ایک ہی
اور وہی حنفی تو پہر کیا وجہ ہے کہ فرقہ ناجیہ کے چارون حصو نمین سے
تین حصون کو ترک کر دینا اور ایک حصہ کو اختیار کرنا نیز ناشی ہے غلط
فہمی سے یعنی سائل نے یہہ سمجھا کہ فرقہ ناجیہ اہل سنت کے چار جز
ہین یہہ مذاہب اربعہ اور چار جز مین سے جب ایک جز کو اختیار کیا

اور تین جز کو چھوڑ دیا تو جنتی ہونے کا اعلی حصہ متروک ہوگیا اور ادنی حصہ ماخوذ اسکا کیا وجہ جالائکہ فرقہ ناجیہ ایک حقیقت کلیہ کا نام ہے اور مذاہب اربعہ اُسکی جزئیات اور مصادیق ہین نہ یہہ کہ فرقہ ناجیہ کل اور مذاہب اربعہ اُسکی اجزا ہین تاکہ اعلی اور ادنی کا پایہ دیکھا جاوے پس اہل سنت در جنتی ہوتین چارون مساوی ہین اور ہر ایک کو استقلال مصداق بننے مین جسطرح صدق کلیات کا اپنی اپنی جزئیات پر برابر ہوتا ہے اور یہہ حقیقت کلیہ مشکک نہین ہے کہ بعض فرد پر صدق مین اولویت اور اشدیت ہو مثلاً اور بعض پر اسکا خلاف بلکہ اہل حق کے نزدیک یہہ کلی متواطی ہے کہ صدق اسکا تمام افراد پر مساوی ہے من غیر تفاوت اصلاً شاید منشاء اس اشتباہ کا سائل کو یہہ امر ہوا کہ ایک یعنی اہل سنت تہتر کا جز ہے اور اہل سنت کے چار فرقے ہین تو اہل سنت کے چار جز ہوے جسطرح ایک تہتر کا جز ہوا اسیطرح یہہ چار اس ایک کی اجزا ہونگے یہہ نہ سمجھا کہ بیشک ایک تہتر کا جز ہے کہ تہتر اسماء عدد سے ہے اور اسماء عدد مین آحاد جز ہین اور ہر مرتبہ عدد کا کل لیکن یہہ چار ایک کے اجزا نہین ہین بلکہ ایک کلی ہے اور چار اُسکے مصداق اور جزئیات و ہذا ثبت جلی بحکم المقدمۃ الثانیۃ والثالثۃ اور یہہ جو کہا (یہہ حکم کسنے دیا ہے) یعنی تین کو چھوڑنا اور ایک کو اختیار کرنا اسکا جواب تفصیلی جواب سوال اول وثانی مین گذر چکا کہ تقلید شخصی یعنی ایک امام کی تقلید کا وجوب بحکم اتفاق فقہاء مذاہب اربعہ اور اجماع ہے اور اجماع بحکم خدا و رسول ہے پس حکم وجوب تقلید شخصی کا بحکم خدا و رسول ہے

پس ایک امام کے مذہب کو اختیار کرنا ہر جا و شہرین اور تین کو چھوڑنا موافق حکم خدا اور حکم رسول ہے صلی اللہ تعالی علیہ افضل صلوته وعدد معلوماته واقدر حلمه وجماله وکمالاته

سوال چہارم

امام اعظم صاحب کی تصنیف کون کونسی کتابین ہین امام اعظم صاحب کا فرانا افضل ہے یا اُنکے شاگردونکا اگر امام صاحب کے خلاف اونکے شاگرد کا قول ہو تو کسپر عمل کرنا چاہیے اور جناب محی الدین بڑے پیر شاہ عبدالقادر جیلانی صاحب نے اپنی کتاب غنیۃ الطالبین مین تحریر کیا ہے کہ فرقہ حنفیہ گمراہ فرقے مرجیون مین سے ہے یہہ لکھنا اُنکا صحیح ہے یا نہیں

جواب سوال چہارم

چونکہ یہہ سوال مشتمل ہے اوپر چار سوالون کے لہذا ہر سوال کا جواب علیحدہ علیحدہ بعنوان جواب استفسار اول وثانی رقم کرتا ہون جواب استفسار اول مشاہیر تصانیف امام صاحب سے فقہ اکبر اور وصیت نامہ ہے جسکی شرحین متعدد علمائے محققین نے لکھی ہین منجملہ اُنکے ملا علی قاری نکی ہین رحمۃ اللہ علیہ اور مسند امام اعظم صاحب جو خاص بروایت امام الائمہ رضی عنہم محرر ہین وہ بہت کثیر ہین ہرچند کہ وہ مسانید آپ کے صاحبزادہ حماد اور تلامذہ مخصوصین ممتاز ین مشہورین مانند امام ابو یوسف اور امام محمد اور حسن بن زیاد وغیرہم کے بلا واسطہ امام صاحب سے روایت کی ساتھہ جمع کی گئی ہین مگر منسوب امام صاحب ہی کیطرف ہین اور یہہ نسبت بلا شبہ صحیح ہے جسطرح مسند امام شافعی اور موطا امام مالک وغیرہ من الائمہ کہ وہ

بھی اُنکے شاگردون نے ہی جمع کی ہین با این ہمہ اُنھین ائمہ کیطرف بلا واسطہ منسوب ہین اور اُنھین کی تصانیف مین سے شمار کی جاتی ہین امام عارف شعرانی میزان مین تحریر فرماتے ہین وقد منّ الله تعالی علی بمطالعة مسانید الامام ابی حنیفة الثلثة من نسخة صحیحة علیہا خطوط الحفاظ آخرہم الحافظ الدمیاطی فرأیتہ لا یروی حدیثا الا عن خیار التابعین العدول الثقات الذین ہم من خیر القرون بشہادة رسول الله صلی الله علیہ وسلم فکل الرواة الذین بینہ وبین رسول الله صلی الله علیہ وسلم عدول ثقات علام اخیار انتہی ملخصا عقود الجواہر المنیفہ کے خطبہ مین چودہ مسندین خلاصل بروایات امام باین تفصیل مرقوم ہین مسند حماد بن امام صاحب مسند امام ابو یوسف مسند امام محمد مسند امام حسن بن زیاد مسند امام ابو محمد عبد الله الحارثی البخاری مسند ابو القاسم عدل مسند ابو نعیم اصبہانی مسند جرجانی مسند عمر اشنانی مسند ابو الحسین مظفر مسند احمد کلاعی مسند ابو القاسم سعدی مسند ابو بکر مقری مسند حسین خسرو اما بعد فہذا کتاب نفیس اذکر فیہ احادیث الاحکام التی رواہا امامنا الاعظم المشار الیہ روح الله روحہ واعاد الینا سرہ وفتوحہ مما وافقہ الائمة الستة البخاری ومسلم وابو داؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ فی کتبہم المشہورة وسننہم الماثورة معتمدا فیما اخرجتہ علی مسانید الامام الاربعة عشر المنسوبة الیہ من تخاریج الائمة فمنہا ما لاصحابہ الاربعة حماد ابنہ وابی یوسف ومحمد ویعرف بالآثار والحسن بن زیاد اللولوی روایتہم عنہ بلا واسطة وللائمة من بعدہم ابی محمد عبد الله بن محمد بن یعقوب بن الحارث الحارثی البخاری المعروف بالاستاد تلمیذ ابی حفص الصغیر

سو اللہ تعالی نے میرے اوپر احسان کیا ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمہ کے تینوں مسندین دیکھنے کے ساتھ صحیح نسخہ کے اُس پر خطوط حفاظ حدیث موجود ہین سبکے آخر مین حافظ حدیث دمیاطی ہین پس مین نے دیکھا امام اعظم صاحب نہین روایت کرتے ہین کسی حدیث کو مگر ثقات سے جو اخیار ہین تابعین سے جو گواہی دی ہے بہتر زمانون مین ہین پس راوی جو انکے اور حضرت صلعم کے درمیان ہین ... عادل ثقہ علماء اخیار ہین

وابی القاسم طلحة بن محمد بن جعفر العدل وابی نعیم احمد بن عبد اللہ الاصبہانی
صاحب حلیہ وابی احمد عبد اللہ بن عدی الجرجانی وعمر بن الحسن الاشنانی
وابی الحسین محمد بن المظفر وہولاء ستة حفاظ وابی بکر احمد بن محمد بن خالد الکلاعی
الکلاعی ومحمد بن عبد الباقی الانصاری وابی القاسم عبد اللہ بن محمد بن خسرو
خیرات الحسان میں علامہ ابن حجر فرماتے ہیں کہ حفاظ حدیث نے
خاص امام صاحب کی روایت سے بہت سی مسندیں لکھی ہیں جنمیں سے
کثیر ہمکو پہونچ گئی ہیں وقد خرج الحفاظ من احادیثہ مسانید کثیرة اتصل بنا
کثیر منہا کما ہو مذکور فی مسندات مشائخنا انتہے جواب استفسار
ثانی امام اعظم صاحب کا فرمانا افضل ہے مگر جب نسبت روایت
امام صاحب میں اسکی وجہ سے شبہ ہو یا امام صاحب کے قول کی دلیل سے
اقوی دلیل کی تصریح مرجحین مذہب امام نے کردی ہے اس صورت میں اتباع
کیواسطے راجح افضل ہوگا ورنہ اس ترتیب سے عمل کریگا امام صاحب سے
اگر روایت نہیں ہے تو امام ابو یوسف کے قول پر فتوی ہے نہیں تو
امام محمد کے قول پر نہیں تو امام زفر کے قول پر نہیں تو حسن ابن زیاد کے
قول پر اور بعض ابواب فقہ میں فتوی کیلئے اکثر مسائل میں ان ائمہ میں سے
خاص خاص ممتاز ہیں جیسے عبادات میں امام صاحب اور مسائل ذوی
الارحام میں امام محمد اور مسائل قضا میں امام ابو یوسف رحمہم اللہ تعالی
جیسا کہ رسم المفتی میں ہمارے فقہا کثرہم اللہ تعالی نے اسکی تنقیح و توضیح
فرمائی ہے قال فی الدر المختار ان ما اتفق علیہ اصحابنا فی الروایات الظاہرة
یفتی بہ قطعاً واختلف فیما اختلفوا فیہ والاصح کما فی السراجیة وغیرہا انہ
یفتی بقول الامام علی الاطلاق ثم بقول الثانی ثم بقول الثالث ثم بقول زفر

والحسن بن زیاد وصحیح فی الحاوی القدسی قوۃ المدرک رد المحتار میں ہے
قولہ بقول الامام، قال عبد اللہ بن المبارک لانہ رای الصحابۃ وزاحم التابعین
فی الفتوی فقولہ اسد واقوی قولہ ثم بقول الثانی) ای ثم اذا لم یوجد
للامام روایۃ یوخذ بقول الثانی وہو ابو یوسف فان لم یوجد لہ روایۃ ایضا
فیوخذ بقول الثالث وہو محمد الخ قولہ وصحیح فی الحاوی القدسی قوۃ
المدرک) والاول اصح اذا لم یکن المفتی مجتہدا فہو صریح فی ان المجتہد یعنی
من کان اہلا للنظر فی الدلیل یتبع من الاقوال ما کان اقوی دلیلا والا
اتبع الترتیب ومن ہذا تراہم قد یرجحون قول بعض صحابہ علی قولہ کما رجحوا
قول زفر وحدہ فی سبع عشر مسئلۃ فنتبع ما رجحوہ لانہم اہل النظر فی الدلیل
ایضا فیہ قد جعل العلماء الفتوی علی قول الامام الاعظم فی العبادات
مطلقا وہو الواقع بالاستقراء وقد صرحوا بان الفتوی علی قول محمد فی
جمیع مسائل ذوی الارحام وفی قضاء الاشباہ والنظائر الفتوی
علی قول ابی یوسف فیما یتعلق بالقضاء انتہی بقدر الضرورۃ جسکو
زیادہ تفصیل اسمیں منظور ہو پوری بحث رسم المفتی کو مطالعہ کرے جواب
استفسار ثالث جواب استفسار ثانی سے واضح ہے اور یہہ
بہی ظاہر ہوا کہ مقلد کو مخالفت ترتیب کو رجا ئز نہیں اور جب انکی مخالفت
جائز نہیں ہوئی تو تقلید شخصی بالضرور ان کے مقلد پر واجب ہوئی اور
یہہ تقلید ان اصحاب امام کی بہی تقلید شخصی ہے امام صاحب کی بر تقدیر
عدم ثبوت روایت امام سے تو ظاہر ہے اور بر تقدیر ثبوت روایت اور
ترجیح قول صاحبین وغیرہ کے بہی یہہ تقلید بعینہ تقلید ہے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ
اسواسطے کہ خود اپنی طرف سے انکا کوئی قول نہیں ہے بلکہ اقوال امام

قوی و معتبر ہے ورنہ تابعداری کرے ترتیب کی اور اسیوجہ سے دیکھتا ہے تو علما کو کبھی ترجیح دیتے ہیں بعض قول شاگرد

سے اُسکو اختیار کیا ہے بجہت اجازت دینے امام کے اُنکو اس اختیار کیلئے جیسا کہ فتاوی ولوالجیہ میں ہے قال ابو یوسف ما قلت قولا خالفت فیہ ابا حنیفۃ الا قولا قد کان قالہ وروی عن زفر انہ قال ما خالفت ابا حنیفۃ فی شئ الا قد قالہ ثم رجع عنہ فہذا اشارۃ الی انہم ما سلکوا طریق الخلاف بل قالوا ما قالوا عن اجتہاد ورای اتباعا لما قالہ استاذہم ابو حنیفۃ اور حاوی قدسی میں ہے واذا اخذ بقول واحد منہم یعلم قطعا انہ یکون بہ آخذ بقول الامام ابی حنیفۃ فانہ روی عن جمیع اصحابہ من الکبار کابی یوسف ومحمد وزفر والحسن بن زیاد انہم قالوا ما قلنا فی مسئلۃ قولا الا وہو روایتنا عن ابی حنیفۃ رح واقسموا علیہ ایمانا غلاظا فاذن لم یتحقق فی الفقہ جواب ولا مذہب الا لہ انتہی اس تحقیق سے غیر مقلدین کے اس اعتراض کا ستیاناس ہوگیا کہ جب امام اعظم صاحب اور امام ابو یوسف رح اور امام محمد رح وغیرہم کے قول کے موافق عمل کیا اور فتوی دیا تو اتباع ایک امام کا کہاں ہوا اور تقلید شخصی کہاں رہی پھر ہمکو امام شافعی وغیرہ کے قول پر عمل کرنیکو کیوں منع کرتے ہو اور غالبا سائل کا ما فی الضمیر اس استفسار سے یہی قدح ہو تو کچھ عجب نہیں فللہ الحمد علی التوفیق واللہ سبحانہ اعلم جواب استفسار رابع حضرت سلطان علماء العلمین امام الائمۃ المجتہدین قبلۃ المخرجین کعبۃ المستنبطین رئیس المحدثین راس المنیبین سند المحققین سید المدققین الامام الاعظم والہمام الافخم سیدنا النعمان بن ثابت الکوفی المقدم المکنی بابی حنیفۃ المکرم رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ کو یا آپکے مقلدین اصولا وفروعا کو فرقہ ضالہ ناجیہ مرجیہ سے کہنا کسیطرح صحیح نہیں اور اسپر

ہزارون براہین قاطعہ اور دلایل ساطعہ قائم ہین جنکی ملاحظہ کے بعد ادنی سے ادنی
علم والا بھی یہہ قول نہین کرسکتا اور جو شخص حضرت امام کیطرف یا آپکے
مقلدین کیطرف علی الاطلاق یہہ نسبت کرے وہ قطعاً جاہل معاند بد دین
گمراہ اور گمراہ کرنیوالا اور خارق اجماع اور منکر آیات و حدیث صحیحہ اور منکر
ہے تمام ائمۂ اعلام اور جملہ مقتدایان اسلام سلف سے خلف تک کا
اور وہ عبارت کہ جو کتاب مستطاب غنیۃ الطالبین منسوب بجناب
اقدس حضرت قطب اقطاب عالم رہنمای جن و آدم محبوب سبحانی
غوث صمدانی عارف کامل ربانی وسیلۃ الطالبین حق جا و دانی حضرت
شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ السامی مین واقع ہے اُسکے جوابات
واضحہ اور اجوبۂ لائحہ بہت سے علمای محققین نے دیے ہین اور فقیر راقم
الحروف کو اسوقت تمین سے اکثر مستحضر ہین اور سوائے اُن جوابو
کے اور بھی کثیر خیال مین ہین مگر بوجہ شدت علالت استقصا نہین کر
سکتا اور نیز بوجہ خوف ملال ناظرین سوائے چند جوابات کے سب
کو حیز تحریر مین نہین لا سکتا و خیر الکلام ما قل و دل پہلا جواب
کتاب مذکور حضرت موصوف قدس سرہ کی تصنیف نہین ہے
پس حضرت قطب ربانی رضی اللہ عنہ اس تہمت اور قدح سے بالکل
بری ہین اور سند اسکی حضرت شیخ محدث دہلوی کی تصریح ہے جو
ترجمہ فارسیہ غنیہ کے خطبہ مین لکھتے ہین ہرگز ثابت نشدہ کہ این از
تصنیف آنجناب است اگرچہ انتساب آن بآنحضرت شہرت دارد و نظر
برین کہ شاید دران حرف از آنجناب بود ترجمہ کردم چنانچہ علامہ میر
حسن میبذی در دیباچہ دیوان کہ نزد عوام منسوب بحضرت امیر المومنین

علی است برہمین اسلوب معذرت کردہ انتہی دوسرا جواب بر تقدیر
تسلیم ہونے اس کتاب کے حضرت کی تصانیف مبارکہ سے یہہ عبارت
حضرت کی نہین ہے بلکہ کسی ملحد کی الحاقی عبارت ہے کہ اس نے بخیال
فاسد گمان بدگمانی حضرات قدس اسرارہم کی نظر عوام اور جہال مین یہہ عبارت
لکھدی ہے تاکہ لوگ امام اعظم صاحب اور انکی اتباع کیطرف سے بدظن ہون
اور اس اندہی مبتدع ضال ملحد کو یہہ نہ سوجہا کہ آفتاب پر جو تہوکتا ہے
اسیکے منہ پر آتا ہے اور اس جواب کو بہت سے علمانے اختیار کیا ہے
چنانچہ فاضل عبد الحکیم سیالکوٹی ترجمہ فارسی غنیہ مین تحت اس عبارت
غنیہ کے واما المرجئۃ ففرقہا اثنا عشر فرقۃ الجہمیۃ والصالحیۃ والشمریۃ والیونسیۃ
والیونانیۃ والنجاریۃ والغیلانیۃ والشبیبیۃ والحنفیۃ والمعاذیۃ والمریسیۃ
والکرامیۃ الی ما فی التفصیل واما الحنفیۃ فہم بعض اصحاب ابی حنیفۃ النعمان بن
ثابت زعموا ان الایمان ہو المعرفۃ والاقرار باللہ ورسولہ وبما جاء من عندہ
جملۃ علی ما ذکرہ البرہوتی فی کتاب الشجرۃ لکہتے ہین بدانکہ ذکر حنفیہ در فرق مرجیہ
وگفتن کہ ایمان نزد ایشان معرفت ست واقرار خلاف مذہب این طائفہ
است کہ در کتب مقرر ست وشاید این را بعضی مبتدعیان این فرقہ
داخل کردہ اند در کلام شیخ قدس سرہ انتہی اور اسیطرح ملا علی قاری
نے کتاب نزہۃ الخاطر فی ترجمۃ الشیخ عبد القادر مین لکہا ہے ثم
اعلم ان کتاب الغنیۃ مغنیۃ للسالک المرید والطالب المرید فانہ جامع
لقواعد العقائد وقواعد الطاعات من العبادات والاخلاق الحسنۃ

التی علیہا مدار المبرات واحوال القیامۃ ومافیہا من اہوال الندامۃ
مشحونا بالآیات والاخبار وروایات الآثار وحکایات الاولیاء من الاسرار
والانوار مایتجلی بہ خواطر الابرار الا انہ قد وقع فیہ ما یناقض کلامہ وینافیہ
حیث ذکر الحنفیۃ من طوائف المرجیۃ المعدودۃ من المبتدعۃ الردیۃ وعلو
الامام الاعظم والہمام الاقدم معروف ومشہور وعلی طبق قواعد اہل السنۃ
مسطور وحسن الظن بہ بما یقتضیہ مقامہ ان احدا من الملحدین ادرج ماتقدم
فی کتابہ بعد ذیل ان الشیخ قام بحق الامام فی باب خطابہ انتہی ایسا ہی شیخ
عبد الغنی نابلسی شارح طریقہ محمدیہ مسمی بہ حدیقہ ندیہ اپنی کتاب الرد المتین
علی منتقص العارف محی الدین میں فرماتے ہیں الاولی فی الجواب
ان یقال تلک العبارۃ مدسوسۃ مکذوبۃ علی الشیخ وینبغی ان یحفظ ہذا
الاصل فی جمیع ما وجد فی کتب العلماء الصالحین من بعض العبارات
الفاسد معناہا القبیح مرادہا انتہی راقم الحروف تائید میں ان فاضلوں
محققوں کے یہہ کہتا ہے کہ ادراج کسی جملہ یا کلمات کلام اکابر میں بعضے
جہلا کے بیدینوں سے بغرض فاسد کوئی نئی بات نہیں اور نہ مستبعد
بل سلف وخلف تک میں واقع ہے اور شاہد جیسا کہ ماہرین مطالعین
کتب تصانیف محققین پر مخفی نہیں امام عارف شعرانی یواقیت
والجواہر میں لکہتے ہیں کہ زندیقوں نے امام احمد حنبل رضی اللہ عنہ کے
تکیہ کے تلے عقائد باطلہ لکہکر رکہدیے تہے جس سے اگر آپکے مخلصین کو
آپکے عقائد صحیحہ نہ معلوم ہوتے تو انکا فتنہ میں پڑنا متعین تہا یعنی

آپکی طرف سے سوء ظن معاذ اللہ شیخ الاسلام صاحب قاموس کیطرف
ایک کتاب رد امام ابو حنیفہ مین منسوب کردی تھی جب شیخ ابو بکر خیاط نی
نے شیخ الاسلام سے اسپر مواخذہ کیا اور ملامت کی شیخ الاسلام نے
لکھا کہ اگر وہ کتاب تمہارے پاس ہو تو پہونک دو مجھپر دشمنون بیدینون نے
جھوٹ باندہا ہے مین امام اعظم صاحب کے اعظم معتقدین سے ہون اور
آنکے مناقب مین ایک بڑی کتاب لکھی ہے اسیطرح امام غزالی
پر افترا باندہا چاہا ہون زندیقون نے اور امام شیخ محی الدین اکبر اور مجھپر
بہی حالانکہ یہہ اکابر اُن افترائون سے پاک ہین اور مین بھی بری ہون عبارتہ
ہکذا قد دس الزنادقة تحت وسادة الامام احمد بن حنبل عقائد زائفة ولولا ان
اصحابہ یعلمون منہ صحة الاعتقاد لافتتنوا بما وجدوا وکذلک دسوا علی شیخ
الاسلام مجد الدین الفیروز آبادی صاحب القاموس کتابا فی الرد علی
ابی حنیفة وتکفیرہ ودفعوہ الی ابی بکر بن الخیاط الیمنی فارسل یلوم الشیخ
مجد الدین علی ذلک فکتب الیہ ان کان بلغک ہذا الکتاب فاحرقہ فانہ افتراء
من الاعداء وانا من اعظم المعتقدین فی الامام ابی حنیفة وذکرت مناقبہ
فی مجلد وکذلک دسوا علی الامام الغزالی فی الاحیاء مسائل وظفر القاضی عیاض
بنسخة من تلک النسخ فامر باحراقہا وکذلک دسوا علی الشیخ محی الدین عدة
مسائل فی الفتوحات وقفت علیہا وتوقفت فذکرت ذلک لشیخ ابی
الطاہر المغربی نزیل مکة المشرفة فاخرج لی نسخة من الفتوحات التی قابلہا
علی النسخة الشیخ التی بخطہ فی مدینة قونیة فلم ار فیہا شیئا مما کنت توقفت فیہ
وحذفتہ حین اختصرت الفتوحات وکذلک دسوا علی انا فی کتابی المسمی
بالبحر المورود جملة من العقائد الزائفة واشاعوہا فی مصر ومکة ثلث سنین وانا

بری منہا انتہی تیسرا جواب کاتب کی غلطی ہے سہوًا یا عمدًا بطریق
تصحیف کے جو غسانیہ کی جگہ حنفیہ لکھہ گیا ہے اسلیئے کہ اور کتب عقائد
وغیرہ مین محققین نے فرق باطلہ سے مرجیہ کو لکھا ہے جیسا کہ عبدالکریم
شہرستانی فی کتاب ملل ونحل مین اور ابو شکور سالمی فی کتاب
تمہید مین اور صاحب شرح مواقف وغیرہم نے اور کتاب غنیہ ذکر غسانیہ
سے خالی ہے اس سے ثابت ہوا کہ غسانیہ کا لفظ بجائے حنفیہ چاہیئے
اور عجب نہین کہ صحیح نسخون مین غنیہ کے ایسا ہی مرقوم ہو والعلم
عند اللہ تعالے چوتھا جواب بر تقدیر ہونے اس عبارات کو عبارت
حضرت شیخ قدس سرہ کے حضرت سے غلطی واقع ہوئی سہوًا اور یہہ
امر کوئی موجب تنقیص شان حضرت قطب الاقطاب نہین جب خود
حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہ نسبت مجتہد کے خطا
کی تصریح موجود ہے اور مجتہدین سے خطائین واقع ہین اور وہ ماجور
اجور تو پھر ایسی غلطی سے آپ پر کوئی حرف نہین آسکتا بہت سی
رائین حضرت فاروق اعظم کے مطابق وحی خلاف رائے حضرت
رسالت صلی اللہ علیہ وسلم ظہور مین آئین اس سے کچھہ استلزام نقص کا
شائبہ بھی نہین اور اولیائے کرام سے بہت امور اس قسم کی غلطیون
کے ظاہر ہوئے اور علمائے محققین نے انکو پسند نہین کیا بلکہ انکا رد اور خلاف
ثابت کیا اس سے انکے کمال مین کوئی نقصان نہین دیکھو مثال کیواسطے حضرت
شیخ محی الدین ابن عربی رضی اللہ عنہ نے ایمان فرعون کا قول فصوص الحکم مین
کیا اور وہ سراسر مخالف تھا کتاب وسنت اور اقوال ائمہ کے اور نیز خود
انکے اس قول کے خلاف جو فتوحات مکیہ مین ہی تھا لہذا علمانے آگے

اس قول فصوص کو نہ مانا اور آپکی غلطی کے قائل ہوئے اور قائل ایمان فرعون
پر رد بلیغ فرمایا جیسا کہ ملا علی قاری نے اپنے رسالہ فر العون من مدعی
ایمان فرعون میں اور علامہ ابن حجر نے کتاب الزواجر عن اقتراف الکبائر
میں اور انکے غیر نے غیر ان کتب میں اس بحث کے متعلق تحقیق انیق فرمائی
ہے من شاء فلیرجع الیہا پانچواں جواب آپنے جو حنفیہ کی تفسیر
فرمائی ہے وہ اس سے قطعاً ابی ہے کہ مراد اس سے اتباع امام اعظم ہوں
مطلقاً جیسا کہ وہ عبارت جواب ثانی میں ہم نقل کر چکے اسمیں غور کر لینا
چاہئے چھٹا جواب آپنے امام اعظم صاحب کو ائمہ عظام اہل سنت
و جماعت سے شمار کیا ہے چنانچہ اختلافی مسائل جو کتاب غنیہ میں
آپ نے ذکر فرمائے ہیں تمہیں جا بجا جسطرح امام مالک و امام شافعی و
امام احمد حنبل رضی اللہ عنہم کے اختلافات ذکر کئے ہیں اسیطرح ہمارے
امام اعظم صاحب کے اختلاف کا ذکر بکمال عظمت و نہایت تعظیم کے ساتھ
آپکا نام مبارک لیکر نقل فرمایا ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ آپکے
نزدیک امام صاحب کی عظمت ایسی ہے جیسے فی الواقع ایسی صورت
میں عبارت مذکورہ کا محمل سوائے محامل سابقہ و لاحقہ کے اور ہرگز
نہیں ہو سکتا میں وجہ چار جگہ سے عبارت غنیہ مشعرہ مضمون مسطور
یہاں نقل کرنا چاہتا ہوں تا اس دعوی پر شاہد عدل ہو فصل بیان وقت
فجر میں آپ نے پہلے امام احمد حنبل کا مذہب اسطرح ذکر فرمایا والافضل
التغلیس اسکے بعد لکھا قال الامام ابو حنیفة الاسفار افضل اسکے بعد
فرماتے ہیں وعن امامنا احمد رح روایة اخری ان المعتبر بحال ۱۱ [illegible]
فان اسفروا فالافضل الاسفار لتکثیر الجمع والثواب اور فضیلت صلوٰۃ فی

ع۱ نفس میں ہمیشہ افضل ہے ۱۲
ع۲ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ روشن کرنا افضل ہے ۱۲
ع۳ اور ہمارے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے دوسری روایت ہے یہ کہ مقتدیوں کا حال معتبر ہے پس اگر روشن کیا ان لوگوں نے تو روشن کرنا افضل ہے واسطے زیادہ ہونے جماعت اور ثواب کے ۱۲

فصل میں جہاں تارک صلوٰۃ کا حکم نزدیک ائمہ کے لکھا ہے وہاں اسطرح
تحریر فرماتے ہیں فتارک الصلوٰۃ یکفر عندنا امامنا احمد رحمہ اللہ اذا ترکہا
جاحدا الوجوبہا وجب قتلہ لاخلاف فی مذہبہ واما ان ترکہا تہاونا وکسلا
مع اعتقاد وجوبہا دعی لیفعلہا فان لم یفعلہا حتی تضایق الوقت التی
تلیہا کفر وقتل بالسیف لکفرہ بعد ان یستتاب ثلثۃ ایام کالمرتد فی الحالتین
ولایصلی علیہ ولایدفن فی مقابر المسلمین وعنہ لایجب قتلہ فی التہاون حتی
یترک ثلث صلوات وقال الامام ابوحنیفہ رح لایقتل ولکن یحبس حتی یصلی او
یموت فی الحبس وقال الامام الشافعی رح یقتل بالسیف حدا ولایکفر اور
فصل تکبیر تشریق میں یہ ہے صـ ۱۶۷ وکان علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یکبر
من صلوٰۃ الغداۃ من یوم عرفۃ الی صلوٰۃ العصر من آخر ایام التشریق وہو مذہب
امامنا احمد بن محمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ واحد اقوال الشافعی رح ومذہب
ابی یوسف ومحمد بن الحسن وہو اولی الاقاویل واجمعہا وکان عبد اللہ بن مسعود
یکبر من صلوٰۃ الغداۃ یوم عرفۃ الی صلوٰۃ العصر من یوم النحر وہو مذہب الامام الاعظم
ابی حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وکان ابن عباس وزید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ
عنہم یکبران من صلوٰۃ الظہر من یوم النحر الی صلوٰۃ العصر من آخر ایام التشریق
وہو قول عطاء والاظہر من مذہب الشافعی رح ان یبدء بالتکبیر من صلوٰۃ الظہر
یوم النحر الی صلوٰۃ الفجر من آخر ایام التشریق اقتداء بالحاج وہو مذہب
الامام المالک وللشافعی رح قول ثالث انہ من صلوٰۃ المغرب لیلۃ النحر الی
صلوٰۃ الصبح من آخر ایام التشریق انتہت عبارتہ من غیر تغییر حرف
ونقطۃ واشارۃ الترحیم والترضیۃ بل نقلناہا کما ہی من النسخۃ المطبوعۃ
المترجمۃ للمولوی عبد الحکیم السیالکوٹی التی ہی موجودۃ عندنا الآن عبارۃ

غنیہ سے واضح ہوا کہ اگر امام صاحب یا آپکے متبعین مقلدین معاذ اللہ
فرقہ ضالہ مرجیہ سے ہوتی تو حضرت ہرگز اُنکے قول احکام شرعیہ مین ائمہ
مقبولین کے ساتھ ذکر نفرماتے اور نہ اُنکے شاگردون کو جو امام ابو یوسف
اور امام محمد ہین ائمہ ثلثہ امام مالک و شافعی و احمد و حنبل کی معیت مین اور
مقابلہ مین ذکر کرتے نہ امام صاحب کے نام مبارک کے ساتھ امام ابو حنیفہ اور
الامام الاعظم کا لفظ ذکر فرماتے نہ آپکے واسطے رضی اللہ تعالے عنہ کا
جملہ مثل صحابہ اور تابعین کے اسماء مبارکہ کے ساتھ ذکر کرتے پس
یہہ برہان قاطع ہے اس مدعا پر کہ آپکے نزدیک امام اعظم صاحب امام اعظم
ہین اور ایسا ہی آپکے شاگردان اہل حق سے اور ائمہ دین سے ہین
ساتوان جواب اسمین کوئی شبہ نہین کہ عبارات منقولہ جواب ثانی
و سادس باہم متعارض و متناقض و متنافی ہین اب اگر قاعدہ اذا تعارضا
تساقطا کا لحاظ کرین تو اس تہمت و افترا کا جھگڑا دونون اماموں پر سے
دفعۃً فیصل ہے مگر عبارت جواب ثانی جب جمہور کی مخالف اجماع کے
مخالف تواتر کے مخالف ہی تو صرف وسیکا اسقاط ضروری ہے اور
اگر قاعدہ مذکور کا لحاظ نکرین تو اس تقدیر توجیہات و تاویلات گذشتہ
و آیندہ سے چارہ نہین ہے آٹھوان جواب حضرت غوث الثقلین
رضی اللہ تعالی عنہ اس قول کے ناقل ہین کتاب الشہرہ برہوفی سے
اور ناقل پر سوائے تصحیح نقل کوئی الزام نہین اس تقدیر پر ہم کہہ سکتے ہین
کہ حضرت غوث اعظم قدس سرہ نے امام صاحب کو یا حنفیہ کو مرجیہ
نہین کہا پس حضرت پر سے یہہ طعن جاعلین اوٹھ گیا کہ آپ نے حنفیہ
کو مرجیہ کہا حالانکہ آپکی شان ارفع اس سے بہت بلند ہے کہ آپ

ایسا کلمہ فرمائیں اور حنفیہ پر سے بھی طعن مرجیہ ہونیکا بسند عبارت غنیہ
مرتفع ہوگیا رہا نقل کرنا حضرت کا اگرچہ بر ہوتی سی سہی اسکا جواب
بہتر اور احسن وہی ہے کہ حضرت پر اس عبارت کی نقل بھی افترا ہے
اور ملحدون کے کرتوت اور دوسرے اور اجوبہ بھی ممکن ہین کما لا یخفی
علی الغائر المنصف نوان جواب نعمان بن ثابت اور شخصونکا بھی نام
ہے جسطرح کنیت ابو حنیفہ بھی اور جنکے لئے ثابت ہے یہان عبارت
غنیہ مین مراد حنفیہ سے متبعین نعمان بن ثابت ابو حنیفہ وہی شخص مراد ہی
مرجیہ سے جسکا عقیدہ وہ ہے جو حضرت غوث اعظمؓ نے تحریر فرمایا ہے
زعموا ان الایمان ہو المعرفۃ والاقرار باللہ ورسولہ وبما جاء من عندہ جملۃ
دسوان جواب مراد حنفیہ سے حضرت کی عبارت مین ایک فرقہ
ہے حنفیہ نہ کل حنفیہ اور دلیل قاطع اسپر لفظ بعض اصحاب ابی حنیفۃ الخ
ہے اسکا حاصل یہہ ہوگا کہ حنفی اسکو کہتے ہین جو امام ابو حنیفہ کا مقلد
ہو مسائل فروع مین اور اعمال شرعیہ مین انکے مذہب اور فقہ کے موافق
عامل ہو خواہ اصول عقائد مین امام کا مخالف ہو یا موافق اگر باوجود تقلید و اتباع
امام کے مسائل فرعیہ فقہیہ مین اصول عقائد مین بھی امام کے موافق ہو تو وہ
حنفی کامل ہے اور پورا اور جو اصول عقائد مین مخالف ہو وہ حنفی ناقص کیونکہ
بعضے ایسے حنفی بھی ہین کہ وہ حنفی ہین فروع مین اور معتزلی ہین عقائد مین جیسے
علامہ زمخشری صاحب کشاف اور مولف قنیہ اور عبد الجبار اور ابو ہاشم
اور ابو علی جبائی وغیرہم اور بعضے حنفی عقائد مین شیعہ ہین مانند زیدیہ وغیرہ
کے اور بعضے حنفی عقائد مین مرجیہ ہین خلاصہ یہہ کہ حنفیہ کے فرقہ جات کثیرہ
ہین معتزلی شیعی زیدیہ مرجیہ بعض فروع حنفیہ سے ہین کہ مسائل فقہ کے

اتباع مین صرف حنفی ہین اور عقائد مین امام صاحب کے خلاف گیارہوان
جواب نسبت درمیان مرجیہ اور اہل سنت سے خواہ حنفی ہون یا شافعی
یا مالکی یا حنبلی تباین کلی ہے اور حنفیہ مین جو مقلد ہین امام اصلاً و فروعاً ہین
اور اہل سنت مین عموم و خصوص مطلق ہے اس لئے کہ کل حنفی بالمعنی
المذکور من اہل السنۃ صادق ہے اور کل اہل السنۃ حنفی صادق نہین اور
نسب درمیان حنفیہ بمعنی مقلدین امام فی الفروع فقط جو عام ہے معنی
اول سے اور درمیان اہل سنت کے عموم و خصوص من وجہ کے ہے جسمین دو
مادے افتراق کے اور ایک مادہ اجتماع کا ہوتا ہے پس جو حنفی ہو اور
اہل سنت سے نہو جیسے مرجیہ حنفیہ یا معتزلہ حنفیہ اور جو اہل سنت سے
ہو اور حنفی نہو اسکی مثال جیسے شافعی یا مالکی یا حنبلی اور جو حنفی اور اہل سنت
سے ہو اسکی مثال اکثر حنفیہ جو متبعین ہین امام اعظم صاحب کے فروع فقہ
اور نیز اصول عقائد مین جب یہہ مقدمہ ممہد ہو لیا مین کہتا ہون کہ مطلب
عبارت غنیہ کا یہ ہے کہ وہ حنفیہ جو ایک شاخ ہے مرجیہ کی شاخون سے
اور وہ گمراہ ہین متبع ہین امام اعظم صاحب کے فروع مسائل مین اور قائل
ہین اس بات کے الایمان ہو المعرفۃ و الاقرار باللہ و رسولہ و نحو ذلک من
خرافات المرجیۃ المخالفۃ اس تقدیر پر بھی مطلقاً حنفیہ پر حکم مرجیہ ہونیکا
باستناد عبارت غنیہ صحیح نہوا بارہوان جواب حاسدین امام حسد
سے امام صاحب کیطرف انہین امور کی نسبت کیا کرتے تھے جو موجب ہو
بے اعتباری اور سوء ظنی کا جیسا کے علامہ محقق ابن حجر الخیرات
الحسان فی مناقب الامام الاعظم ابی حنیفۃ النعمان مین لکھتے ہین
قال ابن عبد البر کان ابو حنیفۃ محسوداً و ینسب الیہ ما لیس فیہ و یختلق علیہ

بالالیق به وقد اقبل علیه وکیع یوما فرآه مطرقا مفکرا فقال له من این فقال له من این فقال من عند شریک فانشا یقول سه ان یحسدونی فانی غیر لائمهم ؎ قبلی من الناس اہل الفضل قد حسدوا ؎ فدام لی ولہم ما بی وما بہم ؎ ومات اکثرنا غیظا بما یجد قال وکیع واظنه کان بلغه عن شریک شی انتہے اور حضرت غوث الثقلین قدس سرہ کی شان عالی اس سے بہت بلند ہے کہ آپکی نسبت بلکہ آپکی متوسلین صادقین کی نسبت بھی گمان یا وہم حسد کیا جاوے خصوصًا ایسے پیشوائے اکابر کی نسبت جسکی فضل و کمال پر ساری خدائی کا اتفاق ہو لا محالہ اس عبارت کا محمل مدرج ہمل حاسد محروم بد نصیب ہوگا تیرہوان جواب معتزلہ صدر اول مین اپنی مخالفت کو مرجیہ کہتے تھے یہہ جواب علامہ آمدی نی دیا ہے جسکا حاصل یہہ ہے کہ امام صاحب اور آپکے متبعین کیطرف مرجیہ کی نسبت بوجہ تقلید اہل اعتزال ہے سو اسمین کچھ خصوصیت امام صاحب اور آپکے متقلدین کی نہین ہے اسلیے کہ جتنے اہل سنت ہین مذاہب اربعہ والے سب معتزلہ کے مخالف ہین تو اس معنی کر سب مرجیا اہل سنت ہوے نہ مرجیہ اہل بدعت مگر بالخصوص حنفیہ ہی کیطرف اس مرجیہ ہونیکی نسبت کرنیکا منشاء وہی منشاء عناد اور بغض و فساد ہے جس سے صاحب غنیہ اور آپکے معتقدین قطعًا منزہ اور پاک ہین قال فی شرح المواقف و خیرات الحسان واللفظ للاخیر قد قال الآمدی لعل عذر من عدہ من مرجئة اہل السنة ان المعتزلة کانوا فی الصدر الاول یلقبون من خالفہم فی القدر مرجیا انتہی چودہوان جواب جب امام صاحب نے یہہ قول کیا کہ ایمان بڑہتا گھٹتا نہین تو بعض نادانون نے یہہ سمجہا کہ آپ ارجاء کے قائل ہین اسوجہ سے حنفیہ کو مرجیہ کہا اور اکابر کی کتابو نمین حنفیہ کی نسبت یہہ کلمہ مندرج کردیا

یہہ جواب بھی علامہ ابن حجر نے خیرات الحسان مین نقل کیا ہے حیث قال
اولانہ لما قال الایمان لایزید ولا ینقص ظن بہ الارجاء بتاخیر العمل عن الایمان
ولیس کذلک اذ عرف منہ المبالغۃ فی العمل والاجتہاد فیہ انتہے پندرہوان
جواب غسان کوفی اپنے مذہب خبیث کی ترویج کیواسطے اپنی نسبت امام
صاحب کیطرف کرتا تھا اور امام صاحب کو منسوب بارجا کرنا اُسکا شیوہ
تہا اُسکے کسی مقلد نے غالبًا یہہ چالاکی واسطے اسی خیال ترویج خباثت
کے عمل مین لایا ہے کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی کتاب مستطاب
مین اُسکو نقل کر دیا ہے جیسا کہ شارح مواقف اور صاحب خیرات الحسان
وغیرہما نے اسکی تصریح کی ہے کہ غسان کا یہہ پیشہ اور ویدن تہا کان غسان
المرجی یحکی ما ذہب الیہ بنسبتہ الی ہذا الامام الجلیل الشہیر کذا فی الخیرات اور
فتح المبین فیما یتعلق بتریاق المحبین مین یعنی امام اعظم صاحب شیخ ابو المظفر
سید ظہیر الدین لکھتے ہین ان غسان الکوفی کان یحکی مذہبہ الخبیث عن ابی حنیفہ
ویعدہ کنفسہ من المرجیۃ انتہے اور ملل ونحل مین شہرستانی لکھتے ہین ومن العجب
ان غسان کان یحکی عن ابی حنیفہ مثل ویعدہ من المرجیۃ وکذب علیہ شرح
مواقف مین ہے الغسانیۃ اصحاب غسان الکوفی قالوا الایمان ہو المعرفۃ
باللہ ورسولہ وبما جاء من عند اللہ اجمالا لا تفصیلا وہو یزید ولا ینقص وذلک
الاجمال مثل ان یقول قد فرض اللہ الحج ولا ادری این الکعبۃ ولعلہا بغیر مکۃ
وبعث محمدا ولا ادری اہو الذی بالمدینۃ ام غیرہ وحرم الخنزیر ولا ادری اہو
ہذہ الشاۃ ام غیرہا وغسان کان یحکیہ ای ہذا القول عن ابی حنیفۃ رحمہ اللہ
ویعدہ من المرجیۃ وہو افتراء علیہ قصد بہ ترویج مذہبہ انتہے سولہوان
جواب ارجاء کی معنی متعدد ہین تاخیر اعطاء رجا تاخیر حکم جنتی و دوزخی

ہوئیں تاخیر حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کے درجہ اولی سے رابع
میں تاخیر امر مومنین مغفور و معذب ہوئیں تاخیر اعمال حکم فرضیت سے
تاخیر اعمال جزئیت ایمان سے یعنی عمل حقیقت ایمان کا جز نہیں عدم قول
خلود فی النار واسطے صاحب کبیرہ کے ان معانی میں سے بعض معانی کے
لحاظ سے تمام اہل سنت و جماعت مرجیہ ہیں خواہ آئمہ مجتہدین ہوں یا اجلہ
محدثین اور اسیواسطے شہرستانی نے حضرت حسن بن محمد بن علی بن ابیطالب
اور سعید جبیر اور طلق بن حبیب اور عمرو بن مرہ اور محارب بن
دثار اور مقاتل بن سلیمان اور حماد بن ابی سلیمان اور امام ابوحنیفہ اور
ابو یوسف اور محمد بن الحسن اور قدید بن جعفر کو رجال مرجیہ میں سے گنا ہے
حالانکہ یہ آئمہ حدیث اور تابعین و اتباع تابعین مشہور و لہم بالخیر اور اساتذہ
بخاری و مسلم وغیرہما من اصحاب الصحاح ہیں اور معتزلہ کی مخالفت قدر
اور خلود ناری صاحب کبیرہ میں سب اہل سنت شریک ہیں اس معنی کے
لحاظ سے معتزلہ کے نزدیک جملہ اہل سنت و جماعت مرجیہ ہیں جیسا کہ ملل و
نحل میں ہے والمعتزلہ کانوا یلقبون کل من خالفہم فی القدر مرجیا وکذلک
الوعیدیۃ من الخوارج انتہی۔ اور جو مجتہدین جزئیت عمل للایمان اور زیادت
و نقصان ایمان کے قائل نہیں وہ مرجیہ ٹھیرینگے اُن محدثین کے نزدیک
جو مثلاً قائل ہیں جزئیت عمل اور زیادت و نقصان ایمان کے۔ اور اسی معنی
کے لحاظ سے علامہ ذہبی نے میزان میں کہا قلت الارجاء مذہب لعدۃ
من اجلۃ العلماء لا ینبغی التحامل علی قائلہ آخر بحث مرجیہ ملل و نحل میں ہے
رجال المرجیۃ کما نقل الحسن بن محمد بن علی بن ابی طالب و سعید بن جبیر و طلق
بن حبیب و عمرو بن مرۃ و محارب بن دثار و مقاتل بن سلیمان و حماد بن ابی

سلیمان وابو حنیفہ وابو یوسف ومحمد بن الحسن وقدید بن جعفر وہؤلاء کلہم ائمۃ
الحدیث لم یکفروا اصحاب الکبائر ولم یحکموا بتخلیدہم فی النار خلافا للخوارج
والقدریۃ انتہی بلکہ بعض معانی مذکورہ کے اعتبار سے صحابہ کرام پر
بھی اطلاق مرجیہ کا محققین نے کیا ہے یہانتک کے خود امام صاحب
سے پوچھا کہ آپ مرجیہ ہیں فرمایا کہ میں ان مرجیہ میں ہوں جو مرحوم رہا ہے
اور سب انبیا ایسے ہی تھے علیہم السلام اور ایک مرجیہ ملعون ہیں میں ان
سے بری ہوں بلکہ جس معنی کے لحاظ سے امام صاحب نے اپنے آپ کو مرجیہ
فرمایا اس معنی کے لحاظ سے سب اصحاب رسول اللہ صلعم مرجیہ ہیں اور
اسی معنی کے لحاظ سے انبیا علیہم السلام بھی مرجیہ ہیں یعنی مغفرت اور
عذاب کا حوالہ مشیت الٰہی پر رکھنا اس تقدیر پر امام صاحب اور آپ کے
مقلدین کے مرجیہ ہونے اور کہنے میں کوئی قباحت نہیں نہ موجب طعن بلکہ
صحابہ کو یہانتک کہ انبیا علیہم السلام کو مرجیہ کہیں تو کوئی عیب اور
طعن نہیں اور جس معنی کے لحاظ سے فرقہ ناجیہ مردودہ ملعونہ ناریہ لغوہ
مبتدعہ ہیں اس معنی کے لحاظ سے تمام اہل سنت اور ائمہ اہل سنت و
جماعت مجتہدین ومحدثین وغیرہم سب پاک اور بری ہیں اور اس معنی کر نہ کوئی
اہل سنت کسی اہل سنت کو مرجیہ کہے نہ کہنا صحیح نہ وارد نہ ثابت مگر یہ
مقام مقتضی تفصیل ہے مگر طوالت سے خوف ملالت اور نیز طبیعت علیل ہے
لہذا چند نقول پر اکتفا کرتا ہوں جس سے پتہ منصف ذکی مضمون معروض کا
بخوبی لگا سکتا ہے علامہ محقق شیخ محمد رومی برکلی طریقہ محمدیہ میں لکھتے
ہیں اما المرجئۃ فان فریقا منہم یقولون نرجی امر المومنین والکافرین الی اللہ
لیغفر لمن یشاء من المومنین والکافرین ویعذب من یشاء فہؤلاء ضرب من المرجئۃ

وہم کفار وکذلک الضرب الآخر الذین یقولون حسناتنا متقبلۃ قطعا وسیاتنا
مغفورۃ والاعمال لیست بفرائض ولا یقرون بفرائض الصلوۃ والزکوۃ والصیام
وسائر الفرائض ویقولون ہذہ کلہا فضائل فہولاء ایضا کفار واما المرجئۃ الذین
یقولون لا نتولی المومنین المذنبین ولا نتبرا منہم فہولاء المبتدعۃ ولا تخرجہم بدعتہم واما
المرجئۃ الذین یقولون نرجی امر المومنین الی اللہ فلا ننزلہم جنۃ ولا نارا ولا نتبرا منہم فہم
علی السنۃ فالزم قولہم وخذ بہ انتہی ملا علی قاری شرح فقہ اکبر میں لکھتے ہیں ثم
اعلم ان القونوی ذکر ان ابا حنیفۃ کان یسمی مرجئا لتاخیرہ امر صاحب الکبیرۃ الی
مشیۃ اللہ والارجاء التاخیر انتہی علامہ تفتازانی شرح مقاصد میں
تحریر کرتے ہیں اشتہر من مذہب المعتزلۃ ان صاحب الکبیرۃ بدون التوبۃ مخلد
فی النار وان عاش علی الایمان مائۃ سنۃ ولم یفرقوا بین ان تکون الکبیرۃ واحدۃ
او کثیرۃ واقعۃ قبل الطاعات او بعدہا او بینہما وجعلوا عدم القطع بالعقاب وتفویض
الامر الی اللہ یغفر ان شاء ویعذب علی ما ہو مذہب اہل الحق ارجاء بمعنی انہ تاخیر
للامر وعدم جزم بالعقاب والثواب وبہذا الاعتبار جعل ابو حنیفۃ وغیرہ من المرجئۃ
انتہی محمد بن عبد الکریم شہرستانی ملل ونحل میں جہاں فرق اہل ضلالت کو ذکر کیا ہے
وہاں لکھتے ہیں ومن ذلک المرجئۃ والارجاء علی معنیین احدہما التاخیر کما فی قولہ
تعالی قالوا ارجہ واخاہ ای امہلہ والثانی اعطاء الرجاء اما اطلاق
المرجئۃ علی الجماعۃ بالمعنی الاول فصحیح لانہم کانوا یوخرون العمل عن النیۃ والاعتقاد
واما بالمعنی الثانی فظاہرۃ فانہم کانوا یقولون لا یضر ولا ینفع مع الکفر طاعۃ
وقیل الارجاء تاخیر حکم صاحبہ الی یوم القیمۃ فلا یقضی علیہ بحکم ما فی الدنیا من کونہ
من اہل الجنۃ او النار فعلی ہذا المرجئۃ والوعیدیۃ فرقتان متقابلتان وقیل الارجاء
تاخیر علی رضی اللہ عنہ عن الدرجۃ الاولی الی الرابعۃ فعلی ہذا المرجئۃ والشیعۃ متقا

بلوایان والمرجئة اصناف اربعة مرجئة الخوارج ومرجئة القدریة ومرجئة الجبریة
والمرجئة الخالصة اسکے بعد مرجئۃ خالصہ کے فرقے اور اُنکے عقائد باطلہ
کی تفصیل کی یہانتک کہ کہا والغسانیة اصحاب غسان بن ابان الکوفی
الزاعم ان الایمان ہو المعرفة باللہ ورسولہ والاقرار بما جاء بہ الرسول
وانہ لو قال قائل اعلم ان اللہ فرض الحج الی الکعبة غیر انی لا ادری این الکعبة
ولعلہا فی الہند کان مؤمنا اور صالحیہ کا عقیدہ یہہ لکھا الایمان ہو المعرفة
باللہ علی الاطلاق والقول بثالث ثلثة لیس بکفر ویصح الایمان مع
جحد الرسول والصلوة وغیرہا لیست بعبادة انما العبادة معرفة اللہ یونسیہ
کا یہہ عقیدہ لایضر ترک ما سوی المعرفة من الطاعات فلا یعذب علی ذلک
وقال رئیسہم یونس النمیری ان ابلیس لعنہ اللہ کان عارفا باللہ وحدہ
غیر انہ ابی واستکبر فکفر باستکبارہ عبیدیہ کا یہہ عقیدہ ما دون الشرک
مغفور لا محالة علی ہذا القیاس انکی خرافات ومزخرفات اسطور سے
نقل کئے ہین میری غرض یہان اس نقل سے اتنی ہے کہ خلاصہ تفرقہ
درمیان اعتقاد اہل سنت وجماعت اور فرقہ ضالہ مرجیہ کے یہی ہے
کہ مرجیہ ایمان مین فقط معرفت باللہ ونحوہ پر اکتفا کرتے ہین اور ماسوا
اسکے ایمان کے اور ماسوائے کفر کے نہ طاعات کو نافع جانتے ہین
نہ معاصی کو مضر اور اہل سنت وجماعت قاطبة قائل ہین اسبات کے
کہ ایمان مین صرف معرفت باللہ کافی نہین بلکہ تصدیق اختیاری مع
اقرار لسانی کے ضرور ہے اور طاعات مفید ہین اور معاصی مضر ہین موجب
خسران اس تحقیق سے واضح ہوا کہ ارجا بطریق کلی کے دو قسم ہے
ایک موجب ضلالت دوسرے موجب ہدایت صاحب ارجاء اول

اہل سنت وجماعت سے خارج ہے اور صاحب ارجاء ثانی اہل سنت وجماعت
مین داخل پس اس اعتبار سے مرجیہ کے دو فرقے ہو گئے ایک مرجیہ ضلالت
ایک مرجیہ سنت وجماعت یا یون کہو کہ ایک مرجیہ مرحومہ دوسرے مرجیہ ملعونہ
یا ایک مرجیہ مردود دوسری مرجیہ مقبول یا ایک مرجیہ اہل باطل و دوسری مرجیہ
اہل حق غرض بعد سمجھنے معنی مراد کے تسمیہ سہل ہے اور تفرقہ آسان مجکو
علامہ ابو شکور سلمی کی تحقیق پسند آئی لہذا مختصر حوالہ قلم کے کرتا ہون
تمہید مین لکھتے ہین ثم المرجئة علی نوعین مرجئة مرحومة وہم اصحاب النبی
صلی اللہ علیہ وسلم ومرجئة ملعونة وہم الذین یقولون بان المعصیة لا تضر
والعاصی لا یعاقب وروی عن عثمان بن ابی لیلی انہ کتب الی ابی حنیفة
رحمہ اللہ تعالی وقال انتم مرجئة فاجابہ بان المرجئة علی ضربین مرجئة ملعونة وانا
بری منہم ومرجئة مرحومة وانا منہم وکتب فیہ بان الانبیاء کانوا کذلک الا تری
الی قول عیسی علیہ السلام قال ان تعذبہم فانہم عبادک وان
تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم انتہی اس تقریر سے خوب واضح ہو گیا کہ فرقہ
مرجئة مرحومہ مین سے امام صاحب کا ہونا خود انکی زبان مبارک سے ثابت ہے
اس معنی کے اعتبار سے جملہ صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ تمامی
انبیا علیہم السلام مرجیہ ہین ع جس طرف تو پھر گیا سارا زمانہ پھر گیا بلکہ [illegible]
جواب ہمارے امام صاحب سلف سے خلف تک کے ممدوح کما سیاتی
اور فرقہ ضالہ مرجیہ مطرود و مذموم ایسی صورت مین نسبت ارجاء انکی طرف یا
انکے متبعین کیطرف یعنی اہل ضلال سراسر ضلال پھر اسکی وقوع کی نسبت
بجانب اہل کمال و پیشوائے اہل کمال قطعا من قبیل محال اور دوسری معنی کر
تخصیص محض ہوا اور خیال محال اظہار ہو ان جواب اپنے عقائد حقہ ہے

لوگ مرجیہ کے دو فرقے ہوئے ایک مرجیہ مرحومہ ہین اور وہ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور دوسرے مرجیہ ملعونہ ہین اور وہ وہ لوگ ہین جو کہتے ہین کہ گناہ ضرر نہین کرتا اور گنہگار کو عذاب نہین دیا جاتا اور عثمان بن ابی لیلی سے روایت ہے کہ انہون نے امام ابو حنیفہ کو لکھا کہ کیا تم مرجیہ ہو امام نے اسکے جواب مین فرمایا کہ مرجیہ دو قسم پر ہین ایک مرجیہ ملعونہ ہین اور مین ان سے بری ہون اور دوسرے مرجیہ مرحومہ ہین اور مین انہین مین سے ہون اور انبیاء کرام علیہم السلام [illegible]

ہونے پر تواتر برہان قاطع ہے اور کذب نسبت مذکورہ کے اور اس تواتر
پر برہان کا مطالبہ اجلی بدیہیات پر دلیل مانگنا ہے وہو کما تری علامہ کی
افندی رحمۃ اللہ علیہ طبقات حنفیہ میں جسکا نام کتاب اعلام الاخیار
من فقہاء مذہب النعمان المختار ہے لکھتے ہیں وممن شاع مذہبہم
فی الاعصار واشتہر علمہم فی الاقطار والامصار الامام الاعظم ابو حنیفۃ
نعمان بن ثابت الکوفی ومالک بن انس وسفیان الثوری وابن ابی لیلی محمد
بن عبد الرحمن وعبد الرحمن الاوزاعی ومحمد بن ادریس الشافعی واحمد بن حنبل
وداود بن الاصفہانی ولکن خص من بینہم الاربعۃ ابو حنیفۃ ومالک والشافعی
واحمد بن حنبل بالبداہۃ وہؤلاء الاربعۃ انخرقت بہم العادۃ علی سبیل الکرامۃ
عنایۃ من اللہ فاشتہر مذاہبہم فی ظہور الآفاق وانتہاء آراؤہم وفروعہم فی
بطون الاوراق واجتماع القلوب علی الاخذ بہا علی مر الدہور والاعوام وما
یشہد بصلاح نیتہم وحسن طویتہم لاسیما الامام الاعظم والقمقام الہمام الاقدم
سراج الامۃ وتاج الملۃ قمر الامۃ ابو حنیفۃ قد خصہ اللہ بعنایتہ وجمع من الفضائل
فی ذاتہ مالم یجتمع نبذ منہا فی غیرہ حتی شاع علمہ واشتہر مذہبہ بکثرۃ
المجتہدین فی مذہبہ واظہر علوم الشرع بین المسلمین ونشر احکام الفروع
بین المؤمنین فانہ اول من فرع فی الفقہ والف وصنف باتفاق الملأ
الی درسہ من مشاہیر العلماء المجتہدین واجتماع اخر من المختلفین الی مجلسہ من
جماہیر الفضلاء المتقدمین الخ علاوہ ارباب علوم ظاہر کے جو اطراف
اکناف عالم میں امام صاحب کی مقلدین ومتبعین ہیں لاکھوں کروڑوں
اولیائے کرام وصفیائے عظام آپکی طریقت میں داخل اور آپ سے
آخذین فیض باطن میں شامل ہیں جسکی تفصیل سے کتب ودفاتر بیشمار

مملو و مشحون ہین اونیسوان جواب آپکی تصانیف مشہورہ جو موافق
اور مطابق عقائد اہل سنت و جماعت ہین بلکہ جو اُن عقائد کے موافق
و مطابق ہو وہ اہل سنت و جماعت سے ہے صریح مکذب ہین اس نسبت
کی امام صاحب کی تصانیف مین سے جو بہت مشہور اور متواتر ہے فقہ
اکبر اور کتاب وصیت اور کتاب العالم والمتعلم ہے اور رسولے اُنکے
کتاب المقصود وغیرہ بہی علاوہ اُنکے چودہ مسانید امام جنکا ذکر
جواب استفسار اول مین گذر چکا یہہ جملہ واسطے بطلان نسبت
ارجا کے آپکی طرف یا آپکے مقلدین کیطرف کافی اور وافی ہے
بیسوان جواب شہرت مذہب اور از دیاد یوما فیوما اور شہرت
کتب مذہب امام ہر شہر و دیار اور قری و امصار مین دلیل قاطع اور
برہان ساطع ہے اوپر حقیقت مذہب امام اور حقیقت عقائد آپکے جو
موافق ہے اہل سنت و جماعت کے قطعا اور یہی دلیل قطعی ہے
کذب نسبت مذکور کے بمعنی مسطور رحمۃ علاوہ کتب ستہ مشہورہ
امام محمد کے جو فروع مسائل عبادات و معاملات مین امام صاحب
سے ابلا واسطہ منقول ہین جامع صغیر جامع کبیر سیر کبیر سیر صغیر مبسوط
زیادات اور بہی مانند کتاب الآثار امام محمد اور کتاب الحج امام محمد اور
کتاب الخراج امام ابی یوسف اور امالے ابی یوسف اور کتاب مجرد
ابن زیاد و نحو ذلک اکثر من ان تحصی دوسری مشائخ متقدمین و متاخرین
کی تصانیف اسقدر ہین کہ ایک ایک کتاب کی سیکڑون شروح اور حواشی
منقول اور متداول ہین کتاب اعلام الاخیار مین علامہ کفوی لکھتے ہین
ان کثیرا من اصحابنا تفرقوا فی القری والبلاد فمنہم اصحابنا المتقدمون فی

نہ بہت سے ہمارے اصحاب حنفیہ متفرق ہو گئے گاؤن اور شہرون مین پس بعض ہین ان مین سے ہمارے اصحاب متقدمین جنکا ذکر صفحہ آئندہ مین ہے

العراق کبغداد فانها دار الخلافة ودار العلم والارشاد ومنهم مشائخ بلخ ومشائخ خراسان ومشائخ سمرقند ومشائخ بخارا ومنهم مشائخ من بلاد اخرى کالری وشیراز وطوس وزنجان وہمدان واستر آباد وبسطام ومرغینان وفرغان ودامغان وغیر ذلک من المدن الداخلة فی اقلیم ماوراء النہر وخراسان وآذربیجان ومازندران وخوارزم وغزنة وکرمان الی بلاد الہند وجمیع ماوراء النہر وغیر ذلک من مدائن عراق العرب وعراق العجم ونشروا علم ابی حنیفة املاء وتذکیرا وتصنیفا واستفاد منہم الناس علی اختلاف طبقاتہم فبلغت کثرة الفقہاء الی حد لا یحصی واما الیہم وتصانیفہم غیر قابلة للعداد والاحصار وکانوا یتفقہون ویجتہدون ویستفیدون ویحییون الوقائع ویؤلفون البدائع ویفتون فی النوازل ویجمعون المسائل فبقی نظام العالم وانتظام مالیہ علی احسن النظام ورقی رواجہ علی کرور اللیالی ومرور الایام انتہی علاوہ اسکے اکثر بلاد اسلام بلکہ اکثر اقالیم مین آپہی کے مذہب مبارک کا سکہ رائج ہے تمام بلاد روم اور ہند اور سند اور ماوراء النہر اور سمرقند وغیرہا مین آپہی کے مذہب کی شہرت اور کثرت ہے یہانتک کہ خلفاء عباسیہ کی زمانہ مین اکثر قضاة اور مشائخ الاسلام حنفی مذہب کے تہے جیسا کہ کتب تواریخ مین منقول اور ثبت ہے اور مدت خلافت خلفاء عباسیہ کی قریب پانسو برس کے تہی اسیطرح اُنکے بعد جو سلاطین سلجوقیہ ہوے اور اُنکے بعد جو بادشاہان خوارزم وغیرہ ہوئے وہ سب کے سب حنفی تہے اور اُنکی قضاة اور حکام علی ہذا القیاس ایسا ہی سلاطین روم اید اللہ دولتہم بتائیدہ المبین وکثر شوکة اعدائہم بالاید المتین الی یوم الدین سن نو سے برس سی

آجتک سب حنفی ہوتے ہوئے چلے آئے ہیں اور محکمۂ قضا اور افتا اور
تمام مناصب سلطنت کے تولیت نہیں عطا فرماتے مگر حنفیوں کو
کما یشہد علیہ کتب التواریخ والسیر اور خیرات الحسان میں ہے ۔
لم یظہر لاحد من ائمۃ الاسلام المشہورین مثل ما ظہر لابی حنیفۃ من الاصحاب
والتلامیذ ولم ینتفع العلماء وجمیع الناس بمثل ما انتفعوا بہ وباصحابہ فی
تفسیر الاحادیث المشتبہۃ والمسائل المستنبطۃ والنوازل والقضایا والاحکام
جزاہم اللہ تعالی الخیر التام وقد ذکر منہم بعض المتاخرین المحدثین فی ترجمۃ
ثمانمائۃ مع ضبط اسمائہم ونسبہم بما یطول ذکرہ انتہی اور رد المحتار میں ہے
وروی انہ نقل مذہبہ نحو من اربعۃ آلاف نفر ولا بد ان یکون لکل اصحابہ ولہم جزا
میزان عارف شعرانی میں ہے من فتش مذاہبہ رضی اللہ عنہ وجدہ من
اکثر المذاہب احتیاطا فی الدین ومن قال غیر ذلک فہو من جملۃ الجاہلین
المتعصبین المنکرین علی ائمۃ الہدی بفہمہ السقیم وحاشا ذلک الامام الاعظم
من مثل ذلک حاشاہ بل ہو امام عظیم تبع الی انقراض المذاہب کما
وانباعہ لکن یزداد الوافی ازدیاد کلما تقارب الزمان وفی مزید اعتقاد فی اقوالہ
واقوال اتباعہ دوسری جگہ اسی کتاب میں فرماتے ہیں یجب علی
کل مکلف ان یشکر اللہ تعالی علی ایجادہ مثل الامام ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ
فی الدنیا لیوسع علی الناس تبعا لتیسیر اللہ تعالی ورسولہ صلی اللہ علیہ وسلم
ایک جگہ فرماتے ہیں ما طعن احد فی قول من اقوالہم الا لجہلہ بہا اما من
حیث دلیلہ واما من حیث دقۃ مدارکہ لاسیما الامام الاعظم ابو حنیفۃ النعمان
بن ثابت رضی اللہ عنہ الذی اجمع السلف والخلف علی کثرۃ علمہ وورعہ
وعبادتہ ودقۃ مدارکہ واستنباطاتہ وسمعت سیدی علیا الخواص یقول

مدارک الامام ابی حنیفة دقیقة لا یکاد یطلع علیہا الا اہل الکشف من اکابر
الاولیاء نیز اسی کتاب مین ہے ورأیت مذاہب الائمة الاربعة
تجری جداولها ورأیت اطول الائمة جدول الامام ابی حنیفة ویلیه امام الشافعی
ویلیه الامام احمد بن حنبل فلما کان مذہب الامام ابی حنیفة اول المذاہب
المدونة تدوینا فکذلک یکون آخرہا انقراضا وبذلک قال اہل الکشف انتہی
عقود الجواہر المنیفة فی ادلة احکام الامام ابی حنیفة مین ہے وقد
روی عن حماد بن زید یقول سمعت ایوب السختیانی وقد ذکر عنده ابو حنیفة
ینقص فقال یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَیَاْبَى اللّٰهُ اِلَّا اَنْ
یُّتِمَّ نُوْرَهٗ وقد رأینا مذاہب جماعة ممن تکلم فی ابی حنیفة قد ذہبت وامحت
ومذہب ابی حنیفة باق الی یوم القیامة وکلما قدم ازداد نورا وبرکة
والناس الآن مطبقون علی ان اصحاب السنة والجماعة ہم اہل المذاہب
الاربعة ابی حنیفة ومالک والشافعی واحمد وکل من تکلم فی مذہب ابی حنیفة
درس مذہبه حتی لا یعرف ومذہب ابی حنیفة باق ملا الارض شرقها وغربها
واکثر الناس علیه انتہی اکیسوان جواب جب اس بات پر اجماع
ہو گیا کہ مخالف ائمہ اربعہ کے باطل ہے اور جو مخالف ہو ائمہ اربعہ کا وہ
مخالف ہو اجماع کا اور وہ ائمہ اربعہ بالاجماع ائمہ اہل سنت وجماعت
ہین یعنی امام ابو حنیفہ اور امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد حنبل
رضوان اللہ علیہم اجمعین جیسا کہ سوال اول کے جواب مین اسکی تفصیل
اور سند مستند گذر چکی تو یہی اجماع اجماع ہے اسبات پر کہ امام
صاحب فرقہ ناجیہ اہل سنت وجماعت سے ہین نہ فرقہ ضالہ ازاریہ مرجیہ
سے اور جب بالاجماع امام صاحب ائمہ اہل سنت وجماعت سے

بلکہ ان ائمہ مین اعظم امام بالاتفاق ٹھہرے تو اب انکی طرف نسبت ارجا بمعنی) فاسد و باطل ہے بسبب مخالفت ہی اجماع کی اور مخالفت اجماع کی جہالت ہی کما قدمنا عن ہم المفتی اسسے ثابت اور مبرہن ہوا کہ قطعاً یہ عبارت غنیہ مین مدرج اور مدسوس ہی حضرت غوث اعظم قطب عالم رضی اللہ عنہ کی اور اگر بالفرض انکی عبارت ہے تو حنفی مراد اوس سے ہمارے امام اعظم صاحب نعمان بن ثابت کوفی ابو حنیفہ ہرگز نہین ہین بلکہ غیر شخص اس نام کا مراد ہے اس لئے کہ ایسے اکابر اولیاء اور امام اقطاب عالم اور علم ظاہر مین بھی مجتہدین مین سے جو ہون ان سے ایسی مخالفت اجماع اور نیز مخالفت اپنے امام کی یعنی احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کی کہ امام اعظم صاحب کی مداح ہین کما مر سیاتی محال ہے اور حضرت غوث قدس سرہ کی نسبت ایسی نسبت مخالفت کا خیال باطل خیال جسکی صحت کا توہم بھی محال اور کیسا محال فتفکر و تشکر ولاتکن من الممترین بائیسوان جواب آپ ممدوح ہین ائمہ ثلثہ کے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ امام صاحب کو قوت استدلال مین اپنے اوپر ترجیح دیتے ہین اور فرماتے ہین لو ناظرنی ابو حنیفۃ فی ان نصف ہذہ الاسطوانۃ ذہب و نصفہ فضۃ لقام بحجتہ کذا فی المیزان الکبری للعارف الشعرانی ـــ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ امام اعظم صاحب کے کمال علم و فضل اور قوت اجتہادی اور کثرت معلومات دینیہ کے ایسے قائل ہین اور ایسا ادب کا برتاؤ فرماتے ہین کہ امام صاحب کے مزار شریف پر تشریف لیگئے اور صبح کی نماز وہان پڑہی تو اسمین قنوت جو آپکے نزدیک سنت یا مستحب ہے ترک کردیا

لہ کما قال علی القاری فی نزہۃ الخاطر بعد ما اورد اربعین حدیثا باسناد حضرۃ الغوث فہذہ اربعون حدیثا مختوما بحدیث الصلوۃ علی النبی علیہ السلام لیکون ختام مسک لزبدۃ العابدین و قدوۃ المجاہدین و عمدۃ الزاہدین الشیخ

لہ اگر مجھسے ابو حنیفہ مناظرہ کرین اس بات مین کہ یہ ستون آدہا سونا ہے اور آدہا چاندی کا تو دلیل سے ثابت کردینگے ۱۲

لہ کما نص علیہ فی ... المقلدین فی امام الائمۃ المجتہدین ... المجتہدین رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین ۱۲ منہ

بجہت غایت ادب کی اور فرمایا کہ مین قنوت کیسی پڑہتا ایسے امام کے
حضور مین جو قائل اسکے نہین ہین یعنی اپنا علم و اجتہاد ظاہر کرنا اور
اپنے اجتہاد پر عمل کرنا ایسے بڑے مجتہد کے روبرو مناسب نہ سمجہا
اور اسکو خلاف ادب جانا کما فی المیزان ایضاً و بیان ذلک مقامہ فی
العلم ان الشافعی رح ترک القنوت لما زار قبرہ و ادرکتہ صلوۃ الصبح عندہ
وقال کیف اقنت بحضرۃ الامام وہو لا یقول بہ و ان الامام الشافعی
انما فعل ذلک فتحا لباب الادب مع الائمۃ المجتہدین نیز امام شافعی
رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ فقہ مین سب لوگ اولاد ہین امام ابو حنیفہ
کی اور انہین پر اعتماد کرنیوالے اور انہین کے اصل اصول اور تاسیس
قواعد استخراج مسائل پر کاربند ہونیوالے کما فیہ ایضاً و تقدم
عن الامام الشافعی رح انہ کان یقول الناس کلہم فی الفقہ عیال
علی ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ نیز امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین
کہ مین قبر شریف امام صاحب پر آتا ہون اور مجکو برکات آپکے پہونچتی ہین
اور جب کوئی حاجت ضروری اور مہم مشکل پیش آتی ہے تو مین
دو رکعت نماز پڑہکر اللہ تعالی سے اپنا مطلوب چاہتا ہون امام
صاحب کی قبر کے پاس تو بہت جلد حاجت برآتی اور رفع مشکل
ہو جاتی ہے قد نقل العلماء ثناء الائمۃ الثلثۃ علی ابی حنیفۃ و تادبہم معہ
ولا سیما الامام الشافعی رضی اللہ تعالی عنہ و الکامل لا تصدر منہ
الا الکمال و الناقص بضدہ و مساوی من تادبہ معہ انہ قال انی اتبرک
بابی حنیفۃ واجی الی قبرہ فاذا عرضت لی حاجۃ صلیت رکعتین و سالت
اللہ تعالی عند قبرہ فتقضی سریعاً امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالی عنہ

امام اعظم صاحب اور اُنکے شاگردون کی اسیقدر عظمت فرماتے ہین
کہ باید شاید انساب مین آپکا یہہ قول منقول ہے اذا کان فی المسئلۃ
قول العلماء الثلثۃ لم یسع لاحد ان یخالفہم یعنی جب کسی مسئلہ مین
تینون اماموں کا قول ہو یعنی امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام
محمد رحمۃ اللہ علیہم تو اُسکی مخالفت کسیکو جائز نہین اور نہ کسیکو اُسکے
خلاف کی گنجایش طبقات حنفیہ مین ہی قال الامام مالک حین سئل
عنہ عن ابی حنیفۃ رایتہ رجلا لو کلمک فی ہذہ الساریۃ انہا ذہب لقام
بحجتہ وقال ایضا ان ابا حنیفۃ لا یخیبہ خیر مونس قال الشافعی الناس
کلہم عیال علی ابی حنیفۃ فی الفقہ والاجتہاد ولہم الرتبۃ العلیا فی الحدیث
والارشاد انتہی تیئیسوان جواب جسطرح آپ ممدوح ہین ائمہ ثلثہ
کے اسیطرح آپ ممدوح ہین مقلدین اور متبعین ائمہ ثلثہ کے رضوان
اللہ علیہم اجمعین موافق اس قاعدہ کلیہ انصاف و تقلید کے کہ جو
شخص اپنے اکابر کا ممدوح اور معظم ہو اُسکی مدح و تعظیم ہمپر لازم ہے
کما فی المیزان للعارف وبالجملۃ فقد ثبت تعظیم الائمۃ المجتہدین لہ
ای للامام ابی حنیفۃ کما تقدم عن الامام مالک والامام الشافعی فلا
التفات الی قول غیرہم فی حقہ وحق اتباعہ وسمعت سیدی
علیا الخواص رحمہ اللہ تعالی یقول مرارا یتعین علی اتباع الائمۃ ان
یعظموا کل من مدحہ امامہم لان امام المذہب اذا مدح عالما وجب
علی جمیع اتباعہ ان یمدحوہ تقلیدا لامامہم وان یبالغوا فی تعظیمہ و
تبجیلہ لان کل مقلد قد وجب علی نفسہ ان یقلد امامہ فی کل ما قالہ سواء
فہم دلیلہ او لم یفہمہ من غیر ان یطالبہ بدلیل وہذا من جملۃ ذلک انتہی

اور اسیوجہ سے ہم دیکھتے ہین کہ مقلدین ائمہ ثلثہ یعنی مالکیہ اور شافعیہ
اور حنابلہ ہمارے امام اعظم صاحب کے محامد اور مناقب مین بڑی
بڑی کتابین تصنیف کرتے چلے آتے ہن دیکھو سبط ابن الجوزی
نے مناقب امام مین مجلدین کبیرین لکھا جسکا نام الانتصار لامام
ائمۃ الامصار رکھا علامہ جلال الدین سیوطی شافعی نے تبییض
الصحیفہ فی مناقب ابی حنیفہ تصنیف کی علامہ حافظ ابن حجر نے
الخیرات الحسان فی مناقب الامام الاعظم ابی حنیفہ النعمان تالیف
کی جسکے خطبہ مین اختصار کا عذر اسطرح بیان کیا یشتمل علی تلخیص ما
اطال بالائمۃ فی مناقب الامام الاعظم والقدوۃ المقدم الخ اور علامہ یوسف
بن عبد الہادی حنبلی نے مجلد کبیر مین محامد امام صاحب کو لکھا جسکا
نام تنویر الصحیفہ فی مناقب الامام ابی حنیفہ رکھا اور علامہ جار اللہ
زمخشری نے شقائق النعمان فی مناقب النعمان اور شیخ محی الدین
حنبلی نے البستان فی مناقب النعمان علامہ ابن کاس نے
تحفۃ السلطان فی مناقب النعمان امام ابو جعفر طحاوی صاحب
معانی الآثار امام مزنی شافعی کے بھانجے نے عقود الجمان فی مناقب
النعمان علی ہذا القیاس معدن الیواقیت الملتمعہ فی مناقب
الائمۃ الاربعۃ اور عقود المرجان فی مناقب النعمان اور قلائد
عقود الدرر والعقیان فی مناقب الامام الاعظم ابی حنیفۃ النعمان
اور الروضۃ العالیۃ المنیفۃ فی مناقب الامام ابی حنیفہ اور المواہب
الشریفہ فی مناقب ابی حنیفہ اور فتح المنان فی ادلۃ الامام الاعظم
ابی حنیفۃ النعمان اور عقود الجواہر المنیفہ فی ادلۃ احکام الامام

ابی حنیفه اور المنهج المبین فی بیان ادلة مذاهب المجتهدین اور سوای
انکے هزارون زیر دفاتر جلہ محدثین اور مجتهدین اور اکابر علمای دین محققین
متقدمین و متاخرین کے مناقب و محامد امام مین مصنف هین پس مدائح
و مناقب ائمه ثلثه اور انکے مقلدین کے دلیل قاطع هین اس امر کی نسبت
ارجا امام صاحب اور انکے اتباع کیطرف باطل هے اور توجیهات رکیکه
صحت نسبت کے سراسر عاطل تنبیه تنبیه ان کتب اکابر مین جو فضائل
و محامد و مناقب امام صاحب منقول هین وه سب مستند هین باسناد
صحیح مذکور هین مسند حلیة الاولیاء اور تاریخ خطیب وغیره مین باوجود اسکے
که خود ناقلین مستند محققین سے هین جنکا قول اور نقل قابل سند اور لائق
اعتماد هے قال الفاضل المعاصر اللکهنوی فی مقدمة حاشیة شرح الوقایة
فان قیل ان هذه المناقب التی ذکروها کلها بلا سند و مثله لا یعتمد قلنا
لا بل هی مسندة فی الحلیة الاولیاء لابی نعیم الاصفهانی و تاریخ الخطیب البغدادی
و غیرهما من کتب الاستناد مع ان ذاکری هذه الاوصاف الجمیلة و ناقلی هذه
المدائح الجلیلة عمد الاسلام الذین یرجع الیهم و یستند بقولهم و یحتج بنقلهم فی
باب التراجم و الاخبار و الاحکام و هذا القدر کاف لاثبات فضله شاف لا
تطعن لبعض افاضل عصرنا فی اتحاف النبلاء و غیره من مقلدیه و اتباعه ان
امثال هذه المدائح من غلو الحنفیة فانهم لیسوا متفردین بنقلها بل المحدثون
و المورخون المعتمدون قد اقروا بها انتهی چوبیسوان جواب بفرض محال
اور بر تقدیر باطل خیال اگر همارے امام اعظم صاحب مرجیه هون تو ائمه ثلثه
یعنی امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد حنبل رضوان الله علیهم اجمعین
بطریق اولی مرجیه هونگے معاذ الله اسلئے که همارے امام صاحب

ممدوح ائمہ ثلثہ اور ممدوح متبعین ائمہ ثلثہ اور امام اعظم اور امام الائمہ اور بقول حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اور ابن ابی لیلیٰ اور اعمش وغیرہم سید العلما ہونا اور اقدم اور اسبق اور اعلی اور احق ہونا متفق علیہ ہے سلف صالحین سے لیکر اخلاف متدینین تک کا جب ایسا امام پاک برحق کسی مفتری اور کاذب کے اتہام کا محل مانا جائیگا تو ان سے جو محبت واخلاص رکھنے والے اور انکے مداح ہین بدرجۂ اولیٰ اسکا محل جانے جاوینگے وہل یتفوہ بہ عاقل فضلا عن فاضل حکایت مجھے اسجگہ حکایت شیخ بو علی سینا کی بلا تشبیہ وتمثیل خوب برمحل یاد آئی واسطے ایضاح مطلوب مسطور اور مدعای مزبور کے اسکی زمانہ مین علما نے اسکے کفر کا فتوی دیا تہا جب اسکو خبر ہوئی اس نے اُس فتوی کی پشت پر یہہ رباعی لکھکر علما کی خدمت مین بہیجدی - رباعی

کفر چو منی گزاف آسان نبود	محکم تر از ایمان من ایمان نبود
در دہر چو من یکے وآن ہم کافر	پس در ہمہ دہر یک مسلمان نبود

پچیسوان جواب ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالی عنہ ممدوح ہین حضرت رسالت پناہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور حضرت حق سبحانہ کے اس مضمون کو مین تین تبصرہ مین لکہکر تقریر مدعا کرتا ہون تبصرۂ اولی احادیث صحیحہ مین جو درباب فضائل امام اشارۃً وکنایۃً موافق بیان محققین کے وارد ہین اور ثابت منجملہ انکے یہہ حدیث صحیح ہے ترفع زینۃ الدنیا سنۃ خمسین ومائۃ یعنی اُٹہا لیجاویگی زیب وزینت دنیا کی سن ایک سو پچاس مین یہہ سن سال وفات امام اعظم رضی اللہ عنہ ہے اور بوجہ اسبات کے کہ امام صاحب کے کمال وجمال ظاہر

وباطن کا ہمسر کوئی نہ پیدا ہوا نہ اُس سن میں مراتمام ارباب تواریخ سیر
کا اسپر اتفاق ہے کہ اِس حدیث کے مصداق اور اِس مدح و افضل کا مستحق
سوائے امام اعظم رضی اللہ عنہ کی اور کوئی نہین ہے اور یہہ حدیث
آپ ہی پر صادق اور آپ ہی کے جمال وکمال کے مطابق ہے قال
العلامۃ ابن حجر فی الخیرات الحسان ومما یصلح للاستدلال بہ علی اعظم شان
ابی حنیفۃ ما روی عنہ علیہ الصلوۃ والسلام انہ قال ترفع زینۃ الدنیا سنۃ
خمسین ومائۃ ومن ثم قال شمس الائمۃ الکردری ان ہذا الحدیث محمول علی
ابی حنیفۃ لانہ مات تلک السنۃ انتہی ونحوہ فی کتب التواریخ والسیر واسماء الرجال
فلیطالع اور منجملہ اُنکے وہ حدیث ہے صحیح متفق جسکو روایت کیا ہے
امام بخاری ومسلم وغیرہ نے بطرق متعددہ اور روایات مختلفہ کہا حافظ محقق
جلال الدین سیوطی نے کہ یہہ حدیث جسکو روایت کی ہے شیخین نے
اصل صحیح لایق اعتماد کے ہے امام ابو حنیفہ رح کی بشارت مین مواہب
اللدنیہ کے حاشیہ مین علامہ سیوطی کے شاگرد سے منقول ہے
کہ ہمارے اُستاد نے جو فرمایا ہے کہ مراد اِس سے امام ابو حنیفہ ہین
اسمین کوئی تردد اور شک نہین اسلئے کہ ابناء فارس مین سے سوائے
امام اعظم صاحب کے اس مبلغ علم اور اِس مرتبہ کمال کو کوئی نہین
پہونچا تو اِس حدیث کا مصداق لامحالہ سوائے امام صاحب کے
اور کوئی نہین ہوسکتا قد وردت احادیث صحیحۃ تشیر الی
فضلہ منہا قولہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما رواہ الشیخان عن
ابی ہریرۃ والطبرانی عن ابن مسعود ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال لو کان الایمان عند الثریا لتناولہ رجل من

ابناء فارس رواه ابو نعیم عن ابی هریرة والشیرازی
والطبرانی عن قیس بن سعد بن عبادة بلفظ ان النبی صلی الله
علیه وسلم قال لو کان العلم معلقا عند الثریا لتناوله
رجال من ابناء فارس ولفظ الطبرانی عن قیس لا تناله العرب
لناله رجال من ابناء فارس وفی روایة مسلم عن ابی
هریرة لو کان الایمان عند الثریا لذهب به رجل من
ابناء فارس حتی یتناوله وفی روایة للشیخین عن ابی هریرة
والذی نفسی بیده لو کان الدین معلقا بالثریا لتناوله
رجال من فارس ولیس المراد بفارس البلاد المعروفة بل جنس من العجم و
هم الفرس بخبر الدیلمی خیر العجم فارس وقد کان جد ابی حنیفة من فارس علی
ما علیه الاکثرون قال الحافظ السیوطی هذا الحدیث الذی رواه الشیخان
اصل صحیح یعتمد علیه فی البشارة لابی حنیفة وهو متفق علی صحته وبه یستغنی عما
ذکره اصحاب المناقب ممن لیس له درایة فی علم الحدیث وفی حاشیة
الشبراملسی علی المواهب عن العلامة الشامی تلمیذ الحافظ السیوطی قال ما
جزم به شیخنا من ان اباحنیفة هو المراد من هذا الحدیث ظاهر لا شک فیه
لانه لم یبلغ من ابناء فارس فی العلم مبلغه احد خیرات الحسان ص ۲۳

المقدمة الثالثة فیما ورد من تبشیر النبی صلی الله علیه وسلم بالامام ابی حنیفة
رحمه الله اعلم ان اعظم ذلک واجله واوضحه واکمله ما اخرجه البخاری ومسلم عن ابی
هریرة وابو نعیم عنه والشیرازی والطبرانی عن قیس بن سعد بن عبادة و
الطبرانی عن ابن مسعود رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لو کان
العلم عند الثریا لتناوله رجال من ابناء فارس قال الحافظ المحقق الجلال

السیوطی ہذا اصل صحیح یعتمد علیہ فی البشارۃ بابی حنیفۃ رحمہ اللہ وفی
الفضیلۃ التامۃ لہ قال بعض تلامذۃ الجلال وما جزم شیخنا من ان الامام
ابا حنیفۃ ہو المراد من ہذا الحدیث ظاہر لا شک فیہ لانہ لم یبلغ احد من ابناء فارس
فی العلم مبلغہ ولا مبلغ اصحابہ وفیہ معجزۃ ظاہرۃ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم حیث
اخبر بما سیقع انتہی تبصرۃ ثانیہ اثبات تابعیت امام میں اس فضیلت میں
ہمارے امام صاحب متفرد ہیں ائمہ ثلثہ سے کوئی اسمیں آپکا شریک اور
سہیم نہیں تابعی اُس مومن کو کہتے ہیں جسکی ملاقات صحابی سے ثابت ہو
اور اسلام پر مرے اور ملاقات عام ہے اس سے کہ ساتھ بیٹھے یا ساتھ چلے
یا ایک دوسرے کے پاس پہونچ جاوے اگرچہ ہم کلام نہو اور اسمیں داخل
ہے ایک کا دوسرے کو دیکھنا اگرچہ ایک نگاہ ہو کما قال ابن حجر فی شرح
نخبۃ الفکر وشارحہ فی شرح الصحابی من تقلت ہو من لقی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
مومنا بہ ومات علی الاسلام ولو تخللت ردۃ علی الذی ذہب الیہ جمہور
المحدثین والاصولیین وغیرہم والمراد باللقاء اعم من المجالسۃ والمماشاۃ ووصول احدہما
الی الآخر وان لم یکالمہ ویدخل فیہ رؤیۃ احدہما الآخر ولو لحظۃ ثم قال بعد ما اطال
الکلام وینتہی غایۃ الاسناد الی التابعی وہو من لقی الصحابی کذلک انتہی مختصرا
امام صاحب کے تابعی ہونیکے دلائل اور سندیں سنیئے پہلی سند ملا علی قاری
رسالہ رد قفال وغیرہ میں لکھتے ہیں قد اخرج الشیخان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ
تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لو کان العلم
عند الثریا لتناولہ رجال من ابناء فارس ومن المعلوم عند
العرب والعجم ان احدا من ہذہ الطائفۃ لم یصل الی مرتبۃ الاجتہاد حتی یکون امام
الائمۃ الا ابا حنیفۃ ولہذا قال الحافظ المحقق السیوطی الشافعی ہذا الحدیث

اصل صحیح یعتمد علیہ فی البشارۃ بابی حنیفۃ وفی الفضیلۃ التامۃ لہ انتہی مع
دخولہ رضی اللہ تعالی عنہ فی عموم قولہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر القرون
قرنی ثم الذین یلونہم فانہ رضی اللہ عنہ من بین الائمۃ المجتہدین مختص بکونہ
من التابعین دون غیرہ باتفاق العلماء المعتبرین انتہی دوسری سند
تاریخ خطیب بغدادی میں ہے ہو ابو حنیفۃ التیمی فقیہ اہل العراق رای
انس بن مالک تیسری سند تاریخ امام عبداللہ یافعی میں ہے وفیہا توفی
فقیہ العراق الامام ابو حنیفۃ النعمان بن ثابت الکوفی مولدہ سنۃ ثمانین رای
انسا وروی عن عطاء بن ابی رباح چوتھی سند امام محقق حافظ جلال الدین
سیوطی تبییض الصحیفہ میں لکھتے ہیں قد الف الامام ابو معشر عبدالکریم بن عبد
الصمد الطبری المقری الشافعی جزءا فیما رواہ الامام ابو حنیفۃ عن الصحابۃ
قال ابو حنیفۃ رویت لخ وذکر ہولاء المذکورین انتہی قال ابن حجر انہ ولد
بالکوفۃ سنۃ ثمانین من الہجرۃ وبہا یومئذ من الصحابۃ عبداللہ بن ابی اوفی
فانہ مات بعد ذلک بالاتفاق وبالبصرۃ یومئذ انس بن مالک مات سنۃ
تسعین او بعدہا وقد اورد ابن سعد بسند لا باس بہ ان ابا حنیفۃ رای
انسا وکان غیر ہؤلاء من الصحابۃ بالبلاد احیاء فہو من طبقۃ التابعین ولم
یثبت ذلک لاحد من ائمۃ الامصار المعاصرین لہ کالاوزاعی بالشام والحمادین
بالبصرۃ والثوری بالکوفۃ ومالک بالمدینۃ ومسلم بن خالد الزنجی بمکۃ واللیث
بن سعد بمصر انتہی پانچویں سند فتاوی شیخ الاسلام ابن حجر میں ہے
انہ ادرک جماعۃ من الصحابۃ کانوا بالکوفۃ بعد مولدہ بہا سنۃ ثمانین فہو
من طبقۃ التابعین ولم یثبت ذلک لاحد من ائمۃ الامصار المعاصرین لہ انتہی
چھٹی سند علامہ شامی محمد امین رد المحتار میں نقل کرتے ہیں فاما

رویتہ لانس و ادراکہ لجماعۃ من الصحابۃ بالسن تصحیحان لاتشک فیہا و وقع
للعینی انہ اثبت سماعہ لجماعۃ من الصحابۃ و علی کل فہو من التابعین و ممن
جزم بذلک الحافظ الذہبی و الحافظ العسقلانی انہ ادرک جماعۃ من الصحابۃ کانو
بالکوفۃ بعد مولدہ بہا سنۃ ثمانین و لم یثبت ذلک لاحد من ائمۃ الامصار
انتہی ساتوین سند خیرات الحسان مین ہے صح کما قالہ الذہبی
انہ رای انس بن مالک وہو صغیر و فی روایۃ رایتہ مرارا و کان یخضب بالحمرۃ
ہو اکثر المحدثین علی ان التابعی من لقی الصحابی و ان لم یصحبہ و صححہ النووی
کابن الصلاح و جاء من طرق انہ روی عن انس احادیث ثلثۃ فہو من طبقۃ
التابعین الذین شملہم قولہ تعالی وَالَّذِینَ اتَّبَعُوہُم بِاِحسَانٍ رَّضِیَ اللہُ
عَنہُم وَرَضُوا عَنہُ وَاَعَدَّ لَہُم جَنّٰتٍ تَجرِی مِن تَحتِہَا الاَنہٰرُ
خٰلِدِینَ فِیہَا اَبَدًا ذٰلِکَ الفَوزُ العَظِیمُ و ذکر جماعۃ ممن صنف
فی المناقب و غیرہم انہ سمع ایضا من جماعۃ من الصحابۃ غیر انس اسکی بعد
علامہ حافظ ابن حجر نے بہت سے صحابہ سے لقا و رویت و روایت و سماع
امام کی بہت سے ائمہ حدیث سے نقل کی جنمین پندرہ صحابی کو مع جوابات
مفصلہ مین نقل کر دیا ہے من شاء فلیطالع ثمہ یہان بنظر اختصار اسی قدر پر
اکتفا کیا آٹھوین سند قاضی القضاۃ ابو المؤید محمد بن محمود الخوارزمی
مسند امام مین فرماتے ہین انہ روی عن اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فان العلماء اتفقوا علی ذلک و ان اختلفوا فی عددہم انتہی اس تنقیح سے
واضح ہوا کہ جمہور ارباب تواریخ و سیر اسپر متفق ہین کہ امام کی ملاقات جماعت
صحابہ سے ثابت ہے اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے لقا
مین تو کسیکو خلاف نہین ہے یہانتک کہ دار قطنی سے شخص کو باوجود

شدت تعصب کے اسکا قائل ہونا پڑا چار ناچار حیث قال نما رای انسا بعینہ
ولم یسمع منہ اور ایک صحابی کی رویت ہی تابعی ہونیکے واسطے بس ہی پس یہان تو
جمہور کا اتفاق ہی ایک جماعت صحابہ کے لقا پر بہر حال امام کا تابعی ہونا متعین
اور مبرہن ہے باتفاق ارباب سیر وتواریخ **تبصرہ ثالثہ** مرجح گربا جل جلالہ وعم نوالہ
اور بیان مین اُس بشارت کے جو کلام الٰہی مین حضرت امام اعظم صاحب کے
نسبت وارد ہین جب آپکا ابنار فارس سے ہونا محقق ہوا اور ابنار فارس
کی نسبت جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت فرمائی جیسا کہ حدیث
صحیحین سے معلوم ہو چکا اور اُسکا مصداق سوائے امام صاحب کے اور کوئی نہوا
موافق تحقیق و تصریح محققین کے کما مر تو اس سے حق تعالی کی بشارت
اور مدح مین بھی امام صاحب کا شمول ثابت ہے بشہادت آیات
متعددہ **پہلی آیت واٰخرین منہم لما یلحقوا بہم** عن
ابی ہریرۃ رض قال کنا جلوسا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانزلت علیہ سورۃ
الجمعۃ **واٰخرین منہم لما یلحقوا بہم** قال قلت من ہم یا رسول اللہ
فلم یراجعہ حتی سال ثلثا وفینا سلمان الفارسی فوضع رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یدہ علی سلمان ثم قال لو کان الایمان عند الثریا لنالہ رجال او رجل
من ہولاء رواہ البخاری اس حدیث سے معلوم ہوا موافق فرمان نبوی صلی اللہ
علیہ وسلم کے کہ حق تعالی نے اپنے کلام پاک مین امام صاحب کے وجود باجود کی بشارت دی
دوسری آیت ان یشا یذہبکم ویات بآخرین یہہ آیت بھی مشعر
ہے آپکی عظمت شان کی جیسا کہ تفسیر ابو سعود اور حاشیہ جمل وغیرہ مین
منقول ہے کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی پشت مبارک پر ہاتھ پھیرا اور

فرمایا کہ وہ قوم جسکے لانیکو حق تعالی فرماتا ہے اولاد فارس ہی ہی جو سلمان کی
قوم سے ہیں یعنی جیسے یہہ فارسی ہیں وہ قوم بھی فارسی ہوگی دیروی انہا
لما نزلت ضرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ علی ظہر سلمان وقال انہم قوم
ہذا یعنی ابناء فارس اور بہت ظاہر ہے کہ ابناء فارس میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ
عنہ کا ثانی پیدا نہیں ہوا وقد سبق فیما سلف تیسری آیت وَالسَّابِقُونَ
الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا
أَبَدًا ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ؁ جب امام صاحب کا تابعی ہونا ثابت ہوا تو اس آیت
کی بشارت کا شمول آپکو ظاہر باہر ہے اور نیز بحکم خیر القرون قرنی ثم
الذین یلونہم ثم الذین یلونہم امام صاحب قرون مشہود
لہا بالخیر سے قرن ثانی میں ہوئے اور آپکے اصحاب و شاگردان قرن
ثالث میں اور باتفاق و اجماع اہل سنت بہترین خلائق بعد صحابہ کے
تابعین ہیں اور جب امام صاحب نقطہ ائمہ اربعہ اہل سنت میں سے مخصوص اور
مختص ہوئے اس فضیلت اور بشارت کے ساتھ تو بسبب اس مدح وثنا
حق تعالی اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خوبی سبقت
اور اولیت پانے والے ٹھہرے سب ائمہ پر اور نیز آپکے اصحاب و
شاگرد جملہ اماموں کے اصحاب و شاگردوں پر پس آپ تابعی و افضل الائمہ
اور آپکے تلامذہ تبع تابعین افضل التلامذہ قرار پائے موافق فرمانے
اللہ کے رسول کے فاحمد اللہ علی ذلک وذالک فضل اللہ یؤتیہ
من یشاء تفسیر نیشاپوری میں ہے تحت اس آیت کے لما ذکر الاعراب
المخلصین بین ان فوق منازلہم منازل اعلی واجل منہا وہی منازل السابقین

الاولین و التابعین لهم باحسان اور تکمله مجمع البحار مین هے و مقتضی خیر
القرون قرنی ثم الذین الخ افضلیة الصحابة علی التابعین و افضلیة التابعی
علی من بعدهم بتذکرة الاصفیا مین هے حضرت امام ابو حنیفه اعظم
کوفی رضی الله تعالی عنه کنیت وی ابو حنیفه و لقب وی امام اعظم و نام او
نعمان بن ثابت وی از خیر التابعین ست و امام اول از ائمه اربعه دین
و وی هفت کس را از صحابه کبار نبوی دیده است و روایت هم از بعض
ایشان کرده که اسامی ایشان اینند انس بن مالک جابر بن عبد الله و
عبد الله بن انس و عبد الله بن ابی و عبد الله بن جارث و معقل بن یسار
و واثله بن اسقع و صاحب کشف المحجوب در تعریف حضرت امام اعظم امام
امامان و مقتدای پیشینیان اشرف نقبا و علما نوشته و گویند
که هرگاه بطواف روضه منوره رسول الله صلی الله علیه و سلم میرفتی بگفتی
السلام علیک یا رسول الله جواب آمدے و علیک السلام یا امام
المسلمین انتهی اتمام تقریب جب امام صاحب کے فضل و کمال ظاهری و
باطنی کا یہہ حال هے که آپ ممدوح خلائق ممدوح ائمه ثلثه ممدوح اتباع ائمه
ممدوح حضرت رسالت مآب صلی الله علیه و سلم ممدوح حضرت رب العزت
جل جلاله و تعالی شانه ٹھہرے اب انکی نسبت یا انکے متبعین کاملین کی
نسبت وه کلمه اور وه بات جو انکی شان عالی کے اصلا مناسب نہو
کسطرح قابل اصغا اور لائق التفات منصفین اذکیا هو سکتی هے اور
علی هذا القیاس حضرت غوث اعظم قطب اقطاب عالم کی نسبت بهی
ایسے کلمه اور ایسی بات کی جواز کا امکان مستبعد اور بهت مستبعد
جو آپکی شان ارفع کے بالکل خلاف هو جسمین امام الائمه سلطان

خیر القرون قرنی ثم الذین الخ ... صحابه کا افضل هونا ... تابعین سے ... تابعی کا ... افضل هونا ... حضرت امام اعظم ... حضرت ... صلی الله علیه و سلم ... السلام ...

المجتہدین کے حق مین تبرا صاف صاف ہو محل انصاف و غور ہے
کہ ہمارے امام صاحب وہ امام اعظم اہل سنت وجماعت کے ہین کہ
جنکی محبت علامت سنی ہونیکی اور جنسے بغض علامت بدعتی ہونیکی ہے کما
فی الخیرات الحسان قال الحافظ عبد العزیز بن ابی رواد من احب ابا حنیفۃ فہو
سنی ومن ابغضہ فہو مبتدع وفی روایۃ بیننا وبین الناس ابو حنیفۃ فمن احبہ
وتولاہ علمنا انہ من اہل السنۃ ومن ابغضہ علمنا انہ من اہل البدعۃ
اس تحقیق وتفصیل سے آفتاب کیطرح روشن ہوگیا کہ باستناد
عبارت غنیہ حنفیہ کو علی الاطلاق مرجیہ بمعنی فاسد کہنا اعمی کا کام ہے
جسکی قسمت مین ازل سے شقاوت ہی اور جسکی چشم ظاہر علمی وباطن دونون
پھوٹی ہوئی ہون اور اسکے قلب وسمع پر مہر اور بصر پر غشاوت ہی حق تعالی
کی طرف سے اور مصداق ہے ختم اللہ علی قلوبہم وعلی سمعہم وعلی ابصارہم
غشاوۃ کا اور اللہ تعالی توفیق دینوالا ہے ہدایت کا اور مالک مطلق
ہر چیز کے ہدایت اور نہایت کا وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ و
تابعیہم اجمعین الی یوم الدین برحمتہ وہو ارحم الراحمین۔

حررہ محمد سلامت اللہ عفی عنہ

قد تمت ترجمۃ الکتاب الذی صنفہ الفاضل الکامل العالم العامل شمس العلماء الکرام قمر الفضلاء
العظام صدر الفقہاء بدر الکملاء تاج الحکماء النحریر لذ خلیل نعیت المدرسین سند المناظرین
والمحدثین معتمد المفسرین [illegible] العرفاء [illegible] الشرفاء صاحب التصانیف
النافعۃ ذی المناقب قامع البدعۃ قاطع الضلالۃ والمحامد اوافرہ نخب
المفسرین والمذکورین استاذنا جناب مولانا شاہ محمد سلامت اللہ صاحب الخ
الی یوم الدین آمین ٥

صحت نامہ کتاب تحقیق المرام فی وجوب تعیین تقلید الامام

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۴	یُعْلَم	یعلم	۱۹	۴	تشترون	یشترون	۳۵	۱	ثاثلہ	ثالثہ
۳	۱۰	النصاص	نصوص	۲۰	۱۱	کونوا	وکونوا	۳۵	۱	ہین	بین
۴	۱۲	منجملہ	جملہ	۲۱	۱۵	معافق	موافق	۳۵	۲۰	حقیقت	حقیت
۴	۲۰	لمات	مارت	۲۲	۱	فرمابرداری	فرمان برداری	۳۶	۶	اس تقدیر	اس تقدیر پر
۵	۱۴	عنہما	غیرہما	۲۲	۴	اِس قول	اُس قول	۳۷	۱۳	لقلتہ	لقلۃ
۵	۱۵	کفایۃ	کفایۃ	۲۳	۱۷	خبط	حبط	۳۷	۱۳	الاعتقا	الاعتقاد
۶	۱۰	اولولولا	اذلولا	۴	۹	مقتضای	مقتضائے	۳۷	۱۴	الغرض	لغرض
۶	۱۳	آنی	انی	۲۴	۱۱	محصول خلاصہ	محصول یعنی خلاصہ	۳۸	۷	ان رجل	ان رجلاً
۷	۱	سیروا	سبروا	۲۴	۱۳	اما آتاکم	ما آتاکم	۳۹	۴	ہندوستان	ہندوستان میں
۷	۱۶	ابعاجھا	اتباعھا	۲۵	۱۰	لے دین	بے دین	۳۹	۱۳	بالعرض	یا بالعرض
۷	۱۸	شدّ	شدّ	۲۶	۳	یعزز	یعزر	۳۹	۱۵	متفوع	متفرع
۷	۱۹	شدّ	شدّ	۲۶	۷	الکبا	الکیا	۴۰	۶	سہی	سے
۱۲	۴	فی مثلا مذہب	فی مثلاً مذہب	۲۶	۱۸	علار	علامۃ	۴۰	۱۱	تفضلیہ	تفضیلیہ
۱۵	۱	نوافضل	توافضل	۲۷	۱۹	مالکیہ دین ہے	مالکیہ میں ہے	۴۰	۱۹	لغلت	لغات
۱۶	۳	مہین سے کے	انہیں کے	۳۰	۲۰	ابجاعۃ	الجماعۃ	۴۱	۱	ہوالمطوب	ہوالمطلوب
۱۶	۲۱	الاعت	اطاعت	۳۳	۱	موفی	موفق	۴۱	۲	غیرمجتہد	غیر مجتہد کو
۱۸	۱۹	ینقصدن	ینقضون	۳۴	۱۰	کا بالذات	بالذات کا	۴۱	۴	عدل	حلل
۱۸	۷	مسبلیغ	مباح	۳۴	۱۵	مخالف	مخالف ہو	۴۲	۵	کارنہ	کانہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۲	۱۶	سن	من اللہ	۵۵	۴	نہی	شئی	۶۳	۱۷	تشابہ الشجر برجو	تشابہ الشجر برجوتی
۴۲	۱۸	یتول	یتوک	۵۵	۷	آخذ	آخذاً	۶۴	۲	برہوتی	برہوتی
۴۳	۲	ال	اول	۵۷	۳	الحافی	الحافی	۶۴	۹	رعموا	زعموا
۴۳	۱۲	فاجتہد وصحابہ	فاجتہد اصحابہ	۵۷	۱۳	البرہوتی	البرہوتی	۶۴	۱۱	حنفیہ	حنفیہ کا
۴۳	۱۷	ہل	بل	۵۷	۱۵	متبدعیان	متبدعان	۶۴	۱۲	اسکو	اُسکو
۴۴	۱۵	حملہ	جملہ	۵۸	۱۳	کلام کابر	کلام اکابر	۶۵	۱۶	المخالصۃ	المخالفۃ
۴۵	۱۸	لتسئلن	لتسکنن	۵۸	۱۵	بل	بلکہ	۶۵	۲۱	یحد	یحمد
۴۷	۲	برکہ	برکۃ	۵۸	۱۷	زندیقون فی	زندیقون نے	۶۶	۱	رکیع	وکیع
۴۷	۳	ـہ	یہ	۵۹	۲	خیاط فی	خیاط نے	۶۶	۱	فعال الحسن ابن	مکرر لکھا گیا ہے
۴۸	۸	نبین	مبین	۵۹	۹	زالفتہ	زالغتہ	۶۶	۲	فالیشا	فانشاء
۴۸	۲۱	لایبافیہ	ولاینافیہ	۵۹	۱۶	بنسبجہ	بنسخۃ	۶۶	۳	قدام	فدام
۵۰	۱۷	یحکم	بحکم	۵۹	۲۰	امافی	فی	۶۶	۳	بالی	مالی
۵۰	۲۰	یحکم	بحکم	۵۹	۲۱	الزالفتہ	الزائغتہ	۶۶	۹	مخالفت کو	مخالف کو
۵۲	۵	خیا	خیار	۶۰	۴	شہرستانی	شہرستانی	۶۶	۱۸	مرحبا	مرجیا
۵۱	۱۷	اخرجبۃ	اخرجتہ	۶۰	۴	سالمی فی	سالمی نے	۶۷	۱۱	یعنی امام اعظم [illegible]	[illegible]
۵۴	۱	صیحح	صحیح	۶۱	۱	تہانا	[illegible]	۶۷	۱۴	مشل	مشل مذہبہ
۵۴	۱	المتقدسی	القدسی	۶۱	۲۰	الادمین	المامومین	۶۸	۱۰	شہود لہم	مشہود لہم
۵۴	۵	سحیح	صحیح	۶۲	۱۹	بغیر	تغییر	۶۸	۲۱	عمدو بن	عمرو بن
۵۴	۹	سبع عشر	فی سبع عشر	۶۳	۱۵	اس تقدیر	اس تقدیر پر	۶۹	۲	بجکوا	یحکوا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۹	۴	یہانتک کسی	یہانتک کسی	۷۲	۱۶	نہ مانہ	زمانہ	۷۷	۱	دقیقہ	دقیقۃ
۶۹	۵	اِن	اُن	۷۳	۱	توانہ	تواتر	۷۷	۳	یلیہ	علیہا
۶۹	۹	معفرت	مغفرت	۷۳	۲	انگنناہی	مانگنناہی	۷۷	۱۳	غزیہ	غربہا
۶۹	۱۳	ناجیہ	مرجیہ	۷۳	۳	الاخیا	الاخیار	۷۷	۱۶	مخالف	مخالفت
۷۰	۴	ولا غیر منہم	ولا نتبر منہم	۷۳	۵	حیفنۃ	حنیفۃ	۷۸	۳	رہم	رسم
۷۰	۱۸	فطاہرہ	فظاہر	۷۳	۱۰	فاشتہر	فاشتہا	۷۸	۱۰	کما سیاتی	کما سیاتی وقد مرایضا
۷۱	۳	ایان	ابان	۷۳	۱۳	خسہ	خمسہ	۷۹	۱۶	برآری	برآری
۷۱	۵	ابن الکعبۃ	این الکعبۃ	۷۳	۱۴	الفضا	الفضائل	۷۹	۱۸	لاتصدر	لاتقدر
۷۱	۹	لایغرب	لایعذب	۷۳	۱۷	احزبہ	احزابہ	۸۱	۴	لحاوی	طحاوی
۷۱	۱۴	مرجبہ	مرجیہ	۷۳	۱۸	جماسیر	جماہیر	۸۲	۲	زیر دفاتر	زبراودفاتر
۷۲	۵	انیجبہ	انجگہ	۷۳	۱۹	کرودون	کرورون	۸۲	۵	توجہات	توجیہات
۷۲	۶	حوالہ قسلم	حوالہ قلم	۷۵	۴	مرغیان	مرغینان	۸۲	۶	تنبیہ	نبیہ
۷۲	۷	المرجبۃ	المرجیۃ	۷۵	۸	کثیرۃ	کثرۃ	۸۲	۸	صیحح	صحیح اور
۷۲	۷	مرحومہ	مرحومۃ	۷۵	۹	قابلہ	قابلۃ	۸۲	۱۱	قائل	قال قائل
۷۲	۸	ملغونۃ	ملعونۃ	۷۶	۱	سپلے	سچلے	۸۲	۱۲	اعلیۃ	حلیۃ
۷۲	۱۰	رحمۃ اللہ تعالی	رحمۃ اللہ تعالیٰ	۷۶	۶	الاحکام	الاحکام	۸۲	۱۶	بعض	کما ظن بعض
۷۲	۱۳	واصح	واضح	۷۶	۷	ترجہ	ترجمۃ	۸۴	۱	سیر	وسیر
۷۲	۱۷	کما سنیاتی	کما سیاتی	۷۶	۱۳	حاشاہ	حاشا	۸۴	۹	متفق	متفق علیہ
۷۲	۱۹	ایکی	آپکی طرف	۷۶	۱۴	سنے	فی	۸۵	۱	شیرازی	والشیرازی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۵	۲	طبرانی	والطبرانی	۴	۲۷	اجماع جاوی	اجماع حجت
۸۵	۹	رجلا	رجل	۱۶	۷	خداکی تعالی	خدای تعالیٰ
۸۵	۹	المعرفۃ	المعروفۃ	۲۶	سطر عکس	مفتی	مفتی بہ
۸۵	۱۵	لاخشک	لاشک	۴۱	۱۰	اجا	اجتماع
۸۶	۲	تلامذہ	تلامذۃ	۴۴	۱۲	تقزیر	تقدیر
۸۶	۱۱	فی شرح	فی شرحہ	۵۸	۲۷	حاسد	فاسد
۸۷	۱۶	مالشام	بالشام	۵۸	۳۷	مرقہ	فرقہ
۸۹	۱۷	بشارت ہے	بشارت دی ہے	۶۲	۱۴	بلاگیا	بلایا گیا
۹۱	۸	اصفا	اصغا	۶۳	۴۰	تغیبہ	تغیر
۹۲	۸	مرضیہ	مرجیہ	۶۹	۵	دوزخ	دوزخ مین
۹۲	۱۳	ہدایت	بدایت	۶۹	۱۳	ام	امر
[illegible]	۴	ذی	الہادی	۷۰	۳۸	قونوی	قونوی نے
〃	۵	یری	میرے	۷۰	۴۴	تاخیر کرنیکے	تاخیر کرنیکے
〃	۱۵	عام	عالم	۷۵	۱۱	مرغیان	مرغینان
〃	۱۶	حاشد	فاسد	۷۵	۳۹	لولون	لوگون
سکت ... ترجمہ تحقیق المرام برحاشیہ کتاب مذکور ہے				۸۰	۴۰	زیادہ ہے	زیادتی
۳	۲۰	قدر محدیہ علمہ	قدر معتدبہ علمہ	۸۲	۳۱	شافعی	شافی
۳	۲۱	کردربلہ	کہ درجہ	۸۲	۴۵	محدثون	محدثون
۳	سطر [illegible]	[illegible] گر	نہین مگر	۰	۰	۰	۰

اغلاط فہرست تحقیق المرام

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۴	چاپخ	پانچ
۱۰	۱۸	سے	سے ہے
۲	۷	پوراخاص ہے	پورا فاسق ہے
۲	۹	اسباب ہی	اسباب ہے
۳	۱	مسکہ	سکہ
۳	۳	واضع	واضح
۳	۸	ٹراجانکر	ٹرا جانکر
۳	۹	بعض	بغض
۳	۱۰	تیری تقریر	تیسری تقریر
۳	۱۱	فنای حنفیہ	حمادی حنفیہ
۳	۱۹	سعصر ہن	منحصر ہے
۳	۲۰	ہین	مین
۴	۱۳	دی	دی

قطعہ تاریخ نتیجہ طبع جناب [illegible]

این کتاب بیمثال و بےبدل

شد مفید اہل ایمان لاکلام

سال طبع وے رقم کاوش نمود

عام نافع جملہ تحقیق المرام ۱۳۲۰

قطعہ تاریخ جناب فخرالدین صاحب آثم

میرے مخدوم و مکرم مرحبا صل علیٰ — دین و دنیا مین خدا دیوی نہین اسکی جزا
ازرہ علم حدیث و فقہ و تفسیر و اصول — رد لکھا اہل توہب کا با مداد خدا
نارم آثم نے لکھی اسکی تاریخ طبع — یہ ہدایت نامہ بہر گمرہان نادر چھپا

سنہ ۱۳[illegible] ھ

ایضاً

یان دیکھلوا ای منکر و تقلید کی عجیب — نسخہ چھپا ہے نور بصر کور کے لیے
یعنی سرکشی مین غیر مقلد کالانعام — بل اضل کہا ہی انہین ڈھور کے لیے
شیرین ہی چشمہ دوست و منصف کیواسطی — زہر ہلاہل اہل شر و شور کے لیے

اعدا کی سر کو کاٹ کی تاریخ یہہ لکھی
گویا لگام ہی خر منہ زور کے لیے

قطعہ تاریخ

دن کو دلمین نہ اثر پڑہ کرو وہ احسان اسی — واسطے غیر مقلد کو ہے گویا یہہ حسام
سال طبع مین جب کی تو ہاتف نی کہا — لکھدو یہ جامع المقصود تحقیق المرام

۱۳

تقریظ منظوم و مقبول از جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول حامی سنت ماحی بدعت
مروج شرع متین جناب مولانا مولوی محمد علیم الدین
صاحب اسلام آبادی غفرلہ اللہ الہادی و متع المسلمین
بطول بقائہ ذی الہادی

تیری سینہ میں روشن ہے چراغ حمد یزدان کا
نبی کی نعت روشن ہے مری شمع شبستان کا

خدا کا شکر اول ہے حبیب پاک رحمان کا
پھر اسکی بعد واجب خلق پر ہے شکر نعمان کا

امام اعظم کوفی چراغ امت حضرت
نبی کا نائب کامل خلیفہ خاص یزدان کا

مثال مہر انور دین کو جسنے کیا روشن
خجل ہے بلکہ اوس سے نور بھی خورشید تابان کا

مبارک اوسکو مژدہ جو کہ ہے تحقیق کا طالب
کہ ہے تحقیق میں تحقیق سب مضمون قرآن کا

مخالف کے لئے زہر آب قاتل یہ رسالہ ہے
موافق کی لئے بیشک ہے چشمہ آب حیوان کا

جو ہے محروم وہ منکر ہے تقلید ائمہ سے
ٹھکانا ہے نہ کچھ اسلام کا اوسکی نہ ایمان کا

نہیں جو مجتہد گرچہ وہ ہو علامۂ دہری
معین اوسپہ ہے تقلید واجب حکم یزدان کا

دلیلیں دیکھ لے اسکی جو باون سے زیادہ ہیں
اگر منظور ہو معلوم کرنا حکم قرآن کا

ائمہ واجب التقلید میں چاروں میں حق دائر
پھر ان چاروں میں اعظم افضل ہے نفس نعمان کا

گیارہ سو برس سے آج تک تقلید شخصی ہے
تمام عالم میں رائج ہے یہ سکہ حق کے فرمان کا

کہے جو مرجیہ انکو سمجھئے حاسد و باطل
وہ ہے مردود درگاہ خدا کے فضل و احسان کا

جناب غوث کی جانب ہے نسبت افترا بالکل
ہے اس سے پاک رتبہ غوث اعظم قطب دوران کا

بجیس اسکی جواب ہیں مدلل با دلائل ہیں
نمونہ بو حنیفہ کی ہے روشن عزت و شان کا

امام اعظم ہیں ممدوح ائمہ جو حضرت کے
ہیں ممدوح خدا اشباہ ہے اسپر قول یزدان کا

بحث جسکو ہے اوسی وہی ہے اہل سنت سے
ہو جسکو بغض ہے وہ بدبختی ملعون رحمان کا

درود بعد و عدد حضرت ختم رسالت پر
اور اونکی آل پر مصداق ہے جو اہل رضوان کا

صلے اللہ علیہ وسلم